محاصرۂ پیرس

پیرس کا زبردست محاصرہ
اہل فرانس کی مدافعت اور وطن
پرستی اہل جرمن اور اتحادیون کے
جوڑ توڑ فتح وشکست کے عبرت انگیز
نظارے۔ غنیم کے جان بازانہ حملے اور محصورین کا قابل تعریف عزم و
استقلال پیرس مین ہندوستانی سپاہ کی شجاعت۔ جدید آلات کا استعمال سائنس
کے نوایجاد کرشمے۔ پیرس کی بربادی کے دل شکن واقعات۔ ایک محبوبہ کا جذبۂ وطن
پرستی جس سے متاثر ہو کر اسکے عاشق صادق نے جنگ مین کارہائے نمایان کیے
تاریخ کی تاریخ۔ قصہ کا قصہ۔ قیمت۔ ایکروپیہ

جسے

منشی موہن لال صاحب فہیم مصنف حرم ہائے سلطانی۔
سیلاب خون۔ محاصرۂ قسطنطنیہ نے

حسب فرمائش منیجر صدیق بکڈپو۔ امین آباد۔ لکھنؤ۔ لکھا

بار اول
۱۲۵ جلد

قیمت
ایکروپیہ

منیجر صدیق بکڈپو۔ امین آباد لکھنؤ نے شائع کیا

مُحاصرۂ پیرس

پہلا باب

قیدخانہ

دریائے مارن کے وسیع ساحل پر ایک خوبصورت عمارت نظر آرہی ہے جسکو چارون طرف سے پتھر کی دیوارون نے محاصرہ کرلیا ہے - گویا کسی زبردست دشمن نے اپنے کمزور دشمن کو محصور کرکے ڈالدیا ہے عمارت کا صدر دروازہ فرانسیسی قلعہ سے ملا ہوا ہے - اسی طرف دریائے مارن خم لیتا ہوا شمال سے جنوب کو بہ رہا ہے جنوب مین دور تک نظر کو لطف سیر اٹھانے کے لیے وسیع میدان پڑا ہے اور اوسکے مغربی سمت پر ایک دلکشا باغ ہے جسکو اہل فرانس کے مذاق کا ایک اچھا نمونہ کہنا چاہیئے - قلعہ کے سپاہیون کی آمد ورفت سے عمارت کے اس حصے مین جہان دو چار شخص قیدیون کی طرح زندگی کے دن کاٹ رہے ہین - اکثر چہل پہل رہا کرتی ہے - جرمنون کی فوجکشی کی خبرین بہت زور وشور کے ساتھ گوشزد ہو رہی ہین -

دیوارون کے ساتھ ساتھ دو فٹ عمیق خندق ہے ۔ خندق سے ملی ہوئی
ایک نہر جاری ہے جسکا صاف ستھرا پانی اونچے اونچے صحرائی درختوں کے
وحشتناک کنجون مین گشت کرتا خندق کی دیوارون سے ٹکر کھاتا قلعے کے
چارون سمتون مین چکر لگانے کے بعد اس خوبی سے نیچے گرتا ہے کہ دیکھنے
والا اُس کے بہاؤ کو دیکھکر پہرون یہان کی دلچسپیون مین اُلجھا رہتا ہے
عمارت کا پچھلا حصہ ٹاؤن ہال برن فورڈ کے گرجے سے ملا ہوا ہے۔
جرمنون نے حدود فرانس مین داخل ہوتے ہی ظالمانہ حرکات آغاز کر دی تھین
حدود فرانس کے باشندے اُسی طرح ادھر اُدھر بھاگنے لگے تھے جسطرح
کسی گھبرائے ہوئے تیر انداز کی چٹکی سے جلدی مین بے ٹھکانے
تیر نکل جاتا ہے ۔ بستیان ویران ہو رہی تھین اور آبادی کوہ آتش فشان
بنکر دل عاشق کی طرح پھٹنے لگین تھین ۔ سنگی اور خوشنما عمارتین آثار
سلف کی طرح مٹنے لگین اور اُن پر تیشہائے ظلم کے پڑنے اور گرنے
سے بعینہ وہی آوازین آنے لگین جو ڈھتی ہوئی عمارتون ۔ اُجڑے ہوئے
مکانات اور خرابات کے رہنے والے لوم کے منحوس نعرے سے ایک
وحشت کی آواز مین ہو کا عالم پیدا کرتی ہوئی نکلتی ہین ۔
اب فتحمند جرمن اس قلعے کے محاصرہ کے لیے جوق جوق فوجین بھیج رہے
ہین اور فرانس اور انگریزی فوج کے دستے قلعہ کے اندر جانکاہ نفسانی
مصیبتون مین اُسی طرح مبتلا ہین ۔ جسطرح کہ اُن کے دل اس ہزیمت
کی کوفت مین اُن کے پہلو کے اندر قیدی بنے ہوئے بیٹھے گھبرا
رہے ہین ۔
اس عمارت کے اندر ایک قیدخانہ بھی بنا رکھا گیا ہے ۔ اور اس مین
وہی قیدی رکھے جاتے ہین جن پر فرانسیسون اور انگریزون کے نامی فسرون
کی کڑی نظر رہتی ہے ۔ اس وقت تو یہ قیدخانہ مہاراجہ بیکانیر کی زیر نگرانی
ہے ۔ روزانہ قیدیون کی دیکھ بھال ہوتی رہتی ہے ۔
یہین سے ہمارے قصے کا آغاز ہوتا ہے ۔ اس قیدخانے کی دیوار سے

چھپے ہوے دو شخصوں مین کچھ باتین ہو رہی ہین - اونکی آواز ہوا مین گونجتی ہوئی قیدخانے کے اُس طرف بخوبی پہونچ رہی ہے جدھر ایک قیدی وحشت کے عالم مین کھڑا ہوا عرصے سے کان لگائے کچھ سُن رہا ہے -

ایک - راما! ہم لوگ تو اسی فکر مین گھلے جاتے ہین دیکھین خدا کیا کرتا ہے -

راما - بھائی فرید! ہم نے سُنا ہے کہ جرمنی فوج وردُن کے علاقے کو صاف کرتی ہوئی پیرس کی طرف عازم ہونے والی ہے - اونکا ارادہ سالہا سال سے اس شہر کو غارت کردینے کا ہے اور اب وہ اپنی تیاریون سے اس شہر پر حملہ کرنے والے ہین -

فرید - ہان برادر - جرمنون کا خط جنگ پیرس سے کوئی ۱۰ میل ادھر تک پہونچ گیا ہے -

راما - تم نے کس سے سُنا کہ جرمن پیرس سے ۱۰ میل ادھر پہونچ گئے ہین

فرید - ابھی ابھی رابرٹ ہرڈز انگریزی کرنل کی زبانی سنا ہے کہ جرمنون نے وردُن اور للی مین قرب وجوار کے موضعون پر دخل کرلیا ہے -

وہ نوجوان قیدی یہ سنکر کہ وردُن اور للی کے قرب وجوار مین جرمن قابض ہوگئے زور سے چیخ اوٹھا - اور یہ جملے اُس کے منھ سے سُنائی دیے -

ہمارے ملک کے اکثر مقامات پر جرمنون کا تصرف - کیا نوجوانان ہندوستان اور انگلستان کے ہوتے جرمن بالشت بھر زمین کے مالک ہوسکتے ہین کیا ہم انگریزون اور فرانسیسون کا ساتھ نہ دینگے جنکی کمک پر اتنا لمبا چوڑا سفر اختیار کرکے ہندوستان سے آئے ہین انگلستان جس سے ہم محبت کرتے ہین اور جو ہمارا تاج ہے کیا ہمیشہ کے لیے ہمارے ہاتھ سے جاتا رہے گا - آزادی رخصت ہوجائے گی اور ہم زنجیرون مین جکڑے ہوے نظر آئین گے - بڑی شرمناک بات ہے - ہم کو اپنا فرض ادا کرنا چاہیے - خدا نخواستہ ہم پامال کردیے گئے

اور جرمنون نے ہماری لائن کو توڑ دیا - اور پیرس داخل ہو گئے تو پھر اسکا نتیجہ کیا ہوگا اور اسکا ذمہ دار کون ہوگا -؟ اسوقت ہزارون بلکہ لاکھون نوجوان خندقون مین لڑ رہے ہین - مصیبت اٹھا رہے ہین اور مر رہے ہین - کس لیے اپنے ملک کی عزت کے لیے - کیا ہم ہندی نژاد نہین ہین - کیا ہماری جیوٹ اور دلیری تشریف لے گئی - کیا ہم فرانسیسی اور انگریزی فوج مین اپنا نام اوچھا لنا نہین چاہتے - کیا ہم سگار سلگا نے آئے ہین کیا بیر شراب کا لطف اٹھانے کے لیے ہمین یہان بھیجا گیا ہے - کیا ہم مین اپنی قوم کا احساس نہین - مین کہونگا یہ فعل بزدلانہ ہے - ہم مین ہندی خون ہے ہندی جوش ہے - ان غیر ملکون مین اپنا نام اوچھالین گے اور وہ دلیری کے جوہر دکھائین گے کہ ہمارا نام یوروپ کی تاریخ مین سنہری حرفون مین چمکتا نظر آئے گا - ہم مسرت و رضامندی کے ساتھ بادشاہ - ملک اور خدا کا فرض بجا لائین گے -

اُف یہ بزدل ہندوستانی انگریزون اور فرانسیسون کا دشمن کیسی بدخبر سُنا رہا ہے اسے گولی مار دو ایسی زشت خبرون کے دینے والون کا دنیا مین رہنا مناسب نہین -

یہ تقریر اس لب و لہجہ سے کی گئی کہ راما کانپ اوٹھا اور رفیدہ کے اوسان جاتے رہے اُنھون نے سوچا کہ ہماری گفتگو شاید انگریزی فوج کا کوئی افسر ہندوستانی باشندہ سُن رہا تھا - اور اب ہماری جانین عزرائیل تیغ اجل کی نذر ہو جائینگی -

یہ دونون شخص ابھی اپنی فکر مین غلطان پیچان تھے کہ اندر سے ہتھکڑیون کے ٹوٹنے کی آواز بیڑیون کے ایکطرف پھینکی جانے کی جھنکار کان مین آئی یہ دونون یہ سوچکر کہ کوئی نئی آفت سر پر آیا چاہتی ہے دبے پاؤن آگے بڑھے اور ابھی کوئی بیس پچیس ہی قدم آگئے ہونگے کہ دھماکے کی صدا نے ان کے حواس غائب کر دیے - پلٹ کر دیکھا ایک نوخیز گبرو جیل کی دیوار پھاند کر شوخ سرخ دیدے نکالے اپنی طرف بڑھ رہا ہے -

راما۔ (گھبراکر) یہ کیا غضب ہے۔ کیا ہمارا تعاقب کر رہا ہے۔
فرید۔ خدا اس بلا سے بچائے۔

ابھی فرید کے لبون سے یہ جملہ صاف نکلنے بھی نہ پایا تھا کہ قیدی نے ڈانٹ کر کہا۔

"بس کھڑے رہو۔ خبردار آگے قدم نہ بڑھے"

راما اور فرید کے ہاتھ پاؤن مین رعشہ آگیا۔ دل سینے کے اندر ہاتھون اچھلنے لگا۔ اور وہ حالت ہوگئی جس طرح ایک مخبوط الحواس و مجنون شخص کی ہونا چاہیئے۔

قیدی۔ (جھپٹ کر) یہ تم نے کس سے سُنا کہ جرمنون کا قبضہ حدود فرانس پر ہوتا جاتا ہے۔

فرید۔ (کانپ کر) ہم نے کسی خاص شخص سے تو سُنا نہین۔ مگر یہ لابدی امر ہے کہ جرمن پیرس پر ضرور حملہ آور ہونگے۔ اونکا خط جنگ فرانس کے حدود تک پہونچ گیا۔ اور عنقریب ہی کیلے پر بھی گولہ باری شروع ہونے والی ہے۔

قیدی۔ (تعجب سے) یہ کیا کہا۔ کیا حدود فرانس تک آگئے۔

راما۔ جی۔ پہونچ ہی نہین گئے۔ بلکہ بعض مواضعات پر قبضہ بھی ہوگیا۔ جرمن دستے تیزی کے ساتھ آگے بڑھتے چلے آتے ہین۔

راما اور فرید کی باتون سے قیدی از خود رفتہ ہوگیا۔ جھپٹ کر ایک وزنی پتھر اُٹھا لیا اور ہاتھ کو حرکت دیکر اس زور سے فرید کے سر پر کھینچ مارا کہ وہ تیورا کر زمین پر گر پڑا۔ اودھر راما نے چاہا اپنے ساتھی کو سنبھالے قیدی نے دوسرے پتھر سے اُسے بھی زخمی کیا۔ یہ پتھر کی ضرب کچھ اس طرح کاری لگی کہ راما کا سر پھٹ گیا اور وہ بھی خون مین لت پت۔ فرید کی طرح لمبا لمبا لیٹ گیا۔

ہمارا بہادر قیدی جیل کی حد سے باہر نکل اُس پگڈنڈی پر ہو لیا جو شاہراہ پر پہونچکر ختم ہوگئی ہے۔ یہ عجلت کے ساتھ قدم اُٹھاتا ہوا اپنی دھن مین جارہا

کہ جہانتک ہو سکے مہاراج بیکانیر کے کیمپ مین پہونچکر جرمنون کے فعل کی
تھاہ لے کہ کن کن مقامات پر پہونچکر اپنی لائن کا خط ڈالدیا ہے کون کون شہر
اور دیہات قبضے مین آگئے ہین -

اس وطن پرست قیدی کو نہ کھانے کی خبر ہے اور نہ پینے کا خیال - اُسکا قدم
جب پڑتا ہے آگے ہی پڑتا ہے - افسوس ! اُسکا ہاتھ خالی ہے اگر ایک
تلوار یا چھوٹی سی سروہی بھی پاس ہوتی تو یہ اُن لوگون کو بغیر زخمی کیے نہ
جانے دیتا جو پگڈنڈی پر ملکر کچھ دیر کے لیے سدراہ ہوجاتے ہین - شجاعت
و حمیت کا تیز خون اسکی رگون مین جوش کھاکھا کر اس امر پر ابھار رہا ہے
کہ وہ جرمنون کے وحشیانہ مظالم اور جور کا اچھی طرح بدلہ لے -

یہ اپنی رو مین چلا جاتا تھا اتنے مین ایک شتر سوار سانڈنی دوڑاے
اسی پگڈنڈی پر آتا ہوا دکھائی دیا - قیدی حیران ہو کر فکر مین پڑگیا -

یہ سوار کون ہے اور کیون مہاراجہ بیکانیر کے کیمپ کی طرف رُخ کیے
چلا آرہا ہے - جب تمام ملک مین خبر پھیلی ہوئی ہے کہ فرانس کی سرحدون
پر جرمن اقتدار قائم ہوچکا ہے اور عنقریب پیرس پر حملہ ہونے والا ہے
کیا اسکی پست ہمتی نے اسے خط جنگ پر ٹھہرنے نہ دیا کیا جرمنون کے
مظالم دیکھکر اسے رنج پہونچا - اور اپنی جان لے کر واپس آیا - کیون ہندوستانیون
کے نام پر دھبّہ لگاتا ہے - خیر مین آج اس شخص کو کبھی زندہ نہ چھوڑون گا
کاش ثبوت ملگیا یہ قوم کش ملک کا دشمن ہے ضرور جرمنون کو ہمارے ارادون کی
خبر دیتا ہے - وہ شخص اول درجے کا کم ہمت ہے جو مخالف کی فوج کو اپنے
ملک کی زمین پر پہونچا ہوا دیکھ یا سُن کے کترا کر کسی اور طرف نکل جانے کا
ارادہ کرتا ہو -

قیدی - دل الجھاوے مین پھنسا ہوا سانڈنی کی طرف بڑھ رہا ہے اس
اثنا مین سوار بھی قریب آگیا - قیدی نے اُچھلکر سانڈنی کی مُہار تھام لی -
اور کہا -

تو بزدلون کی طرح واپس کیون آرہا ہے - کیا تو نہین جانتا کہ ملک و قوم کو

تباہ کرنے والے اور ایمان کو غلط راستے پر لگانے والے دشمن فرانس کی سرزمین پر چڑھ آئے ہیں ۔ بلجیم کی نازک حالت دیکھنے سے بھی تمھارے خون نے تاؤ نہیں کھایا اور بہت جلد اس ملک کو غارت کیا چاہتے ہیں ۔

شتر سوار ۔ بیشک آپ کا تخیل بجا ہے ۔ لیکن میں تو ایک خاص ضرورت سے ملکی بھیجا گیا تھا اسوقت وہیں سے واپس آرہا ہوں ۔

قیدی ۔ واپس آنے کی ضرورت ہی کیا تھی ۔ وہیں جاؤ اور میدان حرب میں بہونچکر وہ مردی دکھاؤ کہ دشمنوں کے دانت کھٹے ہوجائیں ۔

سوار ۔ (سرڑی سودائی سمجھ کر) جناب! ملک وقوم کو بچانے کےلیے خاص آدمیوں کی ضرورت ہے نہ کہ عام کی ۔

قیدی ۔ نہیں جو جس سے ہو سکے کر دکھائے ۔ ملک وقوم کی حفاظت پر خاص آدمیوں کی ضرورت نہیں رہا کرتی ۔ بلکہ کل قوم کی توجہ درکار ہوتی ہے ۔

سوار ۔ خیر ۔ یہ بات تو اور بھی عمدہ ہے ۔ لیکن میں .....

قیدی ۔ (قطع کلام کرکے) لیکن کیا جناب! پلٹ جائیے اور دشمنوں کو ملک باہر کر دیجئے ۔

سوار ۔ میں کسطرح جا سکتا ہوں ۔ میرے سر پر ایک ایسا کام ڈال دیا گیا ہے جس کے سامنے وطن پرستی قوم پرستی کوئی مال نہیں ۔

قیدی ۔ کیا کوئی ایسا کام بھی ہے جسکی ضرورت ملک وقوم کی حفاظت سے زیادہ وقعت رکھتی ہے ۔

سوار ۔ بیشک وہ ایسا ہی کام ہے ۔

قیدی ۔ (طیش کھاکے) بس ۔ خاموش ۔ معلوم ہوا تو ملک وقوم کا دشمن ہے ۔

قیدی نے غصے کے تاؤ میں ایک ایسا دھکا دیا کہ سوار قلا کھاتا نیچے آرہا ۔ ایک پتھریلی سل کی نوک سر میں پیوست ہوگئی ۔ خون کا سرا تا بہ نکلا اور وہ ایک چیخ مار کر بیہوش ہوگیا ۔ قیدی سانڈنی پر سوار ہوگیا

اور تیزی سے آگے کا راستہ لیا۔
ناظرین مہاراجہ بیکانیر کے قیدخانے کا قیدی تین خون کر کے اپنے ملک وقوم کا نام اوچھال دینے کا بیڑہ اُٹھائے اُس عام راستے پر پہونچ گیا جس کا نصف حصہ طے کرنے کے بعد وہ دیرپس کی عام گذرگاہوں میں پہونچ سکتا ہے۔

باب دوسرا

مہاراج بیکانیر کا کیمپ

کچھ عرصے کے بعد داروغہ جیل کو معلوم ہو گیا کہ ایک قیدی فرار ہو گیا ہے فوراً ادھر اُدھر سوار دوڑائے گئے اور جیل کے کمپونڈ کی بھی اچھی طرح دیکھ بھال کی گئی۔ لیکن ہمارے بہادر قیدی کا کہیں سراغ نہ لگا۔ جیل کے سپاہیوں پر مہاراجہ بیکانیر کا خوف طاری تھا کیونکہ اس بہادر اور سرفروش مہاراجہ نے محض تین قیدیوں کے لیے خاص حکم دے رکھا تھا۔ اُن میں ایک یہ بھی قیدی تھا جس پر پوری نگرانی رہتی ہے مجلس کے داروغہ پر اس قیدی کے مفرور ہو جانے سے تھرتھری سوار تھی وہ اس فکر میں تھا اب کیا کروں کیونکر اس ننگ دعا رسے چھوٹوں۔ ضرور تباہ و برباد ہو جاؤنگا۔ میری عدم توجہی پر کون پردہ ڈالے گا مہاراج بیکانیر سارا الزام میرے سر تھوپ دیں گے کہ دیدہ ودانستہ اوس بدمعاش جھوکرے کو جیل سے غائب کر دیا افسوس اب قضا کے زبردست ہاتھوں سے ممکن نہیں میری جان بچ سکے۔

داروغہ فکروں میں غلطاں پیچاں تھا کہ تمام کمپونڈ میں خبر پھیل گئی کہ مسٹر ایک اینگلو انڈین قیدخانے سے مفرور ہو گئے۔

اسوقت مہاراجہ بیکانیر کے کیمپ میں معزز طبقہ کے لوگ بیٹھے ہوے باتیں اوڑا رہے ہیں۔ جرنیل میجر۔ غیر کمیشن دار افسر یکجا نظر آرہے تھے معلوم ہوتا تھا ان میں قومی احساس ہے۔ عزت وحرمت پر مرنے کے لیے طیار ہیں۔ جتنے ہیں دنیا کی آزادی کے حصول پر جان نثار کرنے کو آمادہ ہیں

اتنے مین کسی سنتری نے آکے خبردی ۔ سروایلک جیل سے بھاگ گیا ۔
اس وحشت افزا خبر نے غیر معمولی تغیر پیدا کردیا ۔ لوگ ایک دوسرے کا منھ تکنے لگے ۔ جسے دیکھیے چہرہ زرد اور افسردہ نظر آرہا ہے ۔ جس پر نگاہ پڑتی ہے گھبرایا ہوا ۔ اوسی وقت داروغہ جیل طلب کیا گیا ۔ بازپرس ہونے لگی ۔ کوئی کہتا ہے ۔ قیدی بھاگا کیونکر ۔ کوئی بولا آخر گیا کب ۔ کوئی پوچھتا ہے ۔ اتنی بڑی غفلت کیون کی ۔ تمھاری لاپروائی سے اتنا بڑا قیدی نکل بھاگا ۔

مہاراجہ صاحب بیکانیر ۔ (داروغہ سے) ہم نے ایلک میکفیل کے حق مین کیا حکم دیا تھا ۔ ہم جانتے ہین اس معاملے مین کسی غدار کا ہاتھ ہے ۔

داروغہ ۔ (دست بستہ ہوکے ادب کے ساتھ) جنا بعالی! یہی کہ اُسپر ہر وقت نظر رکھی جائے ۔ لیکن غداری کا شبہ حضور کو کس پر ہے ۔

مہاراجہ ۔ تم نے ہمارے حکم کو بالکل تاریکی مین رکھا ۔ اُس جنگجو بہادر کو صاف نکل جانے دیا ۔

داروغہ ۔ خداوند نعمت ۔ خانہ زاد ابھی ابھی چیندمنٹ کے لیے باہر گیا ہی عرصے مین چالاک قیدی نکل بھاگا ۔

مہاراجہ ۔ اور ابھی تک اُسکا سُراغ نہین لگایا ۔

داروغہ ۔ پیرومرشد! اطراف مین سنتری تلنگے دوڑادیے ہین مگر ناکام واپس آرہے ہین ۔

مہاراجہ ۔ افسوس! تو اس سازش مین شریک تھا ۔ ایلک میکفیل کی گمشدگی مین تجھپر گولیون کی بوچھار کی جائے گی ۔

داروغہ ۔ حضور مالک ہین ۔ لیکن خدا جانتا ہی اس معاملہ مین خانہ زاد بالکل بے قصور ہے ۔

مہاراجہ ۔ زیادہ باتین نہ بنا تجھ ایسے نمکحرام انسان کی میرے کیمپ مین گنجایش نہین ہی ۔

داروغہ ۔ سرپرست کا خیال بہت بجا ہی ۔ واقعی کمترین کی غفلت اور بیداروں کی لاپروائی سے یہ حیرت انگیز وقوعہ پیش آگیا ۔

مہاراجہ۔ تو اپنے ساتھ دوسرون کو بھی سمیٹتا ہے۔
داروغہ۔ نہیں پیر و مرشد! مین کسی کو مجرم بنانا نہیں چاہتا۔ سوقت تو غلام ہی قصوروار ہے۔
مہاراجہ۔ (معترض سخن ہو کر) ضرور قصوروار ہے اور تیری سزا موت ہے۔
داروغہ۔ عالیجاہ! رحم۔ رحم۔
مہاراجہ۔ (اکڑ کر) اوہ۔ تو نہیں جانتا کہ ایلک سیک فیل کیون نظر بند کیا گیا۔
داروغہ۔ (خوشامدانہ لہجہ سے) جناب عالی! قیدی سے کوئی سازش نہ تھی نابعدار بالکل بے خطا ہے۔
مہاراجہ۔ یہ کیونکر ثابت ہو سکتا ہے کہ تو نے قیدی کی مدد نہین کی۔ تو بالکل بے جرم ہے۔ تجھے چاہیئے مرنے کے لیے تیار ہو جا۔
داروغہ۔ (کانپ کر) رحم رحم۔ بس رحم کا خواستگار ہون۔ میری زندگی مین یہ پہلا موقع ہے جسکی مجکو جانشا خبر نہ تھی۔

ادھر داروغہ گڑگڑا رہا ہے اور اپنی بے جرمی ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ ادھر مہاراجہ صاحب کے غصے کی آگ بھڑکتی جاتی ہی۔ نظر بار بار داروغہ کے غمگین چہرے پر ٹھوکر کھاتی ہے۔ طیش کے ابرو پر بل پڑے جاتے ہین۔ خون آنکھون سے ٹپکا پڑتا ہے۔ قہر آلود نظر سے داروغہ کی طرف دیکھتے ہین اور رہ جاتے ہین اور پھر اپنے دل سے کہتے ہین بدبخت کیسی باتین بناتا ہے۔ بھلا کیا کسی کا کوئی اعتبار کرے۔ یہ داروغہ آستین کا سانپ نکلا۔ خدا جانے ایلک سیک فیل کون شخص ہے اور کس لیے ایک انگریزی افسر کو مہاراجہ صاحب نے نظر بند کیا تھا جس کے بھاگ نکلنے پر مہاراجہ صاحب سادلیر اور ثابت قدم شخص کے چہرے پر ہوائیان چھوٹنے لگین۔

کچھ دیر سکوت کا عالم طاری رہا اور پھر کیا جانے کس خیال سے حکم دیدیا کہ بکار داروغہ کو جلاد کے حوالے کردو۔ اب اسکا کوئی عذر قابل سماعت

نہین ہے۔
بھلا مہاراجہ صاحب کا حکم اور شستی۔ اُف۔ اُسی وقت ایک جلاد آنکھون پر سیاہ پٹی چڑھائے۔ ہاتھ مین ننگی سیف لیے حاضر ہوگیا۔ اسوقت کس کی مجال تھی۔ کہ بیچارے داروغہ کی بے قصوری ثابت کرتا یا سفارش سے رحم کی درخواست کرتا اور اُسے بچالیتا۔
ہز ہائینس کے حکم سے کسی نے دم نہ مارا۔ سب دم بخود۔ نقش دیوار بن گئے اودھر جلاد نے ہاتھ پکڑتے ہی مقتل کا راستہ لیا۔ اودھر قلعہ کے دائرے بھر مین خبر مشتہر ہوگئی کہ ایک ہندوستانی داروغہ کسی قیدی کے بھگا دینے کے جرم مین قتل کیا جائیگا کوئی اوسے نمک حرام کہتا تھا اور بعض ایسے بھی تھے جو غور وخوض کے بعد یہ نتیجہ نکال رہے تھے۔ یقینی قیدی اپنی کسی چالاکی سے بھاگ نکلا۔ بیچارہ داروغہ کو مفت صلواتین سُننا پڑین۔ بے قصور دار پر کھینچ دیا جائے گا مگر ایسے اشخاص کم تھے۔
ادھر مہاراجہ صاحب کا تکدر غبار خاطر بنا ہوا باد ہلے مخالف کے چلنے سے بڑھتا ہی جاتا تھا۔ داروغہ جیل کو قتل کا حکم دے کر بھی ملال مین کمی نہوئی طیش مین بھرے ہوئے خلوتگاہ کے کمرے مین آئے۔ آرام کرسی پر لیٹ رہے اور سمند خیال ایک بیگ کی تلاش مین خاک چھانتا ہوا۔ خدا جانے کہان سے کہان پہونچ گیا۔ حیرت کا نقشہ جم گیا تھا آنکھین بند کرلین اور خدا جانے اس عالم تحیر مین کیا کیا نظر آنے لگا۔ کیا کیا ہولناک اندیشے پیدا ہوگئے تھوڑی دیر تک اسی حالت مین مبتلا رہے کہ کسی نے آکر کہا۔
مہاراج! جنرل بلونٹ حضور مین کچھ عرض کیا چاہتے ہین۔
مہاراج کی آنکھون مین خدا جانے کہان کا غصہ بھرا تھا جواب دیا۔
"کہدو اسوقت طبیعت درست نہین ہے۔ پھر کیا جانے کس خیال نے مجبور کردیا۔ زبان سے نکلا۔ جائین نہین ابھی آتا ہون۔
جنرل بلونٹ نقش حیرت کے پتلے بنے ہوئے سوچ رہے تھے۔ آج تو عجب رنگ دکھائی پڑتا ہے۔ عجیب طرح کے حکم نافذ ہو رہے ہین۔ خدا

اپنا فضل کرے شاید اون کے مزاج کو کسی نے متوہم کردیا۔
ادھر جنرل بلونٹ اسی قسم کی گتھون مین پھنسے ہوے سمند خیال کی دوڑ لگا رہے تھے اودھر مہاراجہ صاحب خلوتخانے سے نکل کے باہر آئے اور معمولی تپاک سے ملکر جنرل موصوف سے فرمایا۔
مہاراجہ۔ کہئے اس بیوقت تکلیف اُٹھانے کے اسباب کیا ہین
جنرل۔ مہاراجہ صاحب! مین صرف اسواسطے آیا ہون کہ........
مہاراجہ۔ (قطع کلام کرتے ہوے) معلوم ہوا سفارش کرنا چاہتے ہو مگر مین ایسے دین فروش کی سفارش سننا نہین چاہتا۔
جنرل۔ (ٹوپی اوتارکر) جی ہان۔ کچھ اسی قسم کا معاملہ ہے آپ خود ہی عاقل و فرزانہ ہین سمجھ گئے۔
مہاراجہ۔ بہادر جنرل! مین ایسے ناپاک خیال اور نمکحرام شخص کو زندہ رکھنا نہین چاہتا جو خودغرض اور اپنی ڈیوٹی پر غفلت کرتا ہو انکار آئے مجھے بھی خواہ ملک اور سچے فرمانبردار بہادرون کی ضرورت ہی۔
جنرل۔ والا نعمت! مین دیکھتا ہون یہ تینون باتین آپ کے جیلر مین موجود ہین اور یونتو انسان سے غلطی ہو ہی جاتی ہے۔
مہاراجہ۔ نہین۔ غلطی نہین بلکہ دیدہ و دانستہ یہ حماقت کی گئی اور کرنل ایلک میک فیل کو اوسکے ارادے پر چھوڑ دیا۔
جنرل۔ نہین جناب! جہانتک میرا تجربہ ہے وہ بہت ہی دیانتدار انسان ہے اس معاملہ مین اوس غریب کی ذرا بھی چالاکی نہین۔ کرنل ایلک میک فیل اپنی مردمی کے جوش مین دیوار پھاندکر چل دیے۔ اور اسی پر کفایت نہین کی بلکہ دو تین شخصون کو ضرب بھی کردیا۔ اور شاید اونکی فریاد بھی حضور کے کانون تک عنقریب پہونچا چاہتی ہے۔
مہاراجہ۔ کیا کہا۔ کیا اوسنے دو تین خون بھی کرڈالے۔
جنرل۔ جناب عالی! تین خون کیے۔
مہاراجہ۔ صاف صاف کہو کن کن بیچارون کی اوسکے بیدرد ہاتھون سے

جانین ہلاک کی گیئین ۔
جنرل ۔ جن پر ہاتھ صاف کیا گیا ہے وہ خود ہی آکے کہین گے اور آپکا اشتباہ رفع ہو جائے گا ۔
مہاراجہ ۔ بیشک اگر اس سے داروغہ کو کیا نفع پہونچ سکتا ہے ۔
جنرل ۔ انھین لوگون کے بیانات اسکی جانبری کا باعث ہو سکین گے ۔ واقعی یہ رات داروغہ کی زندگی مین حیرت انگیز رات تھی اور اسمین عجیب وغریب واقعہ پیش آگیا ہے جو اس کی حالت مین بہت بڑا انقلاب پیدا کرنے والا ہے ۔
مہاراجہ ۔ جنرل صاحب ! آپ بھی اپنے کلام پر قادر رہیے گا ۔
جنرل ۔ عرض تو کر دیا ۔ ذرا بھی جھوٹ کا لگاؤ نہین ۔
مہاراجہ ۔ اچھا ان آدمیون کو بلاؤ جنکی زبان سے کرنل ایلک مینکیل کا حال سنا چاہتے ہو ۔
جنرل ۔ پہلے جناب داروغہ کی رہائی کا حکم نافذ کر دین اگر تاخیر ہوئی تو ممکن .....
مہاراجہ ۔ (کچھ سوچنے مین جاکر) اچھا یہ لو میری انگوٹھی ۔ چوبدار کوئی الفور دوڑ داروغہ کو واپس لے آئے ۔
حکم کی دیر تھی چوبدار روانہ کیا گیا اور نصف گھنٹہ کے اندر ہی اندر وہ داروغہ کو لیے ہوے واپس آیا ۔ جنرل بلونٹ نے راما اور فرید کو بھی طلب کر لیا ۔ اگر معلوم تھا جس طرح قیدی دیوار پھاند کر جیل سے نکل بھاگا ہے ۔ اور راما اور فرید کو جسطرح زخمی کیا ہے ۔
فرید نے آتے ہی قدمبوسی کے لیے سر جھکا دیا اور رات کی واردات موبمو عرض کرنا شروع کر دی ۔
مہاراجہ کے چہرے پہ کچھ کچھ سرخی نمودار ہونے لگی ۔
اب داروغہ کی بیگناہی مین کوئی بات باقی نہ رہی اس لیے پہلا حکم یہ ہوا ۔
جسطرح ہو کرنل ایلک کو تلاش کر کے حاضر کرو ورنہ فرید اور راما کی طرح تم

بھی خبر نہوگی ۔ کاش غفلت نہ کی جاتی تو ہرگز قیدی کو اس بیباکی سے بھاگ نکلنے کا راستہ نہ ملتا ۔

وارڈ نے پہلی سزا سے یہ سزا غنیمت سمجھی اور فوراً ہی ایپرہ کے قلعہ سے نکلکر ویپرس کی پہاڑی ڈھرّے پر ہو لیا جہان ایک دفعہ نہایت خوفناک معرکہ آرائی ہوچکی ہے یہ معرکہ دنیا کی جنگی تاریخ مین خاص اہمیت رکھتا ہے یہین سے سیدھا راستہ کیلے کی طرف نکل گیا ہے ۔

باب تیسرا

جنرل بلونٹ کا محاصرہ

ایلک میک فیل نے بارہ کوس کی مسافت کو جو ایپرہ کو دیپرس سے جدا کررہی تھی بہت جلد طے کرلیا ۔ کئی منٹ تک اُس خط جنگ پر چکر لگاتے رہے ۔ دیکھا یہ مقام جہنم سے کم نہین ۔ بلکہ جہنم بھی جنگ ایپرہ کی طرح خوفناک نہین ہوسکتا ۔ ہزارون لاکھون جانین یکبارگی فنا ہوگئی ہونگی ۔ اوسنے دور سے دیکھا جرمنون کی تعداد لاکھون پر مشتمل ہے ۔ سب کے لباس یکسان تھے افسرون اور ماتحتون کی پوزیشن مین کوئی فرق نہین یہ سب میدان جنگ جارہے تھے جو اس جنگ عظیم سے بہت بڑی دلچسپی لینے والے تھے اور جو دُنیا کو تہ وبالا کرڈالنے والی ہر اب ایلک میک فیل کو یقین آگیا کہ وہ جنگ کے حلقۂ اثر مین آگیا ہے اسنے دیکھا کہ میلون تک باربرداری کی موٹرین جنپر صلیب احمر کے نشانات ہین جا بجا کھڑی ہوئی ہین ۔ کئی سوار اس کے پاس سے ہوکر نکلے ۔ کچھ دیر کے بعد اسنے دیکھا کہ جہانتک نظر جاتی ہے فوج ہی فوج نظر آتی ہے ۔ ایلک کو جو کچھ نظر آتا تھا اوسکا منشا اور مقصد سمجھنے سے وہ قاصر تھا کیونکہ یہ سب اوسکے خیال اور توقع سے خلاف تھا ۔ اُسے کچھ بھی خبر نہ تھی کہ اُس کے آس پاس کیا ہورہا ہے ۔ ہر طرف نقل وحرکت اور مستعدی کا اظہار ہورہا تھا ۔ لیکن وہ کچھ بھی نہین سمجھ سکتا تھا ۔

اتنے مین شام ہو گئی اور ہر شخص یہ معلوم کر کے کھڑے قد سے گھانس پر گر پڑا۔ چند سنٹ مین تمام فوج مین بالکل خاموشی تھی اس کے بعد ایلک کے کانون مین ایک آواز آئی۔ جسنے اس کے بدن مین سنسنی پیدا کردی اور اسکا دل اندر سے لرزنے لگا۔ یہ توپون کی رعد آسا گرج تھی۔

ایلک بیگ کی نگاہ آسمان کی طرف اوٹھ گئی۔ اس کے بعد توپون کی مہیب آواز پھر ہوا مین گونج گئی جس کے بعد دکھا گیا ہوائی جہاز پر صدہا فیرن ہو رہی ہین جس کے بعد آسمانی فضا مین دھوان سا پھیل گیا۔

ایلک نے جانا اب ہم میدان جنگ مین پہونچ گئے ہین ذرا آگے بڑھ کے دیکھنا یہ کیا ہو رہا ہے۔ آہا یہان تو سنگین چل رہی ہے۔ وہ دیکھو کیسا گرٹیل جوان ایک وار مین اوندھا منھ ہو کر زمین پر گر پڑا۔ یہ تو کوئی صاف صاف کہہ رہا ہے۔ تم ہمارے ملک مین کیون آئے؟ تمنے فرانس کی سرزمین کو ناپاک قدمون سے روند کر کیون خراب کیا۔ کیا تم جانتے نہین کہ یہان ہندوستان کے سرفروش اور جانباز دلاور آگئے ہین جنکی تلوار کے سامنے تمھاری رفل۔ بندوق اور دھوان دھار توپ کچھ کام نہین کر سکتے۔ ہم تمھاری بڑی بڑی توپون اور تمھاری لاف زنی کو کچلکر رکھدین گے۔ ہمین برٹانوی سپاہی ہونے کا فخر ہے۔

اس ڈانٹ نے جرمنی دستے کے کچھ سپاہیون کو تعجب اور گھبراہٹ مین ڈالدیا۔ اور تہیہ کر لیا یہ ہندوستانی جوان اگر آسانی سے پکڑ لیا جائے تو اچھی بات ہے۔ ورنہ جان سے ماردو اسکا زندہ بچکر نکل جانے دینا مناسب نہین۔

ناظرین! یہ وہی جوشیلا جوان ہے جسکی رگون مین ہندوستانی خون ہے اسکا نام ایلک بیگ ہے۔ یہ مہاراج بیکا نیر کی فوج کا غیر کمیشندار افسر ہے۔ مہاراج اسے ایلک کی جرات و بہادری کے قائل تھے اسلئے ہمیشہ یاد کیا کرتے تھے۔ یہ قوم جاٹ کا بانکا سپاہی ہے۔ سچ مین پھرتی ہو کر اسنے اپنا تبدیل کر دیا۔ مہاراج ایلک بیگ فیل کہا کرتے تھے اسکا اصلی نام جودھ سنگھ گوجر ہے۔ مہاراج اسکی دلیری اور جیوٹ دیکھ کر

بہت بڑی عنایت کرتے ہین - مگر ہم کہہ نہین سکتے کہ کون سے اسباب ایسے پیدا ہو گئے جن کی وجہ سے وہ مجرم تصور کیا جانے لگا - اور جیل کی ہوا کھلانا پولیٹیکل پالیسی کے مفید سمجھی گئی -

الغرض ہمارا بہادر شیر کی طرح جرمنون کے خطوط جنگ مین گھستا مارتا کاٹتا بڑے بڑے افسرون کے حوصلون کو دباتا رہا مگر اب وہ تھکے ہوئے بھینسے کی طرح نہ لڑنا پسند کرتا ہے اور نہ قدم پیچھے ہٹانا مناسب سمجھتا ہے - اس مین کوئی ایسی زبردست طاقت تھی جو پشت پر دھکا دے دے کر آگے بڑھا رہی تھی - اور آگے کوئی ایسا خوف لگا ہوا تھا کہ قدم بڑھانا تو درکنار اُسکا سمند خیال بھی آگے بڑھنے سے خود ہی پست ہوا جاتا تھا -

ادھر جنرل فلنٹ ایک جرمن افسر کو فکر پڑ گئی یہ بلا کہان سے ٹوٹ پڑی کیونکر اسے گرفتار کر لیا جائے - حالانکہ وہ بہادر تھا لیکن اس بہادر ہندوستانی کی چال سے بہت پریشان تھا -

اسوقت جنرل فلنٹ کے فوجی دستے ویپرس سے کئی میل شمالی سمت پر چھاؤنی ڈالے پڑے ہین - دھاوے کے لیے حکم ہو چکا ہے - سنتریون اور تلنگون نے کمرین کھول دی ہین - گھوڑے صبح کے کوچ کے لیے تیار کیے جا رہے ہین - تمام لشکر مین بے فکری چھائی ہوئی ہے - لیکن لشکر کے شمالی سمت کی چھاؤنی سے غل و شور کی گونجتی ہوئی صدائین کانون مین آ رہی ہین -

قاعدے کی بات ہے کہ ایسے نازک وقت مین تھوڑا غل و شور بھی ہمت ہارے ہوئے لوگون کے کانون مین پہونچکر ایک تہلکہ برپا کر دیتا ہے - اس لیے یہان کا ہر ایک شخص گھبرایا ہوا معلوم پڑتا ہے -

درشن سنگھ کو جیسا بالفاظ دیگر یک فیک فیل ایک جرمنی سپاہی کو قتل کرکے اُسکے گھوڑے پر سوار ہو کر جنرل فلنٹ کے خیمے پر ٹوٹ پڑا سب سے پہلے اُسنے اُس سنتری کو ہلاک کیا جو پہرے کے کام پر متعین تھا - جب یہ بہادر شیر کی طرح گرجتا ہوا جنرل فلنٹ کے خیمے مین گھسا تو اُسنے جنرل فلنٹ کے

بجائے ایک نوجوان جرمن کو پایا جو اس دلاور کے اس طرح گھس آنے سے گھبرا گیا تھا۔
مسٹر ایلک نے آگے بڑھ کے استفسار کیا۔
کیا آپ ہی جنرل فلنٹ ہین۔
نوجوان جرمن نے دہلکر جواب دیا۔
"نہین مین نہین ہون"
مسٹر ایلک ۔ آپ بتا سکتے ہین وہ بہادر جنرل کہان ہین۔
نوجوان ۔ ابھی ابھی باہر گئے ہین۔
ایلک ۔ کس طرف۔
نوجوان ۔ یہ مجھے نہین معلوم۔ اتنا ضرور جانتا ہون خدا جانے کس خیال سے بیرون خیمہ تشریف لے گئے۔
مسٹر ایلک غصے مین بھرا ہوا خیمے سے باہر آیا۔ آنکھون مین خون اترا ہوا تھا۔ چاہتا تھا جنرل فلنٹ سے مٹ بھیڑ ہو جائے اور اُسے زمین کا پیوند کر دے کاش وہ اتنے بڑے سارجنٹ سے سر بر ہو جاتا تو یہ خط جنگ خود بخود ٹوٹ جاتا اب مسٹر ایلک کا دل جوش سے لبریز ہو گیا۔
اس اثنا مین ایک شل گولا اس بہادر کے سر پر سے زنانے بھرتا ہوا نکل گیا اور یہ گھبرا کے بول اٹھا۔
"بڑی ہی خطرناک جگہ ہے"
ابھی نوجوان بہادر جنرل فلنٹ کی تلاش ہی مین تھا کہ یک بیک چھاؤنی مین بگل بج گیا اور آوازین آنے لگین۔
"باغی آ گئے ۔ باغی آ گئے"
فوراً ہی تمام لشکر وردی اور ہتھیارون سے لیس ہو گیا" درحقیقت وہی نوجوان جو ابھی اس جنگجو افسر کے ہاتھون سے ہوے تھے اس شور وغل کے موجب تھے" بس ہم نے گھیر لیا ہے ۔ دلاور شیر وہان سے کھسک کر اُس خیمے مین ہو رہا جہان نوجوان جرمن اکیلا بیٹھا کچھ سوچ رہا تھا۔ اس منچلے بہادر نے

آتے ہی ایک ایسا ہاتھ لگا یا کہ وہ چیخ کے ساتھ ہی زمین پر گر پڑا۔ اور سسک سسک کر ٹھنڈا ہوگیا۔

نوجوان جرمن کو قتل کر کے کرنل ایک خیمے سے نکلا۔ اس کے کان توپون کی مسلسل مہیب آوازون کے خوگر ہو چلے تھے اور یہ کہنا غلط نہوگا کہ وہ جس پوزیشن مین تھا اس کے لحاظ سے ہر لحہ یہ ممکن تھا کہ ایک شل کا گولہ اس کے قریب گر کر اسکی زندگی کو ہمیشہ کے لیے ختم کردے۔ کئی مرتبہ وہ ایسرہ کے کھنڈرون اور برباد شدہ عمارتون کو دیکھنے کے لیے بھی گیا تھا۔ اسے اس شہر کی بربادی پر بہت قلق تھا جو کسی زمانے مین نہایت خوبصورت تھا۔ وہ مورچے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس جگہ کلدار توپون کے چلنے کی آوازین برابر آرہی تھی۔ اتنے مین ایک بندوق کی فیر ہوئی۔ اور ایک گولی اس بدنصیب کرنل کے شانے مین اور گئی۔ زخم آجانے سے لہوکی بوندین ٹپ ٹپ گرنے لگین۔

حالانکہ ہمارا نوخیز بہادر زخمی ہوچکا لیکن ہمت نے بھاگنے یا پیچھے ہٹنے سے روک رکھا تھا۔ یکایک چند منٹ کے لیے خاموشی نظر آئی جس کے چند سکنڈ بعد کرنل دلاور نے ایک حلم سنا اور اس کے گھٹنے باہم ٹکرا گئے۔ اب سنگینونکا معرکہ شروع ہوگیا اور دست بدست اور شمشیر بہ شمشیر جنگ چھڑ گئی۔ زخمی دلاور دلیری کے ساتھ مخالفون کے حلمے کو روک رہا تھا اور اچھل اچھلکر کسی نہ کسی کو گھائل ہی کر دیتا تھا۔

اتنے مین جنرل فلنٹ کو اس معرکہ کی خبر پہونچی وہ گھوڑا کڑکڑاتا ہوا آیا اور جرمن سپاہیون سے للکار کر کہا۔

بہادرو! دیکھتے ہو کس دلیری سے نوجوان حریف صحیح وسلامت نکلا جا رہا ہے۔ افسوس! تم سے کچھ نہین ہوسکتا۔ جھپٹ کر اسے ہاتھون ہاتھ باندھ لو۔

ان جملون سے جرمنون کے جسم مین ایک طرح کی بجلی پیدا ہوگئی۔ وہ بلائے ناگہانی کی طرح چارون طرف سے ٹوٹ پڑے۔ ہمارا دلاور اس فکر مین پڑ گیا کہ اب مین کیا کرون۔ گو اوسکی اصلی حمیت اور خلقی شجاعت کا ولولہ اسکو اس امر پر ابھار رہا تھا کہ جس طرح ہو دشمنون سے بھڑ لڑون اور میدان جنگ مین لڑ کر مرجاؤن۔

لیکن دشمن کی فوج کی کثرت - اپنے پاس فوج نہ ہونا - اور پھر بائین شانے سے سیر و ن خون کا بہ جانا یہ باتین اوسکا حوصلہ پست اور کوتاہ کیے دیتی تھین بالآخر اوس کے پائون لڑکھڑا اسے - وہ زمین پر گر پڑا - اور وہ باندھ کر اوسی خیمہ مین پہونچایا گیا جہان جنرل فلنٹ پہلے سے اُداس و غمگین بیٹھا ہوا - کچھ سوچ رہا ہے -

بدنصیب ہندوستانی بیہوشی کی حالت مین فلنٹ کے روبرو ڈالدیا گیا - پہلے تو سارجنٹ دیر تک اس دلیر کی مردانگی وہمت پر تعجب کرتا رہا - کئی منٹون کے بعد اوسنے سر اوٹھایا اور کڑک کر بولا -

فلنٹ - اسی وقت اسکا سر قلم کرو - اسنے وہ جرم کیا ہے جس کے پاداش مین اسکا ہلاک کردینا ہی مناسب ہے - اس قاتل نے میرے جگر کے ٹکڑے کو ہمیشہ کے لیے مجھ سے جدا کردیا -

ناظرین کرنل ایلک نے جس نوجوان جرمن کو قتل کیا تھا وہ فلنٹ کا پیارا بھتیجا تھا یہی وجہ تھی کہ جرمن فوج کے کمانڈر جنرل فلنٹ کو اس قاتل کی صورت سے حرارت آگئی وہ طیش مین بلبلا اوٹھا اور جرنیلی حکم بھی دیدیا کہ مقتول کے خون کے عوض مین اس قاتل کی گردن ماردو ساتھ ہی خدا جانے کس خیال سے وہ پلٹ کر ایک سارجنٹ کی طرف دیکھ کر بولا -

فلنٹ - تم جانتے ہو ہمین برطانوی اور فرانسیسی خط جنگ مین گھس کر فوج مخالف کی تھاہ لینا ہے اس کے لیے ایک ایسے آدمی کی ضرورت ہے جو ہمین وہان کے افسرون کی تجاویز کا راز اور بریگیڈ اور رجمنٹون کے حالات سے مطلع کر سکے -

سارجنٹ - مگر ہمارے کیمپ مین ایسا واقف کار شخص کوئی نہین ہے جو پیرس کی سرزمین اور وہان کے فوجی اسٹاف سے اچھی طرح واقف ہو -

فلنٹ - آخر تم نے کیا انتظام کیا -

سارجنٹ - ابھی تک تو کوئی ایسی تدبیر ذہن مین نہین آئی جس سے تخمینا کر لیا جائے کہ وہان کی تجاویز اور وہان کے اسٹاف کی پوری پوری خبر

سکے - اور ہم آنکھین بند کیے فوج مخالف مین پہونچ سکین -

فلنٹ - خیر کوئی ہرج نہین ہم نے ایسے شخص کو تلاش کر لیا ہے جس کی ہمین اسوقت ضرورت ہے -

سارجنٹ - بڑی خوشی کی بات ہے - حضور نے ایسا شخص تجویز کر لیا -

فلنٹ - مین مناسب سمجھتا ہون کہ یہی نوجوان جو گرفتار کیا گیا ہے اور جسے سوٹ کر دینے کا حکم بھی دے چکا ہون ساتھ لے لیا جائے - آخر اسے قتل کرنا ہے برطانوی صفون مین ہونگے اپنی کامیابی کی صورت اختیار کر لین تب اس ناپاک کے خون سے زمین پاک کر لی جائے -

سارجنٹ - تدبیر تو اچھی ہے مگر میرے دلمین مختلف خیالات کا چشمہ ابل رہا ہے کیونکہ اسوقت بے اعتمادی اور مشتبہ شخص کا چھوڑ دینا بھی خطرناک فعل ہے

فلنٹ - نہین صاحب - قیدی کی حالت مین ساتھ لے چلین گے - چھوڑنا کیا معنی -

سارجنٹ - بہتر -

اس کے بعد اوس بالادست افسر نے حکم دیا - ابھی اس قیدی کو خبرداری کے ساتھ ہسپتال مین بھیجدو اسکا علاج کیا جائے - چند دنون بعد اس کی قسمت کا فیصلہ کیا جائے گا -

کرنل ایلک جواب بخوبی ہوش مین آگیا تھا اور اپنے سوٹ کر دیے جانیکا حکم سن چکا تھا اس دوسرے حکم سے کچھ حیرت کے خطوط پیشانی پر کھنچ گئے - حالانکہ دشمن کے نرغے مین پھنسنے سے اسکا دماغ پاگل بن جا رہا تھا لیکن ایک طرح کی اسپرٹ ابھی تک اس کی رگون مین پھیلی ہوئی تھی جو اس کے دماغ کو برانگیختہ کر رہی تھی - اُسکے دل مین یہ خیالات گذر رہے تھے کہ کوئی اہم واردات وقوع مین آنے والی ہے -

اسوقت شاید کوئی ۹ بجے ہونگے - ماہتاب کی کرنون نے قدرت کے چمن زار مین سفید چادر بچھا دی ہے - موسم نہایت خوشگوار ہے - بہار ... کرنل ایلک یا درشن سنگھ ... کی حالت مین ہتھکڑی ... [illegible]

جکڑا ہوا گردن ڈالے بیٹھا ہے - آس پاس - کپتان - سارجنٹ میجر اور کئی کرنل حلقہ کیے کھڑے ہین - جنرل فلنٹ حکم دے کر اپنے خیمے کی طرف روانہ ہوا یہان ایلک میک پژمردہ بیٹھا ہوا چارون طرف متوحشانہ نگاہون سے دیکھ رہا تھا تاہم اوسکی ہمت پست نہوئی تھی وہ سمجھتا تھا اگر جرمن رائفلون کا نشانہ بھی بنا یا گیا تب بھی وفاداران برطانوی کے رجسٹر مین نام درج ہوجائے گا۔ میری جان ملک وقوم کے لیے اگر کام آجائے تو اس سے بڑھکر کوئی عمدہ بات نہین - جس پر میری زندگی کا انحصار ہے -

دل کو تسکین دینے کے بھی جداجدا طریقے ہین شیردل بہادر یہ جانتا ہی ہے کہ مین دوچار دن کا مہمان ہون - جنرل فلنٹ اپنے بھتیجے کا ضرور عوض لے گا لیکن ساتھ ہی اُسکے مجروح دماغ مین یہ بات گونج رہی تھی کہ میرا نام اُسی وقت عزت سے لیا جائے گا جب جرمن پستول کی گولیان میرے دماغ اور سینے کو چھلنی کردینگی"

کرنل ایلک انھین خیالون مین پھنسا ہوا تھا کہ یکایک ایک سارجنٹ ان پہرے دارون کے قریب آیا جو آس پاس بیٹھے مستعدی سے پہرا دے رہے تھے -

سارجنٹ - (پاس پہونچکر ایک میجر سے جسکا نام بلنڈل تھا) سنو اس قیدی کو لیے ہوئے جنرل فلنٹ نے ساتھ رہنا دس بجے کے بعد برطانوی ہیڈکوارٹرون مین گشت لگانے کی ٹھن گئی ہے -

بلنڈل - کیا آج ہی کی شب مقرر کی گئی ہے -

سارجنٹ - ہان - ایک گھنٹے کی دیر ہے -

بلنڈل - کیا پانجری روڈ پر جو برطانوی سلسلہ آمدورفت کی طرف سیدھی چلی گئی ہے چلنے کا ارادہ ہے -

سارجنٹ - ہان قصد تو ایسا ہی ہے -

بلنڈل - بہت خوب - برطانوی ہیڈکوارٹرون مین چلکر دیکھین گے -

سارجنٹ - مسیح چاہے گا اور ہولی درجن کی مرضی ہو تو ایسا ہی ہوگا -

بلنڈل - تم کچھ گھبرائے سے معلوم پڑتے ہو -

سارجنٹ - ہان بھئی - دشمن کا خوف لگا ہوا ہے - برطانوی قدر انداز بڑی ہوشیاری سے گشت کر رہے ہین - اونکو جو شخص ریت کے بورون سے سر نکالے نظر آتا ہے اوسے فوراً گولی کا نشانہ بنا دیتے ہین - ایسا نہو باکجری روڈ پر کسی گولی کے نذر ہو جائین -

بلنڈل - اونھ! کیا پروا ہے - اگر دست بدست لڑنے کا موقع آیا اور سنگینین چلنے لگین تو دیکھ لیجیے گا - ہم کس پھرتی اور دلیری سے مارتے کاٹتے انگریزی خطوط حرب مین داخل ہو جائین گے -

سارجنٹ - جناب! یہان کب رکنے والے تھے مگر ہمارے جنرل صاحب (فلنٹ) ذرا پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہین -

بلنڈل - آپ جانتے نہیں - وہ سمجھ بوجھ کر کام کرتے ہین - اور بھی جلدی کام شیطان کا ہوتا ہی ہے -

سارجنٹ - گو برطانوی بٹالین مین ہل چل ڈالدینے کا ارادہ ہے - مگر انگلش وجرمن خطوط حرب کے درمیان کی زمین انتہا درجہ کی خطرناک ہے - جو شخص اس قطعہ مین دیکھ لیا جاتا ہے اوسے انگریزی وجرمن رائفلون کا نشانہ بننے کے لیے تیار ہو جانا پڑتا ہے - حالانکہ میرے دماغ سے تمام خطرات رخصت ہو چکے ہین - مگر بعض اوقات انسانی جسم اس طرح کے جذبات کے زیر اثر ہو ہی جاتا ہے چنانچہ جنرل فلنٹ بھی ان متوہم خیالات کا اماج گاہ بنا ہوا ہے -

بلنڈل - بھائی! انگریزون کی دو چار چالین ایسی چل گئی ہین جنھون نے مضبوط سے مضبوط کلیجے کو دہلا دیا ہے -

سارجنٹ - سُنا ہے بینرڈ کوئی انگریزی جاسوس بہت بڑا عیار ہے وہ زیر کامون مین زیادہ مصروف و منہمک رہتا ہے - اسی سے کچھ خطرہ معلوم ہوتا ہے - ورنہ ہم انگریزی لباس مین وہان ہو کر بہت کچھ کارنمایان کر سکتے ہین - مگر آجکل سُنا ہے وہ موجود نہین ہے کسی اور مورچے پر اوسکی تعیناتی ہے -

بلنڈل - برادر! اسکا کوئی اعتبار نہین - ایسے عیارون کو ہر جگہ موجود سمجھو -

ابھی یہی باتین ہو رہی تھین کہ کوچ کا بگل بجا اور کچھ فوجی رسالے ترتیب وار سلامی کو کھڑے ہوگئے اس کے بعد جنرل فلنٹ سمند بادپا پر سوار اپنے خیمہ سے نکلا اور جرمن بٹالین اوسکے ہمراہ انگریزی مورچہ کی طرف چل کھڑی ہوئین کرنل ایلک بھی قیدی کی صورت مین ساتھ ہے۔

باب چوتھا

میری تم کہان

شب کے گیارہ بج چکے ہین۔بارہ کا عمل ہے۔ چارون طرف سناٹا چھایا ہوا ہے کسی ذی روح کی آواز سنائی نہین دیتی۔ مناظر بہت خوفناک تھے۔جنرل فلنٹ نے فوجی دستون کو ٹک رہنے کا حکم دیا اور خود بھی گھوڑے سے اوتر کر ایک چھولداری مین دم لینے کے لیے اوتر پڑا۔

اسوقت ہم بھی کرنل ایلک کی تلاش مین گشت لگا رہے ہین۔چند منٹ مین اوسکی چھوٹی سی چھولداری تک پہنچ گئے۔

ہماری نگاہ کرنل ایلک کی جستجو کرتی ہوئی اس چھولداری کے اندر پہنچی۔ہم نے دیکھا ایک بدقسمت انسان سرد آہین بھر بھر کر اپنا وقت رایگان کر رہا ہے وہ کبھی چھولداری کے اندر پڑی ہوئی چت سے گردن نکالتا ہے اور آسمان کی کیفیت دیکھ کر رو دیتا ہے۔کبھی چھٹکے ہوئے ستارون کی چاک دمک پر اوسکی آنسو نکل آتے ہین کبھی وہ سر جھکا کے کسی فکر مین اُلجھ جاتا ہے۔کبھی بے چین ہو کر ٹہلتا ہے جس سے اوسکے مضطرب دل کو شاید کچھ تسکین ہو جاتی ہے غالبًا ناظرین نے بھی پہچان لیا ہوگا کہ یہی خواہ ملک اور وفادار سلطنت انگلشیہ۔کرنل ایلک ہے۔کیا اوسے موت کے نام سے ہراس ہے۔کیا جلاد کی بے پناہ تلوار اُسے خوف دلا رہی ہے۔نہین پھر اوسکا دل کیون دُکھ رہا ہے۔اوسکا سینہ کیون چاک ہوا جاتا ہے۔بے چینی کی وجہ کیا ہے۔ آپ نے کچھ سنا۔دیکھیے وہ آہستہ آہستہ کیا کہہ رہا ہے۔اے گردش

لیڈی خدا جانے تو اسوقت کہان ہو۔ ہاے کیا تو دم واپسین بھی اپنا نورانی جمال نہ دکھلا سکے گی۔ کیا تو مجھ سے ناراض ہوگئی (آستین سے آنسو پوچھکر) مسن نہین مین نے تو تیرا کوئی قصور بھی نہین کیا۔ صرف تجھے پیار کرتا ہون۔ واقعی گناہ عظیم کا مرتکب ہوا ہون۔ مین نے تجکو بدنام کردیا اور اسی سے شاید تو مجھ سے خفا ہوگئی ہوگی۔ پیاری ناراض نہوتا۔ مین بھی خطرے مین پھنسا ہون۔

پیاری برلیس! اب میری جان بچ نہین سکتی۔ مین خونی ہون۔ رات بھر کا مہمان۔ کیونکہ مین نے جنرل فلنٹ کے بھتیجے کو قتل کیا ہے۔ افسوس مین نے اوسکے امیدون کا خون کردیا۔ جنرل فلنٹ ضرور مجھے قتل کردیگا۔ ہاے کیا کرون۔ اصبر و استقلال کا دامن میرے بے قابو ہاتھ سے چھوٹا ہی جاتا ہے۔ کہین فلنٹ اتنی مہلت دیدیتا کہ مین دنیا سے رحلت کرتے وقت ایک نظر تجھے دیکھ لون اور اس طرح شاید میری جان بھی آسانی سے اس جسد خاکی سے پرواز کر جائے گی۔ جان جان! تم بھی جانتی ہو کہ مین برن فورڈ کے قلعے مین قید ہون۔ لیکن نہین تمھارا انجان عاشق وہان سے نکلکر جرمنون کے قبضے مین بدقسمتی سے پھنس گیا۔ دو چار روز بعد اوسکے جسم کا بھی پتہ نہ رہے گا۔ اوسکی جان قزاق اجل کے سپرد کردی جائے گی۔ ہاے اگر مین اس حالت مین ایک دفعہ تمھاری دیدار سے آنکھین سینک لیتا۔ تو یہ آپ کی خالت جو اسوقت محسوس ہورہی ہے۔ دور ہوجاتی۔ کیا کرون طبیعت گری پڑتی ہے۔ دل بیٹھا جاتا ہے کوئی اتنا کہدے کہ پیاری میڈم اس تنگ و تار جھولداری مین تم سے ملنے آئی ہے۔ جان من تم نازک ہو اتنی لمبی مسافت کیونکر اٹھا سکو گی۔ تم پھولون مین تلنے کے لائق ہو تم کب اس پتھریلی زمین پر چلنا پسند کروگی خیر دو ہی چار روز مین مجبوری اور حسرت کے ساتھ جان سی عزیز شے قابض ارواح کے سپرد کردونگا۔ افسوس ہو تو یہ ہے کہ دم واپسین تمھاری زیارت نہو سکی۔

اسوقت ایلک میکٹ فیل کی حالت بہت ہی نازک تھی۔ یاس و حرمان کی فوجین بے طرح گھیرے ہوے تھین۔ ڈبڈبائی ہوئی آنکھون مین مسس برلیا کی خیالی تصویر اس طرح نقش ہوگئی ہے کہ قطرات اشک جو ٹپک جاتی ہین

اُن مین اوسکی خوبصورتی کا عکس جھلک جاتا ہے - ہمارا بہادر دوست بے چینی کی حالت مین بستر غم پر بیٹھا ہوا رات کاٹ رہا تھا - دفعتہً کسی کے پاؤن کی آہٹ محسوس ہوئی - پھر سناٹا ہو گیا - دو منٹ بعد آواز آئی مسٹر ایلک - !

اس آواز نے ایلک میک فیل کی گردن اُٹھا دی - دیکھا ایک سیاہ شکل آہستہ آہستہ اپنی طرف بڑھ رہی ہے -

ایلک میک فیل سنبھل بیٹھا دل دھڑکنے اور قلب اُچھلنے لگا - کچھ دیر تک یہ خوفناک سین اس غریب کے سامنے اپنا ہیبت دلانے والا نقشہ دکھلا کے غائب ہو گیا اور اندھیرے پردے کو اٹھاتی ہوئی وہ سیاہ شکل قریب آ کر بولی -

شکل - مسٹر ایلک - اٹھو - میرے ہمراہ نکل چلو - مین بحفاظت برن فورڈ کے قلعہ مین پہونچا دون گی -

ایلک - ہین میری! تم کہان -

ناظرین یہ کالی شکل اصل مین مسس بریس کی ہمراز و دمساز خواص تھی اسکو بریس کی ہوا خواہی منظور تھی مسس بریس ایلک پر فریفتہ تھی وہ جانتی تھی ایلک نے ایک شریف دل پایا ہے اور اُسکی فطرت مین خوبیون کی صلاحیت ہے اس لیے اُسنے اپنی منہ بولی بہن میری کو اسکی تلاش مین بھیجا جو سراغ لگا کر نگاڑ خدا جانے کس طریقے سے چھولداری کے اندر پہونچ گئی -

میری - بس اسوقت گفتگو کرنے کا موقع نہین ہے میرے ساتھ نکل چلو -

ایلک - نہین میری! ایسا ہو نہین سکتا -

میری - کیون ؟

ایلک - میرا نام ایلک میک فیل ہے - جنگ کی خدمات انجام دینے کے لیے ہندوستان سے آیا ہون میری حمیت تقاضا نہین کرتی کہ ایک عورت چوروں کی طرح قید سے نکال لی جائے -

میری - معلوم ہوا تمکو خود ہی اپنی جان قطرے مین ڈالنا منظور ہے -

ایلک - شاید ایسا ہی ہو لیکن بھاگ کر اپنی بہادری مین دھبہ لگانا نہین چاہتا -

میری - مگر ضرورت کے وقت انسان سب کچھ کرتا ہے -

ایلک - نہین میری! مجھ سے ہرگز ایسی امید نہ رکھو -

میری - تو میرا اسقدر مصائب اٹھا کر یہان آنا بالکل ہی بے سود ہوا -

ایلک - نہین بے سود کیون ؟ - ہم اوس سے کوئی اور اچھا کام لے سکتے ہین -

میری - کون کام ہے - ذرا عجلت کیجیے - میرا یہان زیادہ تر قیام کرنا بھی خطرناک ہے -

ایلک - پہلے یہ بتاؤ تم آئین کس طرح -

میری - باتین کرنے کا وقت نہین ہے - چلنا ہو تو جلدی کیجیے ورنہ مجھے اجازت دیجیے کیونکہ ایک بجا چاہتا ہے -

ایلک - (کچھ سوچکر) خیر یہ بتا دو میری دلربا مسس برٹس اچھی طرح ہین -

میری - ہان سب خیریت ہے - اور مسس برٹس ہی نے مجھے بھیجا ہے -

ایلک - (سرد آہ بھر کر) افسوس! کیونکر اون سے ملسکتا ہون -

میری - خاموشی کے ساتھ نکل چلنے کے سوا کوئی اور تدبیر نہین ہے -

ایلک - نہین میری! مجھ سے یہ نہین ہو سکتا - تم جانتی ہو ہندوستان بہادرون پر دھبہ لگا ناپسند نہین کرتا -

میری - تو پھر آپ کسی طرح بچ بھی نہین سکتے -

ایلک - (غوطے مین جا کر) ہان ایک تدبیر ہے اگر چل گئی -

میری - کون تدبیر - جلدی کہو -

ایلک - کیا تم مدد دے سکتی ہو -

میری - جب حضور ہی کے لیے یہان آنا ہوا ہے - تو کیا کسی کام مین پہلو تہی کر سکتی ہون -

ایلک - اول تو عورت اور پھر تم جانتی ہو یہ کام کیسا خطرناک ہے -

میری - ہان جان سے ہاتھ دھونا پڑے گا -

ایلک - یہ وہ کام ہے جس سے بڑے بڑے دلیران صف شکن کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے - بڑے بڑے بہادر جان چراتے دیکھے گئے -

میری - (ابرو پر بل ڈال کر) یہ کہو مسٹر! تم مردون کو عورتون سے بڑھکر

ہمت والے سمجھتے ہو لیکن یہ تو خیال کرو آج تک کتنے ایسے مرد نکلے جنھون نے
تم ایسے بہادر قیدیون کی مدد کی ہو۔ اور ایسے نازک موقع پر جبکہ اُنکی زندگی صرف
چار پانچ گھنٹے باقی رہ گئی ہو۔ ابھی کل کی بات ہو کیا دردٹن کے محاصرہ کی تمھین خبر
نہین۔ حملہ آورون کو گولیون کے ایک طوفان سے سامنا کرنا پڑا تھا جسمین پوری
بٹالین خاک سیاہ ہو کر رہ گئی تھی۔ اسوقت ان عورتون ہی نے مردون سے بڑھکر
کام کیا تھا۔ زخمیون کو اپنے شانے پر لے جانے والی کون تھین۔ وہ عورتین
ہی تھین جنھون نے اپنے خطرے کے وقت جان پر کھیل کر سیکڑون زخمیون
کی جانین بچائین۔ معلوم نہین مردون کو عورتون کے ساتھ کہان کی دشمنی ہے
افسوس اسوقت مین ایک ایسے شخص سے باتین کر رہی ہون جو وطن اور تاج پر
جان قربان کر دینے کے لیے کتنا لمبا سفر اختیار کر کے یہان آیا ہے۔ اگر اور
کوئی ہوتا تو دکھا دیتی کہ ایک نازک مزاج دوشیزہ عورت دشمنون کے نرغے مین
پھنسکر بھی کیا کچھ کر سکتی ہے۔؟

ایلک۔ میری! تم ناراض ہو گئین۔ مین نے تو صرف یہ سمجھ کر کہا تھا کہ شاید تم سے
وہ کام انجام نہ پا سکے۔

میری۔ اسمین ناراضگی کی کون بات ہے۔ عورتون کے حق مین جو کچھ فرمایا گیا
اُسنے میرے کان ضرور کھڑے کر دیے۔

ایلک۔ خیر۔ جو کلمات زبان سے نکل گئے ہین۔ واپس لیتا ہون۔ میری بھول تھی

میری۔ (ہنس کر) تو جو کچھ کہنا ہو جلد کہیے۔ رات آدھی سے زیادہ آ چکی ہے
اور ابھی تک ہم نے کچھ کیا ہی نہین۔

ایلک۔ سنو۔ دو چار گھنٹے کا اور مہمان ہون۔ صبح ہوتے ہی شاید یہ دنیا
دیکھنا نصیب نہ ہو۔

میری۔ تو پھر میرے ساتھ کیون نہین نکل چلتے۔

ایلک۔ ابھی چلنے کا وقت نہین۔

میری۔ (رومال سے آنسو پونچھ کر) اچھا بتائیے تو سہی مجھے کیا کرنا چاہیے۔
تاکہ نصیب دشمنان آپ کی جان پہ کوئی گزند نہ پہونچ سکے۔

ایلک ۔ بس یہی تم مہاراجہ صاحب بیکانیر کے پاس جاؤ اور میری جانب سے کہدو اگر چوبیس گھنٹے کے اندر جنرل ٹلنٹ کے کیمپ پر دھاوا نہ بولدینگے تو پھر جرمنوں کے خطوط حرب کا توڑنا دشوار ہو جائے گا ۔

میری ۔ میں سیدھی برن فورٹ کے قلعے میں جاؤں ۔

ایلک ۔ ہاں ۔ مگر سفاک جرمنوں کی نگاہوں سے بچتی رہنا ۔ ایسا نہو کوئی تحقیق بھی چھیڑ خشو کرے ۔

میری ۔ لیکن وقت بہت قلیل ہے ۔ چوبیس گھنٹے کے اندر آنا محال معلوم ہوتا ہے اور خدا نہ کرے کل صبح آپ کی جان پر بھی . . . . . .

ایلک ۔ نہیں ۔ یہ خیال نہ کرو میں اپنی زندگی کے دو چار دن اور بڑھا سکتا ہوں ایک ترکیب اور سوچ لی ہے ۔ احتیاطاً تم سے کہدیا ۔ اگر چوبیس گھنٹے کے اندر مہاراجہ صاحب کا لشکر آجائے تو اچھا ہی ہے ۔

میری ۔ خیر میں جاتی ہوں ۔

ایلک ۔ ہاں جاؤ ۔ میری دلربا (بربس) کی تشفی کرتی رہنا ۔

میری ۔ بارہا میں سمجھا یا ہی کرتی ہوں ۔ آپ جانتے ہیں مفارقت کی آگ بری بلا ہوتی ہے ۔

ایلک میک فیل کا جی بھرا ہوا تھا بے اختیاری سے آنسو نکل آئے ۔ میری ویسے پاؤں سے چھولداری سے نکلی کچھ قدم بڑھی ہوگی ۔ ایک سارجنٹ کی آواز آئی ۔ کون ؟ ساتھ ہی ایک دھماکا ہوا اور بہت سے آدمیوں کے دوڑتے ہوئے آنے کی آہٹ معلوم ہوئی ۔

میری اس خیال سے کہیں گرفتار نہ کرلی جاؤں ایک درخت سے چپک رہی وہ لوگ بھی پاس آگئے ۔ ایک نے چلاکر کہا ۔

" دیکھو دیکھو وہ بھاگا جاتا ہے "

سب لوگ آواز پہ دوڑے لیکن جلال گئے ۔ رات کے وقت ہوائی جہاز کے خطرے سے موبچوں پر روشنی خاموش کر دی جاتی تھی ۔

میری نے دیکھا چار شخص قوی الجثہ طویل القامت اپنی طرف بڑھ رہے ہیں وہ

پستول نکال کے تاک مین کھڑی ہوگئی جب یہ لوگ قریب آئے ۔ تو پستول
کی گولی کھا کے ایک شخص وہین ڈھیر ہوگیا ۔ باقی تین شخص جان لے کر بھاگ کھڑے
ہوے ۔ میری کو اتنی فرصت غنیمت ہوئی ۔ وہ پاس کے گھنے جنگل سے ہوتی ہوئی
برن فورڈ کی سڑک پر ہوئی ۔

باب پانچوان ۵

برن فورڈ کا گرجا

گذشتہ واقعات کے چھ ماہ اُدھر اگست کے پہلے یکشنبہ کو برن فورڈ کے گرجے مین
مس برلیس اور ایلک میک فیل سے ملاقات ہوئی تھی ۔ برن فورڈ حرفتی اضلاع
مین جنگ سے دو تین سال اودھر ملک فرانس کا بہت مشہور مقام تھا ۔ تجارت کی وجہ سے
یہ شہر مالا مال تھا حتیٰ کہ غریب سا غریب آدمی بھی کچھ مدت کے بعد دولتمند ہوجاتا تھا ۔
اس تجارتی شہر مین مسٹر لسٹر نامے ایک دولتمند کارخانہ دار تھے اور وہ حال ہی
مین ایک حصہ دار کی حیثیت سے کاروبار مین شریک ہوے تھے ۔ اُنکی عمر ۴۶
سال کی تھی ۔ قصبہ مین اُنکا خاص طور پر اعزاز و احترام کیا جاتا تھا ۔ ان کے ایک
شوخ و شنگ دوشیزہ لڑکی بھی تھی ۔ وہ مسز لسٹر یا مس برلیس کے نام سے
پکاری جاتی تھی ۔ اسمین شک نہین کہ اُسمین اپنی جگہ پر خاص دلربائی موجود
تھی اور اُسکے انداز و ادا کو خط و خال کے ساتھ صحیح تناسب تھا ۔ اور اسی
وجہ سے اس کے حسن کی دلفریبیون نے ایلک میک فیل کے دل پر قبضہ کرلیا تھا
جس دن مس برلیس سے ایلک میک فیل کی آنکھ چار ہوئی تھی اُس دن کا
کچھ حال قلمبند کرکے یہ بتانا چاہتے ہین کہ عشق کی آگ دونون مین کس طرح سرایت
کرجاتی ہے ۔ سینہ سوز درون سے کیونکر بھڑکنے لگتا ہے اور وہ کونسا موقع ہوتا ہے
کہ جب اچھوتی طبیعت اور بے داغ دل والے انسان اپنی اپنی مرضی کے مطابق عمر بھر کا
ہمدرد اور باوفا ساتھی تلاش کرکے ایک دوسرے پر فریفتہ ہوجاتے ہین اور جان تک
تصدق کرنے مین عار نہین سمجھتے [illegible] عشق کی [illegible]

اور کچھ بھلا نہین معلوم ہوتا۔ وہ محبت کی موجون مین کچھ ایسے از خود رفتہ ہوجاتے ہین انھین قدرت کے قانون کی بھی پروا نہین ہوتی اس لاعلاج مرض کا اگر کچھ درمان ہے تو وصل۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ اس مین کامیابی بہت دشوار معلوم ہوتی ہے خدا نہ کرے کسی کی مفارقت اور دوری کے صدمے کسی کو اُٹھانا پڑین۔ مگر بُرا ہو اس فتنہ پرداز عشق کا اسکا دستور ہی یہی ہے ۔جنھون نے مکتب عشق مین محبت کا سبق پڑھا وہ اُسی کے ہو رہے ۔ وہ دونون جہان سے گئے گذرے۔ نہ اُنکے چہرون پر پہلی سی رونق رہتی ہے اور نہ اگلی سی جسم مین تازگی۔ دوست احباب سے ملنا۔ آنے جانے والون سے بات چیت کرنا اُنکو بُرا معلوم ہوتا ہے ۔ وہ ہین اور ہر وقت تنہائی۔ کسی کی یاد ہے اور ان کا دل۔ وہ نہین جانتے قانون کیا ہے اور ہم کیا کر رہے ہین۔ وہ تو چار آنکھین ہوتے ہی زنجیر مین جکڑ دیے جاتے ہین اور اُنھین خدائی قانون کی بھی کچھ خبر نہین رہتی ۔ بھلا مہاراجہ صاحب بیکانیر کا قانون تو مارواڑ کے ایک چھوٹے سے راجہ کا قانون تھا۔ جو اُن کے کیمپ کے اندر ہی کام کر سکتا تھا۔ اس قانون کو دو دلون مین لگی ہوئی آگ کب بُجھنے والی تھی ۔ جب دونون مین عشق کا زبردست آزار پھیل گیا۔ دونون محبت کے بلا دپیچ مین گرفتار ہوگئے ۔ دونون عالم تصور مین بیٹھے ہوے کسی کی بھولی بھولی اور پیاری پیاری صورت یاد کر رہے ہین اور ہائے کرکے رہ جاتے ہین ۔ امید و بیم کی حالت نے دونون کو بے چین کر دیا تھا۔ دونون بیمارون سے بدتر ہوگئے تھے ۔ تو ایک دن مہاراجہ صاحب بیکانیر کے کانون تک اسکی خبر پہونچ گئی کہ ایلک میک فیل مسٹر الیسٹر کی پرجمال دختر مس برلیس کا عاشق زار ہے ۔ اوسنے اس جنگی موقع پر بھی شاہی داب و احترام کا کچھ پاس نہ کیا اور وہ ہنوز اپنی بیہودہ رائے پر قائم ہے ۔ مہاراجہ بیکانیر نے بہت چاہا کہ ایلک میک فیل کی بیہودگیون کو دفع کرین اور مس برلیس کی محبت کے خیالات کو اُسکے دل سے نکال دین لیکن اس مین انکھین کامیابی نہین ہوئی ناچار وہ مجرمون کی طرح جیل مین بند کر دیا گیا اور عام قیدیون کی طرح اُسے رہنا پڑا ۔قصور صرف یہی تھا کہ وہ مس برلیس کو پیار کرتا تھا اور مس برلیس بھی اس کو دل سے چاہتی تھی ۔

... کہ مہاراجہ صاحب کی رحیم طبیعت نے اس بدنصیب قیدی کو چھوڑ
... نہیں ... لیکن مس بریس کے باپ مسٹر لسٹر کے کان پھونکنے سے
... مہاراجہ صاحب کا دل پھیکا پڑ گیا - اور بیچارہ سبک ہو کر نظروں سے
گر گیا -

ایک دن دوپہر کے وقت ایلک میک فیل سو کر اوٹھا برن فورڈ کے گرجے کی
گھڑی بارہ بجا چکی تھی - پہلے اُسنے خدا کا شکریہ ادا کیا اتنے مین خانساماں نے
آ کر کہا - کھانا تیار ہے -

ایلک - بہتر ہے - میرا ارادہ آج گرجا گھر جانے کا ہے -

خانساماں - گرجا جایئے گا - گرجا جانے کا یہ وقت نہین ہے - ایسا ہی ہے تو
شام تک چلے جایئگا -

ایلک - بہتر ہے شام ہی کو سہی - مگر جاؤنگا ضرور - تم بھی ساتھ چلنا -

اس کے جواب مین ازیکل خانساماں نے کہا بہتر ہے ہم بھی حضور کے ساتھ
تماشا دیکھ آئین گے -

چنانچہ شام کو ایلک میک فیل ازیکل خانساماں کے ساتھ گرجا پہونچا اور
وہان پہونچکر اوسنے اُس نظارے کی جستجو کی جس کے دیکھنے کا شوق اُبھار کر
یہان لے آیا تھا - لیکن اُسے کیسی مایوسی ہوئی جب وہ اپنے مقصد مین کامیاب
نہو سکا - وہ مس بریس کے جمال فقید المثال کی زیارت کیا چاہتا تھا - وہ اُس
دلکش منظر اور نظر فریب زیبائی و رعنائی کا مشتاق نظر آتا تھا جس کو دیکھتے ہی
پُرشوق نگاہوں مین ایک عجیب محویت پیدا ہو جاتی ہے -

تھوڑی دیر کے بعد گرجا کی نماز و پرستش ختم ہو گئی اور ایلک میک فیل عمارت
سے نکلکر صحن مین جا کھڑا ہوا یکایک اسے معلوم ہوا کہ اس کے دل کی حرکت
بند ہو گئی ہے اسکی نظر مس بریس پر پڑی - آنکھین چار ہوتے ہی کام تمام ہو گیا
اسکی لائنگ فریب صورت کی نسبت ایلک میک نے یہ خیال کیا کہ واللہ
کیا شکل پائی ہے - خوبصورتون مین خوبصورت حسینون مین حسین - مہ جبینون مین مہر طلعت
اس خط و خال اور چہرہ مہرہ کا ملنا مشکل ہے - چھریرا بدن - سراپا زیبا - خوبی

مین پری ۔ کنوارپنے کا بھولاپن کچھ ایسا ہے کہ نقص کی نگاہ مین بھی اس کے سراپا مین نقص پیدا کرنا نقص ہے ۔ صانع قدرت نے ایسی دلکش ادا کے ساتھ یہ پیاری پیاری تصویر کھینچی ہے ۔ جس کے چہرے سے بلاغیر محسن کے ساتھ وہ بانکپن ٹپک رہا ہے جو شاید ہی جنت کی غیر معمولی زینت سے آراستہ حورون کو نصیب ہو ۔ مختصر یہ کہ دلمین ترچھی برچھی لگ گئی ۔ اُسکی گویائی بالکل سلب ہوگئی ۔ اُسکا دل مس برلیس سے گفتگو کرنے کیلئے بہت بیچین تھا مگر اجنبیت کا خیال اور غیر ملک کا باشندہ ہونے نے اُسکے ارادے کو روکدیا وہ بت کی طرح خاموش کھڑا دیکھا کیا ۔

ادھر اس پری جمال کا اس غریب الوطن کو اپنی زنجیر زلف مین اسیر کرنا تھا کہ ادھر اس مقناطیس تاثیر کا وہ اثر عشاق کا جذب دل اپنی برقی طاقت سے پیدا کرتا ہے محسوس ہونا شروع ہوگیا ؎

اُلفت کا یہ مزا ہے کہ وہ بھی ہون بیقرار

دونون طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی

مس برلیس کے دلمین ایلک میک فیل کی زیبا صورت نقش ہوکر رہ گئی ۔ وہ پری چہرہ لیڈی دلمین کہتی تھی یہ کس خوبصورت آسمان کا تارہ ہے وہ اُسکا وطن اور نام دریافت کرنے کے خیال مین تھی ۔ مگر اُس کے منھ پر خدا جانے کس چیز نے مہر لگا دی تھی کہ بولنے نہ پاتی تھی ۔ دل ہی دل مین ہزارون طرح کے خیالی پلاؤ پکتے تھے بیتابی اور محویت زور پکڑتی جاتی تھی ۔

نماز ختم ہوچکی تھی کچھ لوگ گرجے سے باہر ہوا خوری کر رہے تھے وہ پری جسم لیڈی اپنے ساتھیون کے ساتھ ادھر ادھر گشت کرتی رہی ایلک میک فیل بھی بے غرض باغ کی روشون پر کھڑا اس نور کی پتلی کی بلائین اپنی چشم مشتاق سے لے رہا تھا دوران گفتگو مین ساتھیون کی زبانی صرف اتنا معلوم ہوسکا کہ یہ ماہرو برن فورڈ کے ایک مشہور سوداگر مسٹر لسٹر کی صاحبزادی ہے ۔

ایلک میک فیل نے ساتھیون سے ملکر کچھ اُدھر اودھر کی گلگپ کی اور باتون باتون مین پری کو شیشے مین اوتار لیا ۔ اور پھر ایسے ڈورے ڈالے کہ کیا کہا جاے

اُسکا محبت و عشق کے تلازمہ مین باتین کرنا پورا تماشہ ہوگیا - اُسنے اس لیڈی کے منھ سے کہلوا لیا کہ روزانہ شام کو اسی گرجے مین ملاقات ہوا کرے گی - اس وعدہ وعید کے بعد ایلک میک اپنے کیمپ کی طرف روانہ ہوا - اور مس برلیس اپنے مکان کو واپس ہوئی -

دوسرے دن شام کو جب ایلک میک گرجے مین پہونچا دیکھا مس پہلے ہی سے موجود ہے - بعد نماز جب یہ دونون باہر نکلے تو دونون نے اپنے دلون کی غم فرسا حکایت بیان کی اور یہی ٹھہری کہ اگر اباجان (مسٹر لسٹر) راضی ہوجائین تو ہم تمہارے ساتھ مقدس کلیسا کی پاک قربانگاہ کے سامنے ہمیشہ کے واسطے رشتہ مستحکم کرلین کہ اگر ٹوٹے تو موت ہی سے ٹوٹے -

دونون مین عہد و پیمان تو ہو ہی گیا مگر فلک شعبدہ باز انکی محبت دیکھ کر جل مرا مس برلیس کے باپ نے جب سُنا کہ ایلک میک نیل ہندوستان کا باشندہ ہے اُسکو یہ ازدواج پسند نہ آیا - اُسنے مہاراج بیکانیر کے کان بھرے کہ یہ عیاش اور شرابی ہے - پرائی بہو بیٹیون کو بُری نظر سے دیکھتا ہے اسے کیمپ سے باہر نکلنے نہ دیا جائے - چنانچہ ایسا ہی ہوا - مہاراج بیکانیر نے اُسے قید کردیا جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے - ایلک میک نیل کو قید خانے کی اذیتین جھیلنا پڑین -

اب ہم اپنے ناظرین کو چھوٹی چھوٹی پہاڑیون کی سیر کراتے اور وہان کی نشیب فراز پگڈنڈیون پر قدم رکھتے برن فورڈ گرجے سے ملے ہوے ایک قصبے مین پہونچتے ہین جہان ایک سفالپوش بنگلے کے کمرے مین ایک کمسن اور بالکل بھولی لڑکی خود بخود بک رہی ہے -

ہائے ابھی تک میری بچی نہین آئی - کہین وہ بدنصیب بھی میرے واسطے دشمنون کے ہاتھون مین نہ پڑ گئی ہو - مجھے رہ رہ کے اُسی کا دھیان آتا ہے اُسنے میرے واسطے مفت جان عذاب مین ڈالدی - روح القدس! میری بھولی بہن مس میری کو صحیح و سلامت لے آ - مین تیری بہت مشکور ہونگی - اے خدا کے پاک بیٹے تو میری مدد کر اور میرے شوہر ایلک میک نیل . . . .

ہائے پھر مین نے غضب کیا - کہین اباجان سُن لین تو زبان ہی کھینچ لین (زمین اُٹھاکر)

افسوس! صد افسوس!! جس وقت مین نے یہ سنا کہ تم اسپرہ کے قلعہ سے نکلکر
ویسرس کے خط جنگ تک پہونچ گئے مگر منون نے تمھین پابہ زنجیر کرلیا ہی انگریزی
جاسوس سمجھکر بہت جلد قتل کیے جاؤ گے۔ پیارے دلبر! اسوقت کا حال کیا
کہون پیرون سے زمین کھسک گئی۔ آنکھون کے تلے اندھیری چھاگئی اور وہ وہ
خوفناک صورتین نظر کے سامنے پھرنے لگین جنھین دیکھکر میرا معصوم دل اور بھی
سہما جاتا ہی۔ مین نے سمجھ لیا اب اپنی زندگی کے ایام بھی ختم ہوگئے اگر میرے
پاس میری نعومی تو آپ اپنے مرنے سے پہلے میری موت کی دردناک کیفیت سن لیتے
ماشاءاللہ میری کس جیوٹ کی عورت ہی اسکے صبر و تسکین دینے والے الفاظ نے
مجھے بچالیا۔ وہ مجھ سے وعدہ کرگئی ہے خدا چاہے گا مسٹر ایلک مپاب سے جلد
ملنے آئین گے۔ (کچھ دم لے کر) ہاے کس سے باتین کررہی ہون کیا پاگل ہوگئی ہون
دیوانی سڑن سودائن کی طرح کیون بڑبڑ کررہی ہون۔ ہاے۔ کیا میری یہ بھی کسی
ستمگر کے ہاتھ لٹ گیا وہ بیچاری بھی جرمنی کے ساتھ قتل کردی گئی اگر زندہ ہوتی
اب تلک پلٹ آتی اور اُس سے مسٹر ایلک کا حال معلوم ہوجاتا۔ خدا جانے
کیونکر اُنکی کیفیت معلوم ہو۔ میری کی اسطرح کی موت تو اور بھی میرے ہوش
اُڑا دیتی ہے۔ محبت کا بُرا ہو مسٹر ایلک اور میری کی نسبت اس وقت
جو خیال آتے ہین بُرے ہی آتے ہین۔ جنکا ذہن مین آنا ہی کالی بلا سا معلوم
ہوتا ہے (کانپ کر) خدا کرے مسٹر ایلک سلامت ہون تمھاری جان سے
دور جو آفت آنے والی ہو اس بدنصیب کی جان پر آجائے اور تو ہر بلا سے
محفوظ رہے۔ آہ کلیجہ منھ کو آیا جاتا ہے۔ دل کی اُلجھن بیتاب کیے دیتی ہے
اے ہوا مجھ غم نصیب کی کہانی مسٹر ایلک کے کان تک پہونچا دے۔ ہاے اُنکی
جان پہ بن گئی اور مین زندہ ہون۔ (ٹھنڈی سانس لے کر) میری بھی میرے
ہاتھ سے گئی۔ بس اے روح اب تو مجھ سے کنارہ کر میرے پاس تیرا کام
نہین۔ اے چلتی ہوئی ہوا تجھے میری سانس کی قسم کچھ خبر تو میرے باوفا دلبر کی
مجھے بتادے۔ ہاے مجھ سے یہ صدمہ اٹھایا نہین جاتا۔
ہاے میرا کیا حال ہوا جاتا ہے دل بیٹھا جاتا ہے۔ طبیعت سنسنائی جاتی ہے

اسے سنبھلنے دے ذرا - اے ناامیدی کیا قیامت ہے - یہ کہتے ہی سچے بیعاعدہ طور پر اس کے ہاتھ ہلے - پاؤں ڈگمگائے اور یہ بیہوش ہو کے زمین پر گر پڑی -

---

باب چھٹا

ماہ اگست کے بہارین دن تھے - صبح کا خوشگوار وقت - چراگاہین سرسبز و شاداب ہو رہی تھین - آسمان ابر آلود تھا - ہم اپنے ناظرین کرام کو ساتھ لیے ہوئے قدرتی مناظر کی دلاویزیون سے متاثر ہوتے ہوئے ایک موضع مین پہونچتے ہین جسطرف نگاہ اٹھتی ہے معلوم ہوتا ہے قدرت نے بڑی دریادلی سے اپنے خزانون کے منھ کھول دیے ہین - موضع کا نام سری ہے - یہان کی جھونپڑیون مین ایک بڑی جھونپڑی کے اندر کوئی نوجوان پوشاک پہن رہا ہے - ٹوٹی ہوئی میز پر آئینہ بھی رکھا ہوا ہے - کبھی کبھی نکٹائی اور کالر کی زیبایش کو اسمین دیکھ لیتا ہے - پاس ہی کسی دوسری جھونپڑی مین گھوڑا ہنہنا رہا ہے جس کی آواز پر یہ نوجوان بول اوٹھتا ہے - ٹھہرو ابھی ہم چلتے ہین - دس گیارہ برس کا ایک لڑکا باگ لیے کھڑا ہے اور پشت پر ایک خوبصورت لیڈی اسے دیکھ دیکھ کر مسکرا مسکرا کے کہتی جاتی ہے - بےطرح دل گھرا ہوا ہے - کہین برس نہ پڑے - لیکن نوخیز دلاور اپنے ٹھاٹھ باٹ مین کچھ ایسا الجھا ہوا ہے - کسی کی بات ہی نہین سنتا کبھی کبھی جھونپڑی کے دروازے مین سر ڈالکر اس غرض سے دیکھ لیتا ہے کہ کہین ترشح تو نہین ہونے لگا - تاہم وسیع میدان کی تیز ہوائین اسے یقین دلا دیتی ہین کہ بہت جلد آسمانی سطح صاف ہوا چاہتی ہے اور بادلون کا خطرہ جاتا رہے گا -

نوجوان نے رفتہ رفتہ کل پوشاک ڈانٹ لی - لڑکے نے چاہ کی پیالی سامنے رکھدی - چاء پی کر نوجوان نے آئینہ مین منھ دیکھا اور مسکرا کر کہنے لگا - اب تو کوئی بات باقی نہین رہی اس دلربا لیڈی کو سینے سے لگا کر اس کے گلابی رخسارون کا بوسہ لیا - ناموس لیڈی نے بھی شوق سے باہین گلے مین

الدین ۔ دفعتہً بادل کی گرج اور بجلی کی کڑک سے تمام جھونپڑی ہلگئی اِس ہوش ربا منظر سے دونون کے دل سہم گئے ۔
دیر تک دونون بادل کی کڑک اور تند ہوا کے بکڑ توڑ جھونکون سے متاثر ہوکر خوشی کے عالم مین کھڑے ہوے ایک دوسرے کا منھ تکتے رہے ۔ آخر وہ ماہ وش جسکا نام فلورنس تھا محبت کے جوش مین نوجوان کا ہاتھ تھام کر بولی ۔
فلورنس ۔ پیاری میری! اسوقت تو تم کلیجے مین رکھنے اور چھاتی سے لگانے کے قابل ہو ۔
اہا ۔ ناظرین کرام! آپنے پہچانا بھی یہ لیڈی وہی میری ہے جو مسٹر ایلک کو بتلائی گئی تھی ۔ اسوقت تو اسکی زندگی مین نیا عنصر پیدا ہوگیا ہے وہ ایک حسین دوشیزہ نہین معلوم ہوتی بلکہ اٹھارہ برس کا نوجوان بیٹھا نظر آرہا ہے ۔ نیلم کی طرح اسکی آنکھین ہین اور ماہ جون کے شگفتہ گلاب کی طرح اُس کے خسارے ہین ۔
میری ۔ (ہنسکر) کیون بہن ؟ اب تو کوئی بات باقی نہین رہی ۔
فلورنس ۔ نہین آپ تو ماشاءاللہ پورے سارجنٹ معلوم ہوتے ہین ۔
میری ۔ غالبًا مجھے مہاراجہ بیکانیر سے ملنے مین آسانی ہوگی ۔
فلورنس ۔ بیشک! مردانہ وار جاؤ اور جو چاہے بیباکی کے ساتھ کلام کرو ۔
میری ۔ اگر مین اپنی اصلی صورت سے جاتی تو ....
فلورنس ۔ ممکن نہ تھا کہ مہاراجہ صاحب بدگمان نہو جاتے ۔ اسوقت تو سپاہی زادہ بن گئی ہو ۔
میری ۔ بہن! یہ بناوٹی صورت اُسوقت بھلی معلوم ہوگی جسوقت میری پیاری مسس پریس کی تمناؤن اور آرزون کی کوئی سبیل نکل آئے ۔
فلورنس ۔ روح القدس کی عنایت سے کامیابی ہی ہوگی لیکن میری! یہ تو بتاؤ تمھارا ارادہ کیا ہے ۔ کیا مہاراج بیکانیر کے قیدخانے سے انھین نجات دلاسکوگی ۔
میری ۔ نہین وہین سے تو آرہی ہون مہاراج صاحب وہان ہین نہین ۔

فلورنس - پھر کس طرف جانے کا قصد ہے۔

میری - ایبرہ کے قلعہ تک جاؤنگی - اگر خدا کامیاب کرے - شاید میری اس دوڑ دھوپ اور کوشش سے اُس بیچارے کی جان بچ جائے

فلورنس - ایسا لفظ منھ سے نہ نکالو - دھرلی جاؤگی - یون کہا کرو - مین جاؤنگا تم عورت نہین ہو - پورے سارجنٹ ہو -

میری - (زیرلب مسکراکر) اچھا لو - تمھارے ہی کہنے کے مطابق عمل کرونگا -

فلورنس - ہان - ہان - جب تم ہرطرح سے مرد بنگئے تو زنانے لب ولہجہ بدلتے کیا دیر لگتی ہے۔

میری - ہان مین سنبھلا رہونگا - کون جانے مہاراجہ صاحب کے روبرو پیش ہوتے ہی گھبرا جاؤن اور وہ میری بناوٹی صورت کو تاڑلین - اور پھر میری کسی بات کا اعتبار نہ کرین -

فلورنس - لامحالہ - خیر معلوم ہوگیا تم اپنا کام خوبی کے ساتھ انجام دے سکوگی - مگر اس وقت جانا ٹھیک نہین - کالی کالی گھٹائین بے طرح اُمنڈتی چلی ہی آتی ہین -

میری - (آسمان پر نظر ڈالکر) بلا سے مین اپنا قصد فسخ کرنے والی نہین -

فلورنس - پھر تم نے زنانے لہجے مین گفتگو کی -

میری - لو بھول گئی -

فلورنس - ہان ایک بات اور سُن لو چلتے وقت اگر ہوسکے تو مجھ سے مل لینا شاید........

میری - (قطع کلام کرکے) کیون کیا تمھارا ارادہ بھی ہتیار لگا کے مسٹر ایلک تک پہونچنے کا ہے -

فلورنس - چلنے مین تو کوئی ہرج نہ تھا - لیکن الین بغیر میری رہ نہین سکتا - میرے کہنے کی غرض یہ تھی جب تم ادھر سے ہوتی جاؤگی تو معلوم ہوجائیگا تمھاری محنت رائیگان نہین ہوئی - طبیعت کا توحش جاتا رہے گا - اور پھر اطمینان ہوجائیگا -

میری - اس بات سے بے فکر رہو - جو خبر ہوگی دیتی رہونگی -

یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں اتنے میں گھوڑے کی باگ لیے دوسری جھونپڑی سے ایلن نکلا - میری بولی -

"تو میں ! اب تو میں جاتی ہوں تم اتنا کام کرنا میرا شکل بدلکر مہاراجہ صاحب کے کیمپ تک جانے کا حال کسی پر افشا نہ ہونے دینا - تم جانتی ہو وقت بہت نازک ہے کسی کا اعتبار نہیں "

یہ کہہ کے دروازے سے سر نکال کر دیکھا - گھٹا امنڈی ہوئی تھی - کچھ بوندیاں بھی پڑ رہی تھیں - ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا بھی کچھ تیزی کے ساتھ چل رہی تھی - میری نے کچھ خیال نہ کیا - گھوڑے پر سوار ہو گئی اور میری کی حد سے نکلکر اس عام راستے پر ہولی جہاں گھنے درختوں کے سائے میں ایک تنگ راستہ مخفی تھا - چڑیاں اپنے معمول کے مطابق چہچہا رہی تھیں - ماہ اگست کے غنچہ و گل ہر طرف اپنی بہار دکھلا رہے تھے - درختوں کی ہریالی ایک نظر فریب سماں پیش کر رہی تھی - اس گھنے جنگل کو طے کر کے وہ ایک کھلے جنگل میں پہونچی - کچھ عرصے کے بعد ایک نو آباد قصبہ نظر آیا - یہاں کوسوں تک چوبی مکانات کا سلسلہ تھا اور ہر طرف آدمیوں کی بول چال - گھوڑوں کی ہنہناہٹ اور گاڑیوں کی کھڑکھڑاہٹ سننے میں آتی تھی - ان میں سے ہر ایک جھونپڑا سو سو فیٹ کے طول میں تھا اور اُسکے آس پاس کھلے ہوے میدان میں سبزی لگائی گئی تھی - میری قدرت کی گلکاریوں کا مشاہدہ کر رہی تھی اور آنکھ پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہی تھی کوئی اچھی جگہ نظر آجائے لیکن اُسے بجز جھونپڑوں اور تناور درختوں کے کوئی عالیشان عمارت نگاہ نہ پڑی - وہ آہستہ آہستہ گھوڑے کی باگ ڈھیلی کیے جا رہی تھی اور اسی طرح میل بھر کا فاصلہ طے کیا ہوگا کہ اوسے ایک وسیع میدان میں چار جھونپڑیاں دکھلائی دیں - میری نے رہوار کی باگ ان جھونپڑیوں کی جانب منعطف کر دی - یکایک وہ ایک شخص کو دیکھ کر ٹھٹک گئی - میری کو دیکھ کر وہ شخص کھڑا ہو گیا - آواز دی یہاں آؤ - تم کیا چاہتے ہو؟

میری اپنے رہوار کو بڑھاتی ہوئی پاس پہونچگئی اور ضابطے کے مطابق سلام کیا -

پھر گھوڑے سے اُتر پڑی اور باگ ایک درخت سے اٹکا کر اس شخص کے پاس آئی - غیر محرم شخص بولا -

شخص - آندھی پانی کے طوفان میں جبکہ ندی نالے چڑھاؤ پر ہیں تم نے کہاں کا ارادہ کیا -

میری - کسی ضرورت سے ایبرہ جانے کا قصد ہے -

شخص - یہ تو پہلے ہی سمجھ گیا تھا کہ کسی خاص ضرورت سے اس طوفان میں گھر سے باہر قدم نکالا گیا ہے - اس وردی سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم مہاراج بیکانیر کی فوج میں ملازم ہو -

میری - واقعی آپ زمانہ دیدہ اور تجربہ کار انسان ہیں - آپکا گمان صحیح ہے - میں مہاراجہ صاحب کا ایک ادنےٰ ملازم ہوں -

شخص - آپکا نام کیا ہے ؟ اور آپکا وطن شاید ہندوستان ہے -

میری - (فخر کے ساتھ) ہاں میرا نام برنارڈ ہے - اس جنگ میں آنا بالکل فضول طریقے سے نہیں ہوا ہم اپنے بادشاہ کی دعوت پر آئے اور اپنے بادشاہ کے لیے اپنے فرایض متعلقہ انجام دینا چاہتے ہیں - ہمارے روبرو ایک شاندار اور اہم کام ہے اور اسکو انجام دینا ہر طرح ہمارا فرض ہے -

شخص - مہاراجہ کے یہاں ملازمت کو کتنا عرصہ ہوا -

برنارڈ - کوئی ڈیڑھ سال ہوا ہوگا -

شخص - (ایک بڈھے کی طرف انگلی سے اشارہ کرکے) انکو جانتے ہو کون شخص ہیں -

برنارڈ - میں کیا جانوں کون ہیں - ؟

شخص - انکو نہیں جانتے اس علاقہ میں ہی تو نامی شخص ہیں - کبھی کبھی میرے پاس آجاتے ہیں - مجھ پر بہت بڑی عنایت کرتے ہیں نام نامی مسٹر لٹن ہے

برنارڈ نے فوجی طریقے سے سلام کیا - اور کہا -

بہت بڑی خوش قسمتی تھی جو آپ سے نیاز حاصل ہوگیا -

شخص ۔ تمھارا دل چاہے اوس باغ مین جا کر کچھ ٹفن کھا لو یہ باغ مسٹر لسٹن کی ملکیت ہے ۔

برنارڈ ۔ کیا مضائقہ ہے ۔ مگر اسوقت تو ضروری کام درپیش آجانے سے مجبور ہون ۔ ایبرؔ سے پلٹتے وقت آپ کی دعوت قبول کر لونگا ۔

مسٹر لٹن ۔ مسٹر برنارڈ! آپکے چہرے کی ملاحت اور خوبصورتی دیکھ کر دل عش عش کر رہا ہے ۔ کیا خوب زیبائی و رعنائی پائی ہی ۔ اگر چند منٹ کے لیے میرے ساتھ باغ تک چلے چلو تو بہت مناسب ہو ۔

شخص ۔ یہ بیچارے بہت ہی شریف آدمی ہین ۔ کوئی مسافر یہان سے خالی نہین جانے پاتا ۔ میری دانست مین انکے ساتھ جا کر گرم گرم چاء پی لو ۔

برنارڈ ۔ آپ کی اس مہمان نوازی کا مشکور ہون ۔ دیر ہو جانے کا احتمال ہی اور آپ سمجھ سکتے ہین لمبا سفر ہی موسم بھی بہت ہی خراب ہو رہا ہی ۔

دفعتہً رعد کی گرج اور برق کی چمک سے آنکھین چوندھیا گیئن ۔ سکوت کا عالم طاری ہو گیا کچھ دیر بعد مسٹر لٹن نے زبان کھولی ۔

لٹن ۔ موسم کی پرواہ مت کرو ۔ اگر گھوڑا چلنے سے مجبور ہو تو یہان سے دوسرا گھوڑا لے لو ۔

مسٹر جوزف ۔ لٹن کا باپ اگرچہ ابتدا مین ایک پارچہ باف تھا لیکن یہ لٹن جلد ترقی کرکے ایک کارخانہ دار بن گیا اور اب وہ ایک بہت بڑا دولتمند کہا جا سکتا ہی ۔ عمارت باغ اور کئی کارخانون کا مالک ہے ۔ مگر اولاد کوئی نہین ۔ وہ اس فکر مین گھلا جاتا ہی کہ اتنی بڑی جائداد کا کون مالک ہوگا ۔

ہمارے مسٹر برنارڈ کو اس شریف النفس انسان کا حکم ماننا ہی پڑا ۔ گو ترشح ہو رہا تھا مگر پروا نہ کرکے یہ سب اوٹھ کھڑے ہوے اور باغ کی جانب جاتے ہوے دکھائی دیے جو خاص لٹن کی جدت کا نمونہ تھا ۔

حقیقت مین مسٹر لٹن دن رات اس فکر مین گھلے جاتے تھے ۔ ہاے اتنی بڑی جائداد کا کون مالک ہوگا بعد میرے کون اتنا بڑا کارخانہ چلائیگا ۔ کل دولت و ثروت گورنمنٹ فرانس ضبط کرے گی نتیجہ کچھ نہ نکلیگا ۔ مسٹر لٹن صاحب اولاد نہ تھے اور نہ کوئی

رشتہ دار تو بھی تھی ایسا نہ تھا جس کے لڑکے کے نام اتنی بڑی جائداد لکھ دیتے ابتک مسٹر لٹن کی حالت غیر فیصلہ کن تھی۔ اُسے برنارڈ کی اس ملاقات سے بڑی مسرت حاصل ہوئی کیونکہ یہ خوبصورت آدمی تھا اسکا رنگ صاف اور بال سنہرے تھے اسکی باتوں سے ظاہر ہوتا تھا وہ حرفتی درسگاہوں میں تعلیم بھی پا چکا ہے۔ نہایت ذہین اور ہوشیار لڑکا ہے اسوقت سے وہ اسے چاہنے لگا۔ اُسنے دل میں فیصلہ کر لیا کہ برنارڈ سے بہتر کوئی لڑکا دُنیا میں نہیں ہے۔

مسٹر لٹن کی تجربہ کار آنکھ نے اس برگزیدہ نوجوان کا انتخاب کر لیا اور وہ اُسے اپنے مکان لے جانا چاہتے ہیں لیکن مسٹر لٹن کی ہمخیال اور پاکباز عورت تھی اُسکا بھی سن زیادہ آچکا تھا۔ وہ بھی اس فکر میں تھی کہ کوئی لائق ہونہار لڑکا بعد ہمارے اس اس جائداد کا مالک ہو اور شوہر کا نام اُچھالے۔

بھلا جس چیز کو مسٹر لٹن نے چن لیا ہو اُسے مسز لٹن کیونکر پسند نہ کریں۔ برنارڈ بھی بالطبع نیک تھا اسکی فطرت نیک تھی وہ صداقت کے ساتھ ہمیشہ اپنی طرز معاشرت پر قائم رہنے والا اور سوشل حیثیت سے نمایاں ترقی کرنے والا تھا اسمیں وہ ادراکی قوتیں موجود تھیں جنکو مسٹر لٹن اور مسز لٹن دونوں پسند کرتے تھے الیس مسٹر نے بڑے تپاک سے ہاتھ ملایا۔ پیار اور محبت کے ساتھ کھانے کو پوچھا۔ کچھ دیر بعد دسترخوان پر بیٹھکر مسٹر لٹن مسز لٹن اور مسٹر برنارڈ کھانا تناول کرنے لگے۔ برنارڈ مسز لٹن کے برتاؤ سے بہت خوش ہوا مسٹر لٹن اور الیس مسٹر کی محبت اُسکے دل میں نقش ہو گئی۔

پانی کا برسنا بند ہو گیا تھا مگر ہوا تیزی کے ساتھ چل رہی تھی۔ برنارڈ آسمان پر نظر ڈالکر بولا۔

"اب تو پانی بند ہو گیا۔ موقع اچھا ہے۔ اجازت ہو تو نکل جاؤں"

لٹن۔ صاحبزادے ذرا دیر اور دم لے لو۔

برنارڈ۔ دم لیلوں مگر مجھے ایک ایسا کام درپیش ہے۔ ٹھہرنے میں قباحت ہوگی۔

الیس۔ (بادلوں کو دیکھ کر) جابجا بھٹ گیا ہے۔ یقین ہے اب نہ برسے۔

برنارڈ۔ اسی خیال سے عرض کرتا ہوں حضور مجھے رخصت کریں چراغ جلتے جلتے ایبرہ تک پہونچ جانا چاہیے۔

لٹن - کہو تو میں بھی تمہارے ہمراہ چلوں - یہ راستہ بہت ٹیڑھا اور بھیانک ہے اور سیر آندھی پانی نے اور پُر خطر کر رکھا ہے -

برنارڈ - کوئی اندیشے کی بات نہیں ہے - راستہ دیکھا ہوا ہے - میرا کام ہی یہی ہے آپ میرے ساتھ اس موسم میں جبکہ سب راستے کیچڑ پانی سے لت پت ہیں چلنے کی تکلیف نہ کریں - ہاں میں واپسی کے وقت پھر نیاز حاصل کرونگا - اسوقت آپکے ارشاد کو بہر طور عملی جامہ پہنا سکونگا -

الیس - تو صاحبزادے ضرور جاؤ گے -

برنارڈ - ہاں محترمہ! مہاراجہ صاحب کے حکم سے مجبور ہوں -

الیس - اچھا اقرار کرو واپسی کے وقت یہاں ضرور آؤ گے -

برنارڈ - مادر مہربان ضرور قدمبوسی حاصل کرونگا -

الیس - صاحبزادے! بھولنا نہیں سمجھ لو ہماری آنکھوں کے تارے ہو - یہ کہہ کے اپنے ہاتھ سے قیمتی انگوٹھی اُتار کر نوجوان برنارڈ کے اُنگلی میں پہنا دی اور ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا اپنی بڈھی ماں کی نشانی کھونا نہیں -

اس گفتگو نے برنارڈ کو بہت بیچین کیا لیکن اتنی موثر نہ تھی کہ برنارڈ کو اُس کے ارادے سے ہٹا دیتی - جس وقت برنارڈ اپنے راہوار پر سوار ہوا - الیس کی آنکھیں تر ہوگئیں - مسٹر لٹن نے بھی اُسکے مقصد کی کامیابی کی دعائیں دیں - گھوڑے نے قدم بڑھایا اور یہ دونوں حسرت و اضطراب کے عالم میں کلیجہ تھام کر رہ گئے - برنارڈ واپسی کا وعدہ کرکے اُس کچی سڑک پر ہولیا جو کچھ دور چلکر ایک بھیانک پگڈنڈی سے ملکر ختم ہوگئی تھی -

---

باب ساتواں

لاش

جنرل فلنٹ کے فوجی دستے اسپیرہ کے کچھ حصوں کو تباہ و برباد کرکے ڈہوکر برن فورڈ کے قلعہ سے ۳۲ میل ادھر ڈیرے ڈالے پڑے ہیں - لیکن مہاراجہ بیکانیر بیفکری سے اس قلعہ کے بچاؤ میں لگے ہوئے تھے - حقیقت میں وہ اعلیٰ درجہ کے سپاہی

ہین اور بہادر بھی ہین وہ جس کام کو کرتے ہین دلیری سے انجام دے جاتے ہین
کبھی میمنہ پر تھے تو کبھی میسرہ پر قلب و جناح مین ویسار کی ہر وقت خبر رکھتے ہین -
دشمن کے بزدلانہ حملون کا انھین مطلق باک نہین - اور قلعون کے بجائے ان کو یہ قلعہ
بہت ہی پسند ہے وہ اسکی مضبوطی خوبصورتی اور بناوٹ کو قدر کی نگاہون سے دیکھتے
ہین - حقیقت مین یہ سلطانی قلعہ ایک پہاڑی پر بنا ہوا تھا - اس کے اطراف مین
عمیق خندقین پانی سے لبریز تھین - مشرقی اور مغربی سمتون پر اونچی اونچی پہاڑی چٹانین
تھین جسپر ایک دل جلے انسان کا سفر کرنا دشوار ہوجاتا تھا - شمال و جنوب کے
گوشے پر قلعہ کی دیوارین ایک ایسے مضبوط ٹیلے پر قائم کی گئی تھین جنکی سیدھی چڑھائی
نصف میل سے کم نہ تھی - نصف میل کی چڑھائی کی بلندی پر چالیس فٹ تک سیاہ
پتھر کا ایک ٹیلہ ہے جسکی بلند دیوار پر موقع موقع سے کئی برج ہین اور اس بیرونی
چار دیواری کے اندر ایک مضبوط قلعہ ہے - اندر سے قلعہ کا احاطہ دو میل سے
زیادہ وسیع ہے - اگر قلعے کی بالائی دیوار پر کھڑے ہو کر صاف موسم مین پورب
طرف نگاہ ڈالیے تو خوبصورت کالی کالی پہاڑیان سیکڑون میل تک سلسلے وار
چلی گئی نظر آئینگی - شمالی سمت پر بہت بڑا کشادہ میدان ہے - جس کے اگلے حصہ
مین دیبرس کی گھنی بستی دکھائی دیتی ہے - جنوب و مغرب کی سمتون پر جہانتک نظر
کام کرسکتی ہے پہاڑ ہی پہاڑ نظر آتے ہین - یہانتک کہ آسمان کا نیلگون رنگ
پہاڑیون کی ہری بھری چوٹیون سے ملکر ایک ایسا تعجب خیز سین پیدا کر دیتی ہے
کہ دیکھنے والا پہرون اس دلکش سینری کو دیکھا کرتا ہے -

قلعہ کے اندر باربرداری کے موٹرون مین اشیاء خوردنی اور سامان حرب
بھرا ہوا ہے - صدہا خیمون کے اٹھانے کی موٹرین جنپر صلیب احمر کے نشانات
ہین جابجا کھڑی ہوئی ہین -

اسوقت مہاراجہ بیکانیر سلطانی قلعہ مین بیٹھے ہوے اپنے بہادرون سے
جنگ کا تذکرہ کر رہے ہین - یکایک ان کے کانون مین کسی کے چیخ چیخ کر رونے
کی آواز آئی - کمرے کا دروازہ کھلا اور پھر بند ہوگیا - کچھ دیر بعد ایک ہندوستانی
چوبدار ادب کے ساتھ سامنے آتا ہوا دکھائی دیا -

مہاراجہ بیکانیر - کیون کیا ہے -؟

چوبدار - شریمان! غضب ہوگیا -

مہاراجہ - (چوبدار کو غور سے دیکھ کر) کیا ہوا ہے -

چوبدار - جنرل بلونٹ کی لاش آئی ہے - میم صاحبہ داڑھین مار مار کر رو رہی ہین

مہاراجہ - ہین - لاش - اور پھر جنرل بلونٹ کی -

چوبدار - خداوند -

مہاراجہ صاحب طیش کھا کے اوٹھ کھڑے ہوے - چوبدار کو ہمراہ لیے ہوے اُس لاش کے پاس آئے جسکو تھوڑے سے آدمی گھیرے کھڑے تھے - لاش کے بالین پر ایک میم رو رہی ہے جسکی جوانی کی دوپہر ڈھل چکی ہے -

مہاراجہ - کچھ معلوم ہوا یہ کسکا کام ہے -

ایک شخص (نام کرنل لسٹر تھا) سُنا ہے جنرل بلونٹ ویپرس کے میدانون مین مسٹر ایلک میک فیل کی تلاش کر رہے تھے - جرمنی فوج کے کسی سپاہی کو معلوم ہوا کہ یہ شخص کوئی برطانوی جاسوس ہے - پہلے تو جرمنون نے دو چار سوال کیے اور پھر کسی سنگدل جرمن کی گولی نے انھین ہلاک ہی کر کے چھوڑا - سُنتے ہین انھون نے بھی بڑی دلیری سے جان دی مرتے مرتے ان کی تلوار نے بھی دو چار جرمنون کی جان لے ہی لی -

مہاراجہ - یہ کیسے معلوم ہوا کہ جرمنی کے سپاہیون نے انھین ہلاک کیا -

لسٹر - دم رحلت جنرل بلونٹ نے یہ قصہ بیان کر دیا تھا -

مہاراجہ - کیا تم سے کہا تھا -؟

لسٹر - نہین - جتنے شخص لاش کے آس پاس کھڑے تھے سبھون نے یہ الفاظ سُنے ہونگے -

مہاراجہ - تو جنرل بلونٹ قتل ہوگئے - افسوس! -

سولجرس اُداس اور چُپ کھڑے تھے - مہاراجہ صاحب کی آنکھین طیش سے خون آلود ہو رہی تھین - اپنے ریوالور کو دیکھ کر دانت پیستے تھے اور زخمی لاش خاک وخون مین لت پت کلیجہ فگار کیے دیتی تھی اُدھر مقتول جنرل بلونٹ کی بیوی کے

شوریدگیوں سے آتش حرارت مشتعل ہوتی جاتی تھی - اپنے خزانچی سے فرمایا -
"آج سے مقتول کی بیوہ کو ہمارے خزانہ سے پنشن ملا کرے گی جو اُسکی زندگانی مین ملا کرتی تھی - اور جب اُسکا بچہ جوان ہو کر کسی لایق ہو جائے گا ہمارے رسالے مین بھرتی کر لیا جائیگا"
رحیم اور رضا ترس مہاراجہ صاحب یہ حکم دیکر غصے کو ضبط کرتے ہوئے نشستگاہ مین آئے ابھی غصہ فرو نہین ہوا تھا کہ کمرے کا پردہ اُٹھا اور چوبدار نے آکر دست بستہ عرض کیا -
پیرومرشد! ایک نوجوان شخص حضور سے ملنا چاہتا ہے -
مہاراجہ - اُسے باعزت ہمارے سامنے پیش کرو -
چوبدار حکم سنتے ہی واپس ہوا اور کچھ دیر بعد ایک خوبصورت نوخیز لڑکا مہاراجہ کے روبرو حاضر کر دیا گیا -
ایک اجنبی سپاہی کو اسطرح طلب کر لینے کا سبب یہ تھا مہاراجہ صاحب نے خیال کیا تھا شاید مسٹر ایلک ہی نہون - لیکن جب وہ نوجوان پیش ہوا تو اُن کے اس خیال مین تبدیلی آگئی اور انھون نے اس نوجوان سے باہستگی ارشاد فرمایا -
"کیا تمھین میری ملاقات کے شایق تھے"
نوجوان - جی! حضور سے تخلیہ مین کچھ عرض کیا چاہتا ہون -
ابھی نوجوان سے پورا جملہ ادا بھی نہو سکا تھا کہ چوبدار اپنی جگہ پر چلا گیا ساتھ ہی ایک اور شخص جو مہاراجہ صاحب کی مصاحبت مین بیٹھا ہوا تھا اُٹھ کھڑا ہوا - اور پردہ اُٹھا کر باہر نکلگیا -
کمرہ خالی ہوگیا تھا - مہاراجہ صاحب نے نوجوان سے استفسار فرمایا -
"تمھارا نام کیا ہے - ؟ کس کے بیٹے ہو؟"
نوجوان - جناب عالی! مسٹر لٹن کا بیٹا رابرٹ برنارڈ پائے بوسی کے لیے حاضر ہوا ہے -
مہاراجہ - کس لیے آئے -
برنارڈ - غلام مسٹر ایلک کا کچھ پیام گوش گزار کیا چاہتا ہے -

مہاراجہ۔ (متحیر ہوکر) مسٹرلیک کا پیام۔

برنارڈ۔ پیر مرشد! وہ جرمنون کی قید مین ہین۔ جلد قتل کر دیے جائین گے۔

مہاراجہ۔ کیون۔؟

برنارڈ۔ مجھے تو صرف اسی قدر معلوم ہے کہ اُنھون نے جنرل فلنٹ (جرمن بٹالین کا افسر) کے بھتیجے کو قتل کیا۔ اسی علت مین وہ ماخوذ ہوگئے۔

مہاراجہ۔ (اغوطے مین جاکر) اور

برنارڈ۔ اور بھی کئی خون کیے ہونگے شاید اُنھین شوٹ کر دیے جانے کا حکم غالبًا اسی وجہ سے ہوا ہے۔

مہاراجہ۔ کیا تم بھی اُنکے ہمراہی مین تھے۔

برنارڈ۔ جی نہین۔ وہ تنہا جرمنون کے مظالم کا شکار رہینگے۔

مہاراجہ۔ اچھا۔ پیام کہو۔ کیا چاہتے ہین۔

برنارڈ۔ عالی جاہ! کچھ ہی گھنٹون کے مہمان ہین۔ عرض کیا ہی اگر خانہ زاد کی جانبری ملحوظ ہی تو دھاوا بولدیا جائے۔ ورنہ پیرس کے میدانون مین جرمن بٹالین صف آرا ہو چکی ہے۔ مگر جنرل فلنٹ کچھ دستون کو ساتھ لیے حضور کے قلعہ کے ۲۰ میل ادھر فروکش ہی۔

مہاراجہ۔ لیکن وہ خود ہی ہمارا قیدی ہے ہمنے اُسے کرنل بنایا۔ مگر وہ بے حیا نسٹرلسٹر کی دختر مس برلیس سے آنکھ لڑا بیٹھا۔ ہمارے داب کا کچھ خیال نہ کیا۔

برنارڈ۔ حضور کا فرمانا درست ہے تاہم وہ جان نثار تاج ہے اور ملک کا سچا بہی خواہ۔

مہاراجہ۔ ہان! یہ تو ہم بھی سمجھتے ہین وہ شیدائے تاج برطانیہ ہے ہندوستانی خون اُسکی رگون مین ہی۔ لیکن مسٹرلسٹر والی معاملہ نے اسکی ساری وفاداری پر خاک ڈالدی۔ کسی ایسے بدکار شخص کا ساتھ ہم کبھی نہین دیکھ سکتے جو اسطرح غیر ملک مین پرائی بہو بیٹیون پر نظر ڈالتا پھرے۔

برنارڈ۔ اعلیٰ حضرت نے جو کچھ بے اعتدالیان سماعت فرمائی ہین اون مین بہت کچھ غلط بیانی سے کام لیا گیا ہی۔ بیسیون باتون کا حاشیہ ایسا چڑھایا گیا ہی جنھین سنکر ایک شریف النفس انسان کا خون ضرور تاؤ کھا جائیگا۔

مہاراجہ - کیا تمھین کل حقیقت معلوم ہے - بیان تو کرو۔
برنارڈ - میری زبان ہی نہین کہ اُسکی بیگناہی کا ثبوت دے سکے بلکہ مسٹر لسٹر کی دختر مس برلیس کا بیان بھی اس قابل ہوگا کہ وہ اس بہتان باندھے ہوے گناہ سے سبکدوش کیا جائے - پیر مرشد وہ بہت ہی نیک لڑکی ہے کبھی جھوٹ نہ بولے گی - اور جب حضور کی قدر افزائی نے ایک ادنی غلام کو معمولی سپاہی سے کرنل بنا دیا تو اسکا لحاظ بھی ہونا چاہئے -
مہاراجہ - تم اس امر کا ذمہ لیتے ہو ایلک میک فیل قصور وار نہین ہے -
برنارڈ - بیشک اُسکی نیک طینتی کا ضرور ضامن ہوتا ہون - وہ بدنفس نہین ہے اور نہ اُس سے آجتک کبھی ایسے جرائم سرزد ہوئے - مگر یہ ضرور عرض کرونگا مس برلیس اور مسٹر ایلک مین سچی محبت ہے اور اسی محبت ہی کی وجہ سے بیچارے کو قید کی سختیان اُٹھانا پڑی ہین -
مہاراجہ - خیر دیکھا جائیگا -
برنارڈ - لیکن اسوقت تو اس وفادار کی جان . . . .
مہاراجہ - کوئی نہ کوئی انتظام کیا ہی جائیگا - کیا تم ہمارے ساتھ چل سکتے ہو -
برنارڈ - قصد تو یہی ہے کہ آپکے ہمراہ رہکر وہ مقام دکھادون جو اُس شیدائے وطن اور جان نثار تاج برطانیہ کی بدقسمتی کا آماجگاہ ہے -
مہاراجہ - خیر چلنے کا انتظام کرو - لیکن یہ نہ کہنا مجھے قربانگاہ مین زبردستی لیے جاتے ہین -
برنارڈ - حضور! یہ کیا فرماتے ہین مجھے ایسے مقامون مین خود جانے کا شوق ہے -
مہاراجہ نے اپنے سارجنٹ کو بُلاکر کہا - میرا ارادہ ہے اسی وقت ویبرس کے مورچون پر جاؤن اور جنرل فلنٹ کے کیمپ مین گھس کر کرنل ایلک کو قید سے نجات دلاؤن - سُنا ہے جنرل فلنٹ اپنے بھتیجے کے عوض مین اُسکی جان لینے پر مستعد ہے - تساہلی کرنا اپنے کرنل کے حق مین بہت بُرا ہوگا - اسواسطے جہانتک عجلت سے کام لیا جائیگا - مناسب ہوگا - آج ہی شب کو جنرل فلنٹ کے سر پر ہماری تلوار چمکتی ہوگی -
سارجنٹ - کتنے جان نثار ساتھ لے جانیکا قصد ہے -
مہاراجہ - ابھی صرف پچاس سوارون کو ساتھ لے چلنے کا ارادہ ہے - اور وہان

برطانوی جنرلون اور کرنلون سے کہدو اپنی فوج تیار رکھین بگل ہوتے ہی دھاوا بولدین۔

مہاراج کی اجازت پاتے ہی سارجنٹ اُٹھکر باہر گیا اور تھوڑی دیر مین پچاس مُسلح سپاہیون کا رسالہ مہاراج صاحب کی کمان مین آکر مستعد ہوگیا ہر وقت ایک نئے قسم کا جوش پیدا تھا۔ دلون مین ٹھنی ہوئی تھی آج جس طور سے ممکن ہو گا کرنل ایلک کو جرمنون کی قید سے چھڑا لین گے۔

مہاراجہ بیکانیر کے آتے ہی یہ چھوٹا سا جنگی رسالہ جنرل فلنٹ کے دستون پر گولہ باری کرتا ہوا روانہ ہوا۔

باب آٹھوان

"مرنے سے جان چراتے ہو"

گذشتہ شب کے واقعے کی یاد دلا کر ہم پھر اپنے کرام ناظرین کو وہین لیئے چلتے ہین جہان مسٹر ایلک مس برنیس کے خیال مین ایسے ڈوبے ہین کہ انھین معلوم ہی نہین اسوقت ہمارے سامنے کون کھڑا ہی اور کیا کر رہا ہی۔ کبھی پیری کی بڑھ بڑھ کر باتین بنانے کی یاد کرکے ہنس دیتے ہین اور کبھی مس برنیس کی یاد سینہ مین شگاف ڈال دیتی ہی اسوقت انھین اپنی جان جانے کا ہراس نہین۔ یار احباب سے بچھڑنے کی پروا نہین۔ دنیا سے یکدم رخصت ہوجانے کا بھی رنج نہین۔ رنج ہی تو یہ کسی طرح دم رحلت اپنی دلنواز معشوقہ مس برنیس کی زیبا صورت دیکھ سکین۔

مسٹر ایلک انھین باتون کے حوض مین غوطے کھا رہے ہین دفعتہً ان کے منتظر کانون مین یہ آواز آئی۔

مسٹر ایلک! مرنے سے جان چراتے ہو۔ اس سے قبل کے جملے مسٹر ایلک کی شان مین استعمال ہوئے تھے انکی انھین مطلق خبر نہین مگر اس جملے مین خدا جانے کیا جادو بھرا ہوا تھا آنکھ کھولدی۔ سر اُٹھا کر دیکھا جنرل فلنٹ سامنے کھڑا ہوا مسکرا رہا ہے اس جرمن بہادر کے بارعب چہرے نے مسٹر ایلک پر کچھ اثر نہین کیا۔ اسکی خشمناک اور تیز تیور اس محصور نوجوان کو متوحش نکر سکے بدستور اپنی خیال مین مستغرق رہا۔

رمس برسیں کی یاد نے بے چین کردیا۔ غمگین اور افسردہ چہرے پر سراسیمگی کے خطوط
پھچے ہوئے تھے۔ ہجوم غم نے اُس کے لبوں کو بند کردیا۔ بہادر جرمن اسکی بھیبھی
پریشانی کھڑے کھڑے ملاحظہ کرتا رہا۔ چند منٹ کی خاموشی کے بعد جنرل فلنٹ نے
ج ایلک کو اسی حالت مین چھوڑ دیا اور خود ادھر ادھر ٹہلنے لگا۔
ابھی کوئی بیچیس منٹ ہوے ہونگے کرنل ایلک نے ایک ایسی دلسوز آہ بھری
ھینچی کہ جنرل فلنٹ بھی گھبرا گیا۔ اور فوراً ہی اسطرف کا رخ کردیا جدھر یہ شیدائے تاج بیٹھا
ا ہوا آٹھ آٹھ آنسو رو رہا تھا۔
نٹ - رونے دھونے سے کیا ہوتا ہے۔ کیا معلوم نہین تو کس جرم مین گرفتار کیا
ا۔ تیری آہ و بکا بار سماعت ہو رہی ہے۔ تونے اُس محبوب ہستی کو برباد کردیا جو
ے جگر کا خوشنما پودھا تھا۔ جانتا نہین کسکا قاتل ہے۔
لک - (آستین سے آنسو پونچھکر) جانتا کیون نہین اور اس سے قبل بھی
نتا تھا مگر اپنے دل کو کیا کرون۔؟
منٹ - تم ایسے نابکار دل کے تابع کیون ہو جسکی وجہ سے ہر وقت جان چھٹرے
ن پھنسی رہے۔
لک - جانتا ہون دل نہین ہے آستین کا سانپ ہے لیکن اپنی دانست مین
ن فعل کا مرتکب ہوا ہون اسمین کوئی برائی نہین تھی۔
منٹ - معلوم ہوا ایسے ہی خیالات سڑی سودائیون کے ہوتے ہین۔
لک - آپ مجھے سڑی کیون سمجھتے ہین۔؟
نٹ - یہی کہ جرمن صفوف مین بیجوئی سے گھس آنا سنتریون پر ہاتھ صاف کرنا
لک - یہ پاگل پن ہے۔
نٹ - بیشک۔
ب - تو مجھے مجرم کی حیثیت سے گرفتار کیون کیا گیا۔ مین تو بالکل [illegible]
[illegible] تھا
[illegible] اعتبار کے قابل نہین تصور

ایلک ۔ یہ بھی ایک قسم کا بہتان ہے میری آنکھوں سے ہرگز خون نہین ٹپکتا اور نہ مین خونی سمجھا جا سکتا ہے

فلنٹ ۔ اہاہا ۔ تجھے خونی بننے مین عار ہے ۔ شاید یہ کہنا چاہتا ہے مین نے کچھ کیا ہی نہین ۔

ایلک ۔ کیونکر نہ کہون ایسے پر آشوب وقت مین جو کچھ کیا ہے اپنا فرض ادا کیا ہے ۔

فلنٹ ۔ خیر تو اپنے خیال مین بے گناہ ہے کیون نہ ثابت ہو مگر مین تجھے چھوڑ نہین سکتا ۔ تیری سزا موت ہے ۔ کل صبح تک تیری زندگی اور ہے اس کے بعد سنتری کی گولی اور تیرا سینہ ۔

ایلک ۔ ہر طرح سے آپکا حکم ماننے کو طیار ہون ۔ چاہے سنتری کی گولی جان لیلے چاہے پھانسی ہستی کو برباد کر دے ۔

فلنٹ ۔ شاید تیرے پاگل پن نے تجھے اسقدر بہادر بنا دیا ہے سر پر موت ناچ رہی ہے اور زبان کترنی کی طرح چلی جاتی ہے ۔

ایلک ۔ جو کچھ مناسب جانیں سمجھ لیں ۔

فلنٹ ۔ ایسے شخص کا زندہ رکھنا کسی حالت مین مناسب نہین جو دوسرون کے خون کا پیاسا ہو ۔

ایلک ۔ مگر مین یہ ضرور کہونگا میرا خیال حق بجانب ہے ۔

جنرل فلنٹ ایلک کی باتین کسی عمیق فکر سے سنتا رہا اسکے بعد وہ اپنی آرامگاہ مین چلا گیا ۔ کرنل ایلک اپنے آپ کو کچھ دیر کا مہمان سمجھ کر انواع و اقسام کے بدترین خیال مین الجھ گیا مس بریس کے غم مین تلخ آنسو بہہ رہے ہین ۔ چہرہ پامال اور خزان رسیدہ پھول کی طرح کمھلا گیا ہے سینہ بھٹی کیطرح سلگ رہا ہے ۔ نالہ تن سے شعلے اٹھ رہے ہین آہستہ آہستہ [illegible] سے [illegible] نکلنے لگے ۔

مجھے کسی بات کی پروا نہین [illegible]

سلوک کیا جاتا کہ اس غارتگر دین و ایمان کی پیاری تصویر ہی دکھا دیتا ۔

ادھر مسٹر ایلک کا یہ حال تھا اب اس غم کی پتلی مس بریس کا حال سنیے میری کی جانب سے دھڑکا لگا ہوا تھا ۔ اتنے مین خبر پہونچی کہ [illegible] کے قلعے کی سرحدون مین [illegible]

نے مہاراجہ صاحب کے کسی افسر کو قتل کر دیا ہے اور لاش مہاراجہ صاحب کے روبرو لائی گئی ہے
اس بدخبر سے مس بریس کا نازک کلیجہ بالنسون اچھلنے لگا۔ چھاتی پھٹنے لگی چشم اشکبار سے قطرات اشک کے طریرے بہ نکلے گرم گرم آہون کا دھوان گلابی لبون کو مرجھاتا ہوا صاف ہوا مین ملنے لگا۔ لاش کا قلعے مین آنا اور جرمنون کے غدار ہاتھون سے ہلاک کیا جانا غم نصیب مس بریس کے کلیجے کو اور بھی دہلائے دیتا تھا۔ وہ سمجھی ہو نہو آ لی گئی میری کے سر بیت گئی۔ سفاک جرمنون نے میری وفادار سہیلی کو قتل کر دیا ہے۔ یا مسیح نہ کرے مسٹر ایلک کی جان پر بن گئی۔ انھین کی لاش مہاراجہ صاحب کے کیمپ مین آئی ہے۔

مس بریس کی بے چینی بڑھتی ہی جاتی ہے اسوقت وہ اور بھی غم کی پتلی بن گئی۔ دماغی حالت خراب ہوگئی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی عنقریب ہی میرے کان کوئی دلسوز خبر سننے والے ہین۔ دل گھبرا اٹھا بیٹھے بیٹھے سر مین گرانی محسوس ہوئی طبیعت ام اکتا گئی تھی اٹھی اپنی ہمجولی سہیلی بلیڈیا کے پاس پہونچی۔ عمر کے لحاظ سے دونون ہمسن تھی اسلیئے دونون مین محبت و اخلاص کا مادہ بڑھا ہوا تھا جب مس بریس کا دل کوفت اٹھاتے اٹھاتے گھبرا اٹھتا وہ اس کے پاس آکر افسانہ دل بیان کر دیتی جس سے اسکے قلب متوحش کو کچھ تسکین ہوجاتی۔ بلیڈیا بھی اُسے سمجھا بجھا کر کچھ ایسی تشفی دیدیتی کہ وہ مطمئن ہوجاتی کچھ نہ کچھ غم کا فور ہی ہوجاتے۔ اسوقت بھی وہی پرانا دُکھڑا رو رہی تھی۔ بار بار اُسی لاش کا تذکرہ زبان پہ آجاتا تھا جسنے اس کے سینہ کو غربال کر رکھا تھا۔ اور جو کسی سفاک جرمن کی گولی کا نشانہ بن کر برن فورڈ کے قلعے مین پہونچائی گئی تھی۔

بلیڈیا ۔ سنو تو سہی۔ تمھین کیسے معلوم ہوا کہ انھین دونون مین کسی کی لاش ہے۔

بریس ۔ معلوم تو نہین ہوا۔ تاہم میرا قیافہ بول رہا ہے اُن دونون مین کسی کی لاش ضرور ہے۔ تم بھی جانتی ہو دونون خطرے مین ہین۔

بلیڈیا ۔ دل چھوٹا کرنے سے فائدہ۔ ابھی کسی معتبر شخص کی زبانی خبر منگاتی ہون میری دانست مین ہمارا خانساماں میکس اس کام کے لیے بہت ہی موزون ہے وہ برن فورڈ جائیگا اور خبر لے آئیگا۔

برنیس - مین اُس سے کچھ نہین کہہ سکتی - تم جانتی ہی ہو . . . . .

بلیڈیا - میڈم! کوئی فکر نہ کرو - مین اُسے بُلا کر اچھی طرح سمجھا دُونگی - کسی کو کانون کان خبر نہ ہوگی -

برنیس - کیا کہون - میری کو بھیجدینے سے اور بھی پریشانی ہوئی -

بلیڈیا - فضول گھبراتی ہو ابھی سُراغ لگا جاتا ہے -

برنیس - (بلیڈیا کے گلے مین بانہین ڈالکر) سچ کہتی ہون - اگر میری اور مسٹر ایلک دونون سلامت ملے تو تمھاری عمر بھر کی کنیز بن جاؤن گی -

بلیڈیا - سچ کہتی ہو -

برنیس - سچ کہتی ہون -

بلیڈیا - بہن! میرا تو دل گواہی دے رہا ہے دونون مین ایک کا بال بیکا نہوگا -

برنیس - مسیح تمھارا کنارا راست لائے -

بلیڈیا - لیکن مسٹر ایلک یہ کیا کیا جیل سے کیون نکل بھاگے اور پھر دو چار خون بھی کر ڈالے - کچھ سمجھ مین نہین آتا بھلا ہزہائینس مہاراجہ بیکانیر ایسے مشتبہ شخص کی مدد کیون کرنے لگے ہین؟

برنیس - مین بھی اسی اُلجھن مین پڑی ہوئی ہون میری آجاتی - کچھ حال کھلتا -

بلیڈیا - خیر مین میکس کو بلواتی ہون ذرا اُٹھ کر دوسرے کمرے مین چلی جاؤ -

برنیس - جہانتک ہو تاکید کر دینا جلدی واپس آجائین -

مس برنیس دوسرے کمرے مین کھسک کر ہو رہی اور آرام کرسی پر لیٹ کر خیالات کی اُدھیڑبن مین پھنس گئی -

بلیڈیا نے اپنی خواص جولین سے میکس کو بُلا بھیجا - اور اُس سے کہا -

بلیڈیا - بزن فورڈ کے قلعے مین جا کر اس بات کا پتہ لگاؤ وہ لاش کس کی ہے اور کسنے اسے مارا ہے -

میکس - اس سے غرض کیا ہے کوئی ہوگی -

بلیڈیا - نہین مجھے معلوم کرنا ہے وہ لاش کس بدنصیب کی ہے -

میکس - بے مطلب پانون توڑنے سے حاصل -

پلیڈیا - بس لگے محبت کرنے - مین کہتی ہون یقین جانا ہوگا فوراً سے پیشتر جاؤ اور جلد آکر خبر دو -

میکس - اچھا اچھا ابھی جاتا ہون -

میکس چلتا ہوا پلیڈیا نے مس پریس کو آواز دی اور کہا دیکھا کیسا اچھی آدمی ہے جب مین بگڑ دی تو جانے کو طیار ہوگیا -

پریس - بڑا احمق ہے -

پلیڈیا - بالکل اجڈ گنوار -

پریس - تاہم حکم تو مان لیتا ہے -

پلیڈیا - اسکے علاوہ جس کام مین جُٹ جاتا ہے ختم کر کے چھوڑتا ہے -

پریس - چلنے مین بھی آندھی ہوگا -

پلیڈیا - بس یہی ایک عیب ہے شراب بہت پیتا ہے - ہاتھ پاؤن مین رعشہ آگیا ہے زیادہ چل نہین سکتا -

پریس - میری سمجھ مین نہین آتا - لوگ زیادہ شراب کا استعمال کیون کرتے ہین سوائے نقصان کے فائدہ ہی کیا ہے -

کچھ دیر تک اسی قسم کی باتین ہوتی رہین - پلیڈیا اُٹھ کر الماری سے ہمارا بنایا ہوا ناول سیلاب خون اُٹھا لائی اور بصد شوق مطالعہ کرنے لگی - اور مس پریس پریشان و ملول آرام کرسی پر لیٹ کر اپنے ہمدم کی خیالی تصویر سے جی بہلانے لگی وہ بہت چاہتی تھی کہ یہ سودا مٹ جائے - حُب کا مؤثر عمل اور دل کا تسخیر کرنے والا جادو کام کر چکا ہے - اس بھولی صورت والی حسین کو کسی کل چین ہی نہین بیکلی بڑھتی ہی جاتی ہے - طرح طرح کے شکوک پیدا ہوتے ہین - اسکا دل تو مسٹر ایلک پر لوٹ ہے اسکے حسن نے اسکے اثر پذیر اور نازک دل کو مسحور کر لیا ہے کسی طرح اسکی خیالی تصویر آنکھون سے اوٹ نہین ہوتی -

میکس کو گئے ہوئے بہت دیر ہوئی - مس پریس کو ایک ایک منٹ گران گذر رہا تھا طبیعت اُکتا ئی - پھر پلیڈیا کے پاس آئی - پوچھا -

میکس نہ آیا اوہ

پلیڈیا - نہین - ابھی گئے ہوئے کتنی دیر ہوئی -
اس جواب سے مس بریس کی اور وحشت بڑھ گئی - وہ گھوڑا کا سوار تھا - ضرور کچھ دال مین کالا ہے - اپنے رقیب کے سوال کا جواب سنکر پھر کمرے مین آ کسی آرام کرسی پر بیٹھ رہی اور سوچنے لگی اب مجھے کیا کرنا چاہیئے -
اسوقت شام ہو چکی تھی فضائے آسمان پر تارے چھٹک چلے تھے - چاند کا کہین پتہ نہ تھا مس بریس دعا مانگ رہی تھی پاک مریم مس میری کی حفاظت کرنا - خداوند مسیح مسٹر ایلک پر کوئی گزند نہ پہونچ سکے -
کاش وہ وقت جلد آئے جب مین اپنے یارجانی کے شربت دیدار سے کلیجہ ٹھنڈا کرون -
مس بریس خیالات مین غلطان پیچان تھی سر اُٹھا کر دیکھا کوئی دس گیارہ برس کا ایک طفل دروازے پر ایستادہ ہے اُس سے پوچھا -
تو کیون یہان آیا -؟
طفل - مسٹر ایلک برن فورڈ کے گرجے مین کھڑے تمھارا انتظار کر رہے ہین ملنا ہو تو مل لو - اُنکا ارادہ ہے یہان سے سیدھے پیرس جائین پھر خدا جانے کب ملنا نصیب ہو -
آہ! یہ ایک ایسی خبر تھی جسنے مس بریس کے کا مرجھائے ہوئے دل کے کنول شگفتہ کر دیا یکبارگی اس حیات بخش جملے سے اُسکی روح خوش ہو گئی - قلب سے دماغ تک نے جذبات اُبھر آئے - کبھی سوچتی ہے مس پلیڈیا سے صلاح کرون خدا جانے وہ کیا پوچھین - زبان سے میری کیا نکلے - ایسا نہو میری باتون سے بھڑک جائین میرے کسی کلمے سے اُنکے نازک دل پر چوٹ لگے - اسوقت مین کیا کرونگی - اور مس پلیڈیا کیا جانے کیسی صلاح دین اُنسے ذکر ہی کیون کرون - تنہا کیون نہ جاؤن مکان کی پشت ہی پر تو ہین - کچھ دور تو ہین نہین -
مس بریس خود ہی سوال کرتی خود ہی جواب دیتی ہوئی اُٹھ کھڑی ہوئی - جسم پر اودے رنگ کا چست گون اُسکے حسن دلفریب کا رنگ اور بھی شوخ کر رہا تھا اگرچہ نہین قلیتہ نگاری اور تصنع سے کام نہین لیا گیا تھا -

طفل - مس بریس وہ دیکھو مسٹر ایلک تمھارا انتظار کر رہے ہین -

یہ الفاظ سنکر مس بریس نے تجسس کی نگاہ اُٹھائی مسٹر ایلک کا پتہ نہ تھا بجائے اُنکے دو شخص گرجے کے احاطے مین بیٹھے ہوئے اس خوبصورت لیڈی کا انتظار کر رہے تھے - مس بریس نے ٹھٹھک کر لڑکے سے پوچھا مسٹر ایلک کہان ہین -

اسپر ایک شخص نے احاطے سے نکلکر جواب دیا گرجے کی پشت پر چہل قدمی کر رہے ہین لڑکا مس بریس کو لیے ہوئے گرجے کی پشت پر لے گیا - وہان وہ تین شخص بیٹھے ہوئے کچھ سرگوشیان کر رہے تھے - مس بریس اور لڑکے کو دیکھ کر چپکے ہو رہے -

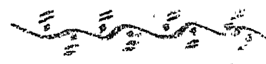
ایک نوجوان جو اپنے ساتھیون سے کسیقدر خوبصورت تھا آگے بڑھکر مس بریس سے مخاطب ہوا -

مسٹر ایلک ابھی ابھی یہین تھے تھوڑی دیر ہوئی اُٹھکر سامنے والے موضع مین کسی ضرورت سے گئے ہین - اُنکی تاکید ہے جسوقت مس بریس یہان آجائین تو انھین لیئے ہوئے میرے پاس آجانا -

مشتاق لیڈی کا دل فرقت کی آگ مین بھُن رہا تھا وہ سمجھ نہ سکی میرے ساتھ چال کھیلی جاتی ہے - اُسنے اجنبی کی طرف پسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور جواب دیا اچھا جلد لے چلیے -

اجنبی - (انگلی سے بتا کر) آپ اس گاڑی پر سوار ہولین ہم لوگ ابھی مسٹر ایلک کے پاس پہونچا دین گے -

سادہ مزاج لیڈی اس نوجوان کی باتون مین آگئی - نشیب و فراز کچھ نہ سوچی گاڑی پر سوار ہوگئی اور وہ لڑکا جو اُسے اپنے ساتھ لے آیا تھا کوچ بکس پر ایک طرف بیٹھا - راس ہاتھ مین لے لی - اور دنیا سے مارلی کی سنسان وادیون کی خاک چھانتا ہوا [illegible] کی سرحد [illegible] ہو لیا -



باب نوان ۹

قیدی کی رہائی

اُسی شب کو جبکہ مس برنیس مسٹر ایلک کے فراق مین گاڑی پر سوار ہو کر کہین سے کہین پہونچ گئی تھی۔ مہاراجہ صاحب بیکانیر بھی پچیس باڈی گارڈ کے سوارون اور جھبیون رابرٹ برنارڈ کو ہمراہی مین لیکر برن فورڈ کے قلعے سے نکلے اور ویپرس کے خط حرب کی طرف گھوڑون کا رُخ کر دیا۔

اصل مین مہاراجہ صاحب نے پچاس سوارون کو منتخب کر کے ساتھ لے چلنے کا ارادہ کیا تھا۔ مگر کچھ سوچکر پچیس مسلح جوانون کو ویپرس کی گھاٹیون مین ادھر ادھر چھپ رہنے کا حکم دیا۔ اور باقی سوارون کی جماعت مین خود جنرل فلنٹ کے خیمے کی طرف قدم اُٹھا دیے۔

اب ہم اپنے ناظرین کو لیے ہوے مسٹر ایلک کی تلاش مین چلتے ہین۔ ہمین دیکھنا ہے کہ اس ناول کے ہیرو مسٹر ایلک جنرل فلنٹ کی قید مین ہین اور جو صبح ہوتے ہی جلاد کے حوالے کر دیے جائین گے کسطرح بچ سکتے ہین۔ لیکن ابھی سے اُنکے بچنے نہ بچنے کا یقین کرنا گویا ہوا پر قلعہ باندھنا ہے۔ کیونکہ جرمن بٹالین ویپرس کے اطراف مین خط جنگ قائم کر چکی ہے انکا ارادہ یکدم پیرس پر حملہ کرنے کا ہے۔ رات کا وقت ڈویزنل ہیڈکوارٹرون مین سنتری پہرا دے رہے ہین کسی رجمنٹ مین کرنل گشت لگا رہا ہے کسی مورچے پر سارجنٹ دیکھ بھال کر رہا ہے۔ ہو انک کہ جرمن خط جنگ مین جا نا محال ہو رہا ہے۔

مسٹر ایلک قیدخانے مین بیٹھا ہوا زیست سے تنگ رات کی گھڑیان شمار کر رہا تھا کہ کب صبح ہو اور کب روح علایق دنیوی سے آزاد ہو کر اس جانگسل غم سے نجات پائے۔ ان روح فرسا خیالات مین مسٹر ایلک کچھ ایسا از خود رفتہ ہو گیا تھا کہ اسے کچھ خبر نہین کیا ہو رہا ہے۔ اسوقت اسکی آنکھون مین جلادی شکلین ناچ رہی ہین وہ اپنے [illegible]

[illegible]

[illegible]

میری کا دھیان بھی عالم خیال سے نکل گیا - اب تو فرشتہ اجل کی خوفناک صورت ہے
اور اسکا بزدلانہ خیال -

مرنے پر کمر باندھے ہمارا دلاور ایلک میک اسطرف کان لگائے بیٹھا ہوا ہے
جدھر سے باجے کی آواز سنائی دیتی ہے اور یہ بیچارہ تڑپ تڑپ کر رہ جاتا ہے - باجے
کی صدا کے ساتھ ہی اسے بازاری شور یقین دلا رہا ہے کہ آج کسی کی شادی کی دھوم دھام
ہے - کیونکہ یہ آواز جنگی باجوں کی آواز نہ تھی -

مسٹر ایلک خموشی کے عالم مین بیٹھا ہوا اس باجے سے کچھ ایسا متاثر ہوا کہ بیساختہ
منھ سے آہ نکل گئی - اور زبان سے یہ جملے سنائی دیے - آہ بدنصیب ایلس! تجھے خبر بھی
اس تیرے جانباز عاشق پر اسوقت کیا گذر رہی ہے - رات بھر کا مہمان ہے صبح
ہوتے دنیا سے رحلت کر جائیگا -

اسوقت جب باجے کی سُریلی آواز نے مسٹر ایلک کو تڑپا دیا یکایک بند ہو گیا -
وہ شور جو کیمپ سے باہر ہو رہا تھا جاتا رہا -

مسٹر ایلک ٹوٹی پھوٹی آرام کرسی پر لیٹ رہا - نیند تو کئی روز سے نہ آئی تھی آنکھیں
بند کر لین - اور کچھ غنودگی کا عالم چھا گیا -

اتنے مین کچھ اسطرح کی آہٹ محسوس ہوئی گویا بہت سے لوگ باورچیخانے کی بغل
والی سیڑھی پر آہستہ آہستہ چڑھ رہے ہین - مسٹر ایلک تو یہ سمجھ کر کہ باورچی خانے کے
بیرہ خانساماں ہونگے - پھر سو رہے - مگر اسی وقت پاؤن کے زور زور سے دھمدھمانے
اور جوتوں کی چرمراہٹ کے ساتھ ہی لینا! - لینا!! - پکڑنا - دشمن - دشمن گھس آئے
کی صداؤں نے اس قیدی کے خون مین جوش بھر دیا وہ تاؤ کھا کر اٹھ بیٹھا اور سوچنے
لگا یہ کیا معاملہ ہے - ابھی اسکے پریشان خیال مجتمع ہونے پائے تھے اتنے مین ایک
لاغر اندام شخص آہستہ آہستہ قدم رکھتا ہوا اسکی طرف بڑھتا دکھائی دیا -

ایلک میک نے اسے دیکھ کر اپنے دل مین کہا -

دیکیا گجر بج گیا - صبح ہو گئی - کیا جلاد مجھے لینے آرہا ہے - اُسنے فرط بیقراری مین
آسمان کی سطح پر نظر ڈالی بدستور تاریکی چھائی ہوئی تھی - معلوم ہوا ابھی رات باقی ہے
مگر یہ [illegible] کون ہے

ابھی کم سے کم پہر بھر رات باقی ہوگی- کیا رات ہی کو مجھے سوٹ کر دینے کا حکم نازل ہو گیا- ایلک میک اس فکر مین الجھا ہوا بیٹھا تھا- وہ جوان کٹھہرے کے دروازے تک پہونچ گیا اور چھوٹے سے ولائتی اوزار نکالکر آہنی تارون کو کاٹنے لگا- بات کی بات مین اُس پھرتیلے شخص نے دو تین آہنی چھڑین کاٹ دین اب کسی قسم کی رکاوٹ باقی نہین رہی- وہ دوڑتا ہوا ایلک میک کے پاس آیا اور کہنے لگا-

جوان - مسٹر ایلک جلدی سے اٹھو! میرے ساتھ نکل چلو- ٹھہرنے کا موقع نہین ہے

ایلک - تم کون ہو-؟

جوان - تمھارے سوالون کا جواب ابھی نہین دیا جا سکتا بس بھاگ چلو-

ایلک - لیکن اسطرح بھاگنے سے تو مین جرمنون کی قید مین پھنسا رہنا اچھا سمجھتا ہون - یہ بزدلانہ حرکت مجھے پسند نہین-

جوان - مین بھاگنے کو نہین کہتا - مین چاہتا ہون یہان سے نکلکر جنرل فلنہا کو اپنی بہادری مزہ چکھاتے چلین - وہ بھی کیا جانین گے کہ ہندوستانی بیشہ جرات وشجاعت کے شیر ہوتے ہین - قیدی بنکر بھی اپنی دلیری کا جوہر دکھاتے رہتے ہین -

ایلک - لیکن مین خالی ہاتھ ہون - کوئی پستول تک پاس نہین -

جوان - کوئی ہرج نہین - میرے ساتھ چلو - مہاراجہ بیکانیر کے پاس سب کچھ موجود ہی ہے لے لین گے -

مہاراجہ صاحب کا نام سنتے ہی مسٹر ایلک میک فیل کا کلیجہ اُچھلنے لگا اُسنے سمجھا مہاراجہ صاحب اگر یہان آئے ہین تو بیشک خون کی ندی بہ نکلیگی - خوب شد- مہاراجہ صاحب کا یہان آنا غنیمت ہوا - مین اُنکے رو برو ان کمبخت جرمنون کی بوٹی بوٹی کرونگا سنگین کے ہاتھ چلاؤنگا اور ثابت کرونگا کہ مہاراجہ صاحب کے نمک خوار تاج برطانیہ کے کسقدر وفادار ہین - تعجب نہین مہاراجہ اس دلیری سے خوش ہو کر میری پچھلی خطا نظر انداز کر دین - اب ٹھہرنے کا موقع نہین - اس جوان کے ساتھ نکل چلنے ہی مین بہتری ہے -

ایلک - اچھا تو چلیے ایسا نہو کوئی آفت اُٹھ کھڑی ہو اور بنا بنایا کھیل خراب ہوجائے -

وان - ہمارے مہاراجہ صاحب کو اسکی کوئی پروا نہین - وہ تو خاص کر تمھین قید سے
بلت دلانے آئے ہین - بڑے بڑے منیجر سارجنٹون کی آنکھون مین خاک جھونک کر
ناتک پہونچ گئے ہین -
یلک - آہ! مین کیسا بدقسمت ہون مجھ ناشدنی نے اپنے راجہ کو تکلیف دیکر
طرے مین ڈالدیا -
وان - مہاراجہ بیکانیر اور خطرے مین ہے - ایسے الفاظ کیون نکالتے ہو - میرے
ل پر چوٹ لگتی ہے -
ایلک جوان کے ساتھ قید سے نکل کھڑا ہوا - اور چند منٹ مین اپنے اُس گروہ مین شامل
وگیا جو جرنل فلنٹ کے کیمپ مین گھسکر تیغزنی کے ہاتھ دکھا رہا تھا -
مہاراجہ کے جانباز سپاہی اور رسالہ کے سوار جرمنون کے اس چھوٹے سے کیمپ کا
وشہ گوشہ دیکھ چکے تھے - آتے ہی سب کے سب جرمنون پر ٹوٹ پڑے - کوئی کسی چھولداری
ین گھس کر گاجر مولی کی طرح کاٹ چھانٹ کر رہا ہے - کسی کی چھولداری پر سنگین چڑھائے
ئی بہادر ایستادہ ہے - کیمپ مین کھلبلی مچی ہوئی ہے - مگر ہمارے کرنل سر گنگا سنگھ
لی ریاست بیکانیر شمشیر بکف اُسطرف چہل قدمی کر رہے ہین جسطرف انکو جرنل
نٹ کی آرامگاہ کا سراغ جاسوسون سے ملچکا ہے جرنل فلنٹ ہوشیار تھا آہٹ
تے ہی خیمہ کی پچھلی کھڑکی سے دُم دبا کر بھاگ جانے کا ارادہ کیا ہنوز اسنے چق کا
ردہ اُٹھایا ہی تھا کہ اس بہادر بیکانیر کی تلوار اسکے کلائی پر پڑی - کلائی کٹ کر الگ
پڑی - مگر جان سلامت رہی کیونکہ اسکا تمام جسم کھڑکی سے باہر نکل چکا تھا صرف
ہ سے اُسنے چق کا سہارا لیا تھا اُسی وقت اُسکا بیٹا لیفٹن پستول چڑھائے نکلا اور
اہتا ہی تھا کہ کسی برطانوی افسر کو گولی کا نشانہ بنائے اتنے مین جرنل ایلک نے سامنے
سے اُسکے سنگین کا ہاتھ چلایا - سنگین پشت کو توڑ کر نکل گئی - اور وہ اڑ اڑا دھم زمین پر آرہا -
جرنل ایلک کو اسوقت اپنی جانبازی و دلیری دکھانے کا کوئی اچھا موقع نہ ملا -
ونکہ مہاراجہ بیکانیر خود شیر غران کی طرح شکار کی تاک مین ادھر اودھر گشت لگا رہے
تھے اور دشمنون کو شمشیر اجل کا لقمہ بنا رہے تھے - وہ بھلا کب اسطرف خیال کر سکتے
تھے - البتہ انکے کسی ہمراہی سپاہی نے کان مین خبر ڈال دی کہ کمزوروں کا تعون نے بھی

۲۴ جرمنون کا خون پانی کی طرح بہادیا۔ اس کے جواب مین مہاراجہ کے منہ سے
صرف اتنا نکلا۔ فیر اُسنے جو کچھ کیا اپنے حق مین بہتر کیا۔ یہ ایک ایسی لگتی بات تھی جسے
سُنکر جانباز سپاہیون کے خون مین گرمی آگئی۔ سب جوش مین بھر گئے اور خیمون
کی چھولداریون مین گھس گھس کر دشمنون کی تلاش کرنے لگے۔ کہ کوئی جرمن افسر۔
سارجنٹ یا سولجر ایسا تو نہین تاک مین کھڑا ہوا ہمارے سینہ کو آماجگاہ بنانا
چاہتا ہو۔ جب اونپر روشن ہوگیا اور غنیم لوپل آنکھل سب ڈیرے خالی ہین۔ ایک
بھی دشمن نہین۔ چھوٹا سا رسالہ خوشی خوشی جنرل ایلاک کو لیے ہوئے اس کیمپ
کی کھائی سے باہر نکلا اور کچھ دور پر الکٹرک لنٹرن کی روشنی مین اُس سڑک پر ہو لیا
جو بخط مستقیم سلطانی قلعہ کو نکل گئی ہے۔

جنرل فلنٹ مجروح ہوکر سیدھا اپنے رجمنٹ کی طرف بھاگا جو یہان سے
کچھ فاصلے پر خندقون مین پڑی ہوئی تھی۔ جنرل فلنٹ کی بدحواسی نے بڑے
بڑے سارجنٹون اور کرنلون کو کچھ مشکوک کردیا۔ وہ سوچے آج ضرور کوئی نئی
واردات ہوئی ہے۔ معلوم ہوا مہاراج بیکانیر کی خونفشانی نے بہت گڑبڑی ہوئی
اگر فرار پر قناعت نہ کی جاتی تو لامحالہ اونکی تیغ دودم کا شکار ہوجانا پڑتا۔

اسی وقت سوار اور پیدل کے رسالے دوڑائے گئے کہ اونکا تعاقب کرین۔
چونکہ رات کا وقت۔ گرہ آسمان ابر آلود۔ ظلمت کی کملی پڑی ہوئی۔ دوسرے
پہاڑی راستہ۔ نشیب و فراز زمین ناہموار سطح۔ اور اسپر برطانوی و فرانسیسی
ہوائی جہازون سے بم باری کا خوف۔ یہ سب باتین دلیران جرمن کے وقفہ شکست
کیے دیتی تھین۔ پیدل اور سوارون کے قدم آگے نہ پڑتے تھے۔ وہ برطانوی
و فرانسیسی خطوط جنگ سے کچھ فاصلے پر منڈلاتے رہے۔ ان مین بہت سے
ایسے بھی تھے کہ بخوف جان کٹائی کاٹ کر کیمپ پر واپس آگئے اور بقیہ وہین ٹھوکر
آرام سے بیٹھ رہے۔ اور کچھ سولجرس نے باہم یہ طے کرلیا۔ کل صبح دھاوا بولکر
برطانوی و فرانسیسی خطوط جنگ شکست دیکے پیرس پر حملہ کرینگے۔

القصہ صبح ہوتے ہی ارجوان فلانا ایک رسالہ آگے بڑھا اور پیرس کے طرف
رخ کیا ہوا اس مستعدی سے چلنے لگا گویا برطانوی و فرانسیسی افواج کو ہزیمت دیدینا

بائین ہاتھ کا کھیل سمجھتی ہے۔
اُودھر ایک انگریزی اسٹاف افسر کو جرمنون کی اس حرکت کا پتہ لگ گیا اوسنے اپنے ماتحت سپاہیون کو حکم دیا۔
"خبردار بغیر حکم گولی نہ چلانا اور نہ دشمنون کی گولہ باری کا جواب دینا تم لوگ اپنی اپنی خندقون مین منھ ڈالے پڑے رہو۔
جرمن رسالہ سیلاب کی طرح اپنی روش بڑھتا ہی جاتا تھا اُسے کیا معلوم کہ انگریزی اور فرانسیسی دستے جواب مین کیا کچھ کرینگے۔ وہ جب ایک گولی کے ٹپے پر پہونچا اور انگریزی و فرانسیسی اسٹاف افسرون نے تاڑ لیا کہ دشمن نشانے پر آگیا ہے۔ اپنی کلدار توپون کا رخ انکی طرف کر دیا۔ اب کیا تھا جس طرح ایک کاٹنے والی مشین گیہون کے کھیت مین چلتی ہوئی تماشہ دکھاتی ہے جسطرح درانتی سے گیہون کٹ کٹ کر گرتے ہوئے نظر آتے ہین بس یہی حال یہان پر تھا۔ سیکڑون سیکڑون پر گر رہے تھے۔ لیکن اسپر بھی انھون نے پیشقدمی جاری رکھی۔ جب سامنے کی صفین صاف ہوگیئن تو دوسری صفین انکی قائم مقامی کیلیے باوجود یقینی موت کے آپہونچین۔
اُف کس قیامت کا منظر تھا۔ گھنٹہ بھر تک طرفین کے موچون سے آتشباری ہوتی رہی ہزارون کی تعداد مین آدمی کام آچکے ہین مگر دونون جانب سے توپخانہ اپنی سرگرمی دکھا رہے ہین شل کے گولے چارون طرف گر گر کر پھٹ رہے تھے اور معلوم ہوتا تھا جہنم کے دروازے کھولدیئے گئے ہین۔ گولون کے گرنے سے زمین مین غار پڑ جاتے تھے۔ معلوم ہوتا تھا اس عالمگیر آتشباری سے بچکر کوئی جا نہ سکیگا۔ ہر طرف سے زخمیون کے آہ و زاری کی صدائین بلند ہو رہی تھین۔
اتنے مین یکایک آتشباری موقوف ہوگئی اور دونون طرف خاموشی نظر آئی۔ جس کے چند منٹ بعد ایک حکم سنائی دیا۔ دشمن مغلوب ہے تعاقب کرکے سنگینون پر رکھ لو۔
اس نادری حکم سے مہاراجہ بیکانیر [illegible] جوش بڑھ گیا سب سے پہلے اونکے رسالے [illegible] پیشقدمی کی ایک [illegible] مین صفوف پر ٹوٹ

رٹے جو گولہ باری سے سلسلہ پریشان ہو چلی تھیں - بھاگتے راستہ دکھائی نہ دیتا
تھا - آنکھوں کے تلے اندھیری چھائی ہوئی تھی - دماغ میں گرانی اور نگاہ کے سامنے
ہر طرف خون ہی خون نظر آتا تھا -

بہادر ہندوستانی اُچک اُچک کر ایک ایک کے دو دو اور دو دو کے چار چار
کر رہے تھے جرمن بہادر بھی سختیاں اُٹھا اُٹھا کر اونکا جواب دے رہے تھے -
لیکن حملہ روکنے اور مارنے میں بہت فرق ہے دو ہی گھنٹوں کے اندر ایک ہزار
جرمنی کے دو ہزار تلنگے - زخمی گھوڑے جدا تلملاتے پھرتے ہیں - پیہم سنگینوں کے
وار ہو رہے تھے اور کٹے ہوے سروں کا انبار لگتا جاتا تھا - اور چاروں طرف
خون کا نالہ چھڑکاؤ کرتا جاتا تھا -

کچھ عرصہ بعد میدان صاف ہو گیا - دشمنوں کا ایک متنفس نظر نہ آتا تھا - ان
میں کچھ تو تیغ اجل کے گھاٹ اُترے اور کچھ جان لیکر بھاگ نکلے -

اس فتح کے بعد مہاراج بیکانیر نے سلطانی قلعے میں پہونچکر ایک دربار کیا اوس
دربار میں مہاراجہ صاحب نے اپنے سورما بہادروں کی جرات و دلیری کی تعریف کی اور
انھیں خلعت و انعام دیکر نہال کر دیا -

باب دسواں

مس برلیس کی تلاش

جنرل ایلک میک نیل مرن فورڈ کے قلعے میں پہنچتے ہی ایبرہ کی طرف چلدیے
مس میری بھی مردانہ پوشاک زیب جسم کیے ہمراہ رکاب تھی - اُسنے سوچا کام تو
ہو ہی گیا اب کوٹ پتلون پہننے کی ضرورت نہیں - زنانے لباس میں چلنا چاہیے
پھر خیال کیا - پہلے مس برلیس کو اپنی مردانگی کا حلیہ دکھلا دوں اور ساتھ مس ایلس
اور مسٹر لٹن سے بھی مل لوں تب مردانہ لباس اُتاروں -

یہ دونوں اپنی اپنی دھن میں مست ایبرہ کے سیدھے میدانوں کو طے کرتے ہوے
موضع مری کے گرجے میں جا کر ٹھہرے جو مسٹر لٹن کی زمینداری میں تھا اور ابھی

کرنل ایلک اور مس میری سے بریس کے باب مین نوک جھونک ہو رہی تھی۔
اتنے مین گرجے کے اندر سے دو آدمیون کی آواز سنائی دی جو باہم کچھ گفتگو کر رہے
تھے۔ ان کے کلامون مین خدا جانے کہان کی دلچسپی بھری ہوئی تھی کہ کرنل ایلک
میک فیل جو مس بریس کی الفت مین خودرفتہ ہو رہا تھا اپنے ارادے
سے رک رہا۔ سوچا شاید انکی باتون سے مس بریس کا پتہ لگے۔

ایک۔ بھائی جب سے ہمارے زمیندار کی مس بابا غائب ہوئی ہے وہ بہت
ہی ملول رہتے ہین اور نیز کیا تمام موضع سراسیمگی و پریشانی مین مبتلا ہے۔

دوسرا۔ سنو ولسن! میری سمجھ مین کسی مکار رفیق باز کی یہ حرکت ہے اوسی کے
پھندے مین مس بابا پھنسا غائب ہوئی ہے۔

ولسن۔ [illegible] پر بھی افتاد چھٹ پڑی۔ اس عالم پیری مین
وہ کہین کے نرہے۔

دوسرا۔ مگر لڑکی بھی کیسی بھولی صورت تھی۔

ولسن۔ ہان سلیقہ شعار اور بھولی بھالی ضرور تھی۔

دوسرا۔ میرے خیال مین یہ کام اوسی بدنیت ارچرڈ [illegible] کا ہے جو بڑے
پیچ [illegible] ایک [illegible] پر فطرت شخص ہے۔ اسکی زشت [illegible] سے بڑے بڑے
عمائدین کا دم ناک مین ہے۔

ولسن۔ [illegible] تمہارا خیال غلط ہو۔

دوسرا۔ اصل مین مس بریس سے جب سے اسکے ساتھ شادی کرنے سے انکار
کیا تب سے برابر وہ اسکی تاک مین لگا رہتا تھا۔ لیکن مسٹر [illegible] اوسکی جانب سے
بے فکر ہین۔ شاید اوسکی زشتی [illegible] سے بے خبر ہون۔ اگر کوئی شخص اس بات
[illegible] ارچرڈ [illegible] کا ہے آپ اسکی تلاش مین [illegible] رہین تو وہ یقین
نہ مانین گے بلکہ صاف جواب دینگے یہ کام اوسکا نہین ہے۔

ولسن۔ ہم بیشک یقینی بات ہے چونکہ ارچرڈ [illegible] شخص [illegible] اس سے بڑھکر
[illegible] گمان نہین کر سکتا۔

[illegible] آخر [illegible]

مگر آرتھر ویج سے آجتک کسی بھلوے نے نہین پوچھا - کہ بھائی صاحب آپنے بھی
مس بریس کی بابت کچھ سُنا - پولس والون کی بھی اُسکے نام سے نانی مرتی ہی لیکن پادری
صاحب کے کہنے سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ بدمعاشی آرتھر ویج کی ہی -

ولسن - خیر - اگر پورا پورا پتہ لگ گیا تو آرتھر ویج سے بھی وہی برتاؤ کیا جائیگا
جو گذشتہ مہینے مین بل برکنسی کے ساتھ کیا گیا تھا -

جم بیٹن - مگر ہمارا تو دل گواہی دیتا ہی اگر خفیہ خفیہ آرتھر ویج کی جانچ کی جائے
تو یقینی مس بریس کا سُراغ مل جائے -

ولسن - مسٹر لسٹر نے چند لوگون کو مس بابا کی تلاش مین گرد و نواح کے
علاقون مین بھیجدیا ہے کچھ نہ کچھ خبر معلوم ہی ہوگی -

ان لوگون کی بلا لگاوٹ کی باتین کرنل ایلک میک کے دل پر بجلی کا اثر کر رہی
تھین - اُسکی آنکھین سُرخ ہوگیئن - غضبناک تیور بتا رہے تھے گویا آرتھر ویج کی
موت سر پر ناچ رہی ہے - اگر مل گیا تو اسی دم خاتمہ کردینگے - اور اپنی دلربا
مس بریس کا پتہ لگائینگے - لیکن مس میری نے جو مردانہ لباس مین رنجیٹ
ہنرورز کا روپ بھرے تھی اشارے سے روک دیا - ابھی ٹھہرو جلدی نہ کرو
معلوم ہوجانے دو اصل بات کیا ہی - پھر دیکھ لینگے - کرنل ایلک اپنے بہادر
ہمراہی کے ایما سے خاموش ہو رہے ولسن اور جم بیٹن کی گفتگو ہمہ تن گوش ہوکر
سماعت فرمانے لگے - باتون سے اتنا ضرور تحقیق ہوگیا کہ بدنفس آرتھر ویج
کی مکاریون نے دردمند بریس کو والدین سے جدا کردیا - اب اس بات کی
تلاش باقی رہی کہ آرتھر ویج یا اُسکے ہمخیال ساتھیون نے اُس گل اندام کو
بوے گل کی طرح اوڑا کر کہان رکھا -

کرنل ایلک نے پہلے تو یہ سوچا کہ مسٹر لسٹر سے ملاقات کرون اور کہون - مین
اس قیمتی گوہر کی جستجو مین جانا چاہتا ہون - اگر اُس بندہ خدا نے شگفتہ دلی سے
اجازت دیدی تو فبہا ورنہ مین رُکنے والا نہین اپنی دلربا کی تلاش مین سرتوڑ
کوشش کرونگا اور جسطرح ہوگا آرتھر ویج کے پنجہ سے اس قیمتی
جواہر کو نکال ہی لونگا - لیکن یہ خیال چند منٹ تک قائم رہ سکا بالآخر یہ بات

طے پاگئی کہ رابرٹ ہنروز کو ہمراہ لے کر قرب وجوار کے مضافات میں تلاش کریں
اور نیز دریائے نیل کی وادیوں اور پہاڑی ریگستانوں اور گھاٹیوں کی خاک
چھانکر مس گوہر آبدار کو نکال لائیں کیونکہ ایسے خطرناک مقاموں میں روز ہی
واردات ہوا کرتی ہیں اور کسی کو پتہ نہیں لگتا۔

جب یہ رائے پختہ ہوگئی تو اس بہادر نے رابرٹ ہنروز سے جو در اصل
مس برلیس کی سہیلی تھی کہا۔

میڈم! تم نے میرے واسطے سخت اذیتیں برداشت کی ہیں۔ مناسب ہے تم
اپنے مکان جاکر آرام کرو۔ اور مجھے نقش مدعا کی جستجو میں جانے دو۔ میں ابھی دریا
مس برلیس کو کوہستانی سلسلوں اور دریا کی وادیوں میں تلاش کرونگا۔

رابرٹ ہنروز نے جواب دیا نہیں صاحب۔ آپ تنہا جانے کی ہمت کریں
ایک دو بھلے ہوتے ہیں۔ علاوہ اس کے میں مس برلیس کو زبان دے چکی ہوں کہ عنقریب
تمہارے دلبر کو تم سے ملا دونگی چونکہ ہنوز یہ کام انجام نہ ہو سکا اس لئے میرا ساتھ
چھوڑ دینا کسی طرح مناسب نہیں۔ میں نے عہد کر لیا ہے جب تک مس برلیس
آپ کو خوشی خوشی نہ دیکھ سکے گی مکان واپس نہ جاؤنگا۔

ایلاک۔ تم اپنی حالت پر غور کرو۔ میرے ساتھ تمہارا رہنا بھی نازک معاملہ ہے
علاوہ بریں راستے کی سختیاں تم ایسی نازک بدن سے کب برداشت ہو سکیں گی۔

رابرٹ ہنروز۔ تمہارا تنہا جانا بھی پسند نہیں خدا جانے کیا افتاد پڑے
کیا نہ پڑے۔

ایلاک۔ لیکن یہ تو معلوم ہی نہیں میرا عزم کس طرف ہوگا۔

رابرٹ ہنروز۔ کوئی پرواہ نہیں آپ میری جانب سے بے فکر رہیں۔

ایلاک۔ کیا تم ضرور ہی میرے ساتھ چلو گی۔ اور میرے مصیبتوں میں شریک
ہو کر خود انواع اقسام کی سختیاں اٹھانے کے متحمل ہوگی۔

رابرٹ ہنروز۔ ہاں۔ نہیں۔ مصیبت کے وقت آپکی مدد کرونگا۔ اور
جس طرح ہوگا مس برلیس کو دشمن کے شکنجے سے نکال لاؤنگا۔

ایلاک۔ خیر چلو۔ تم خود ہی چھپکر مصیبت میں پڑتی ہو۔ یہ بتاؤ اس وقت

کس طرف کا عزم ہے۔

رابرٹ ہنروز۔ میری رائے مین جوزف پادری سے اس مقدمہ مین صلاح ضرور کر لینی چاہیئے۔ اغلباً انسے کچھ نہ کچھ پتہ مل جائیگا۔ یہی معلوم ہو جائے کہ آیا وہ بدمعاش مس بریس کو لیکر کدھر غیبت ہو گیا

ایلک۔ کہتے تو ٹھیک ہو۔

یہ کہکر کرنل ایلک رابرٹ ہنروز کو وہین چھوڑ کر خود پادری سے ملنے گئے۔ جو اپنے چھوٹے سے بنگلے مین بیٹھا ہوا کچھ کام کر رہا تھا۔ پادری جوزف کرنل ایلک کو دیکھ کر اُٹھ کھڑا ہوا اور نہایت عظمت و محبت سے سلام کیا اور کہا۔ آیئے آیئے۔ کہیے کیا خواہش ہے۔ آپ قابل فخر انسان ہین۔ آپ کے متعلق اخبارات مین چرچے رہے ہین۔ اس لیے مین آپ سے اچھی طرح واقف ہون۔

پادری کی باتون نے کرنل ایلک کے دل کو مسرتون سے لبریز کر دیا اونے باتون کے پہلو بدلکر مس بریس کی بابت گفتگو چھیڑ دی۔ پادری جوزف کے کلامون سے اُسے معلوم ہوا کہ اُس گاڑی کا رُخ جسپر مس بریس سوار تھی دریاے مارلی کے اُس وادی کی طرف تھا جسکا آخری حصہ دیپرس کے سبز و شاداب میدانون سے ہوتا ہوا ایک عام راستے سے ملگیا ہے۔ لیکن وادی کے دائین بائین جو کوہستانی سلسلہ چلا گیا ہے وہ کچھ ایسا مخدوش اور پُرخطر مقام ہے جہان بجز قزاق لیٹرون کے دوسرون کا گذر نہین ہو سکتا۔ اچھے اچھون کی ہمت ٹوٹ جاتی ہے۔

الغرض کچھ ہی کیون نہو کرنل ایلک نے تہیہ کر لیا۔ ہمین سب سے پہلے انھین ہولناک مقامون کی سیر کرنا چاہیئے۔ جہان کے مناظر سے بڑے بڑے دلیرون کے اوسان خطا ہوتے ہین۔ ممکن ہے ستمگار ربانی بیدادگر نے اُسے لاکر ایسے خطرناک مقامون مین ڈالدیا ہو۔ جہان وہ زیست سے تنگ طرح طرح کے عذاب جھیل رہی ہوگی۔

کرنل ایلک پادری سے ہاتھ ملا کر رخصت ہوا اور راستے مین ہر طرح طرح کے

خیالات کا ہجوم رہا جہان رابرٹ ہنروز کھڑا اسکا انتظار کر رہا تھا۔

کرنل ایلک ۔ (رابرٹ ہنروز سے) تو کچھ کچھ اسکا پتہ لگگیا۔ خدا سے اُمید ہے اپنے مقصد مین کامیابی ہوگی۔

رابرٹ ہنروز ۔ اچھا تو دیر نہ کیجیے۔ چلیے۔

یہ کہکر دونون اپنے گھوڑون پر سوار ہو لیے اور عنان عزیمت اوس کوہستانی درے کی جانب منعطف کر دی۔ جسکا ذکر جوزف کی زبانی سن چکے تھے اور جس کے شمال و غرب کے گوشے پر تھارن تحصیل کی آبادی تھی اور جنوبی حصے کو دریا مارلی سیراب کر رہا تھا۔

باب گیارھوان

پادری اور ارتھر و تیج

جس روز سے مس برلیس سری سے غائب ہوئی ہے ارتھر و تیج نے یہ طریقہ اختیار کر رکھا تھا تمام دن اپنے موضع مین رہتا اور شام کے وقت مکان سے نکل کھڑا ہوتا۔ چہل قدمی کرتا ہوا موضع سری مین آتا۔ لوگون سے ملتا۔ اور پھر یہ کہکر مکان واپس جاتا کل پھر ملاقات ہوگی۔ مگر راستے مین کسی جھاڑی مین چھپ رہتا۔ اور اسی وجہ سے کسی کو اسپر شک تھا۔ شب بھر جنگل کی ہوا کھاتا اور پو پھٹتے مکان پر آجاتا۔ اسکا اصل مدعا بجز اسکے اور کسی کو معلوم ہو سکا۔ یہ کہنا غلط ہوگا کہ وہ مسٹر لسٹر کا مددگار نہین ہوا۔ یا اُسنے مس برلیس کی تلاش مین کوئی کسر اٹھا رکھی۔ بظاہر اوسکی جستجو مین بہت کچھ سرگرمی دکھائی۔

ارتھر و تیج مسٹر لسٹر کے چپراسیون کو لیکر موضع سری کے اطراف مین چکر لگاتا رہتا تھا گرد و نواح کے مواضعات کی نظاہر خوب خاک چھانی تاہم مس برلیس کی صورت دکھنا نصیب ہوئی۔ شب کے وقت جب گشت کو نکلتا تو سیدھا شراب خانے مین جاتا اور [illegible] چڑھا کر ہوا کی [illegible] سی موضع کی جھونپڑیون کی پگڈنڈیون مین قدم مارتا نظر آتا تھا۔ اس [illegible] آنے کا حال تو سب پر ظاہر تھا [illegible] کا

پتہ کسی کو معلوم نہ تھا کہ یہ اُن جھونپڑیون سے نکلکر کہان جاتا ہی۔

آج ارتھر ویج دریاے مارن کی جھاڑیون سے نکلکر اُس پگڈنڈی پر ہولیا ہی جو کچھ فرلانگ کے بعد پہاڑی کی جھاڑیون مین سابری موضع تک پہونچا دیگی۔ اور جہان یہ اپنا مدعا نکالنے کے لیے لوگون کی نظرون سے چھپا ہوا آگے جائیگا۔

آیئے حضرات! ہم آپ آہستگی سے قدم اُٹھاتے ہوے آہستہ آہستہ ارتھر ویج کے عقب مین چلین اور پھر دیکھین یہ کہان کا رُخ کیے جا رہا ہے۔ دیکھا آپنے اسکا گھوڑا موضع سابری سے بھی آگے نکلگیا اور اب اسنے اُس پگڈنڈی کو بھی چھوڑ دیا جسپر مکان جاتے وقت روزانہ اسکی آمد و رفت رہا کرتی تھی۔

اسوقت ارتھر ویج اُس پیچیدہ کوہستانی سلسلہ پر قدم زن ہے جو یہان کی تمام وادیون مین بہت ہی خطرناک سمجھا جاتا ہے۔ چارون طرف ہوشربا غارستان ہے۔ ارتھر ویج نے ایک سہیبت کے ہولناک جھاڑیون کے قریب پہونچکر اپنے رہوار کی باگ روک لی اور پشت زین سے اتر پڑا لگام پکڑے ہوے پیچھے آگے بڑھ گیا۔ ایک سنسان اور ہیبتناک مقام پر پہونچکر عنان اسپ ناسپاتی کے درخت سے اٹکا دی۔ اور خود اُس تنگ خط سے آہستہ آہستہ نیچے اُترنے لگا۔ جو کچھ دور چکر کھاتا ہوا ایک چھوٹے سے سبزہ زار مین پہونچا دیتا ہے۔ یہان پر ایک چھوٹا گرجا کسی زمانے کی یادگار رہا ہوا ہے۔ یہان کبھی کبھی وہ پادری اطراف و اطراف سے آجاتے ہین جو راہ حق کی تلقین کرتے ہین۔ اور جو یاد مسیح کے سوا دوسرا کام فضول سمجھتے ہین۔ یہان کے پادری کی عمر ۶۰ سال سے تجاوز کر چکی تھی وہ راستباز۔ دیانتدار اور محنتی بندہ ہے۔ دن رات انجیل مقدس کی تلاوت کرتا ہے اور اُن مسافرون کو مذہب عیسائی کی تلقین دیتا ہے جو اطراف سے بھولے بھٹکے ادھر آنکلتے ہین۔

گرجا کے پاس ایک ٹوٹی سی جھونپڑی تھی۔ پادری صاحب کا بسیرا زیادہ تر جھونپڑی ہی مین رہتا تھا۔ جب کبھی رات کے وقت کوئی بھولا بھٹکا مسافر آجاتا تو یہ جھونپڑی اُسے حوالے کر دیتا اور خود گرجے کے برآمدے مین وقت کاٹ ڈالتا۔ آجکل بھی وہ جھونپڑی کسی مہمان کے وارد ہو جانے سے خالی نہین ہے

اور اسی وجہ سے پادری صاحب شب و روز گرجا گھر کے برآمدے ہی مین آرام فرماتے ہین۔

ارتھر و یج سبزہ زار سے نکلکر جب پادری صاحب کے پاس پہونچا۔

پادری نے دور ہی سے آواز دی۔ خیریت تو ہے۔

ارتھر و یج - پیرو مرشد! آپکی عنایت چاہیئے۔

پادری - سنا ہی ہز ہائینس کرنل مہاراجہ آف بیکانیر نے جرمنون کو بہت بڑی شکست دی۔ گورنمنٹ برطانیہ نے اونھین کیا خطاب دیے۔ کچھ جانتے ہو۔

ارتھر و یج - کرنل ہز ہائینس مہاراجہ راج راجیشر شرومنی شری سر گنگا سنگھ بہادر جی۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای۔ اے۔ ڈی۔ سی۔ ایل ایل ڈی۔ آئی۔ ایم ڈی کنگ امپر مہاراجہ آف بیکانیر

پادری - اب اونکا قصد کیا ہے۔ سنا ہی وہ پیرس جانے والے ہین۔ ابھی جرمنون سے بہت بڑا معرکہ ہوگا۔ وہ شیدایان تاج برطانیہ مین نام اوچھالنے والے ہین۔ آجکل اونکا قیام ایک جگہ پر نہین رہتا۔

پادری - انھین اکثر فرانس مین آنیکا اتفاق ہوا ہے ایک دفعہ اس گرجے مین ہم دونون سے ملا تھا۔ فرما گئے تھے تمھارا انگریبت خوشنما بنوا دیا جائیگا۔ شاید اس عالمگیر جنگ کی وجہ سے یاد بھول گئی۔

ارتھر و یج - ذرا اس جنگ سے فرصت پا جائین تو پھر تحریک کی جائے گی۔ آپ دونون ملین گے۔

پادری - ابھی یہ تو خیالی پلاؤ پکتے ہی رہین گے۔ یہ بتاؤ اس مس بابا کو کہان پڑا لائے۔ نہ کچھ کھاتی ہے نہ پیتی۔ دن رات رویا کرتی ہے۔ مجھے تو اوسکی زندگی دشوار معلوم ہوتی ہے۔ بس اسے گھر پہونچا دینا مناسب ہے۔ بچون پر جبر کرنا عیسائی مذہب مین عظیم گناہ سمجھا گیا ہے۔

ارتھر و یج - جناب یہ مجھکو [illegible] آپکے پاس سے آیا۔ یہان مجھکو [illegible] اچھی طرح [illegible]

پادری - [illegible] مجھکو تو حاضر ہونا ہوا۔

ارتھر وتیج۔ حضور! ابھی ناسمجھ بچہ ہے۔

پادری - خیر جاؤ - دیکھو تو سہی اسوقت کیا کر رہی ہے -

پادری کی رائے سے ارتھر وتیج اُس جھونپڑی مین گیا - جہان بدنصیب برلیس
ایک میز پر بیٹھی رو رہی ہے - چہرہ زرد پڑ گیا ہے - ہڈیان نکل آئی ہین پھول کی
طرح شاداب رخسارے مرجھا گئے ہین - لبون پر خشکی دوڑی ہوئی ہے حسرت واندوہ
کی گھٹاؤن نے اُسکے مغموم دل کو بے طرح ستا رکھا ہے - خدا جانے کن خیالات کا ہیجان
بڑھا ہوا ہے کہ چشم پرنم سے اشک کے تریڑے بند ہی نہین ہوتے -

آرتھر وتیج قریب گیا - مس برلیس لرز اُٹھی - سوچنے لگی دیکھین یہ نابکار کس مقصد سے
آیا ہے - عصمت دری کے خیال سے اُسکا جسم اور بھی کانپ رہا تھا - ساتھ ہی یہ امر
بھی اُسکے مضطرب قلب کو تسکین دے رہا تھا - یہان زبردستی چل نہین سکتی - پادری
گرجے مین بیٹھا ہوا ہے - کیا اس حیوانی خواہشات کے عاشق کو پادری کا خوف نہوگا -

ارتھر وتیج دوسری تپائی پر بیٹھکر الفت انگیز محبت آمیز جملون کا اعادہ کر رہا ہے -
تجھے خوش ہونا چاہیئے کہ مجھ سا خوش رو جوان تجھسے ہم آغوشی کے لیے مصر ہو رہا ہے
لہذا بخوشی میرے ساتھ شادی کرلے"

مس برلیس ارادے کی پکی اور ہمت کی پتلی یہ کہکر جھڑک دیتی ہے - خبردار مجھے
ہاتھ نہ لگانا - گو مین کٹھرے مین بند ہون اور اپنے تئین قیدی سے بدتر جانتی ہون پھر
بھی آہ شرربار مین وہ اثر ہے چاہون تو اسی دم خاک کردون -

ارتھر وتیج دانت پیس کر خاموش ہو رہا - لیکن حیوانی جذبات بے قابو کر رہے تھے کھڑکی
سے جھانک کر دیکھا دقیانوسی خیال کا پادری کیا کر رہا ہے ایسا تو نہین پاس کھڑا
ہوا مجھ محبت کے سودائی کی باتین سُن رہا ہو - اتفاق سے پادری گرجا سے نکلکر میدان
مین درختون کی سیر مین مصروف ہو رہے تھے - آرتھر وتیج نے دلمین سوچا آج یا تو بحر
عشق مین ڈوب کر اپنی جان دیدونگا یا آج مین اس ماہ لقا صنم کی ہم آغوشی سے
اپنی روح خوش کرونگا -

ارتھر وتیج پستول تان کر کھڑا ہو گیا اور لگا ناشایستہ کلمات سے زبان خراب کرنے
حرامزادی! بتا تیرا کیا ارادہ ہے - ظالم تو بہت سر چڑھ گئی ہے - یاد رکھ ہین

گرجے کے احاطے مین تیری لاش تڑپتی ہوگی -

مس برلیس ان خونی جملونکو سنکر تھرا گئی - کلیجہ دھڑکنے اور قلب اوچھلنے لگا۔ یہ سمجھ لیا - اب جان بچتے نظر نہین آتی - حلقہ چشم اشک غم سے لبریز ہی تھے لگی پھوٹ پھوٹ رونے -

آرتھر وتیج نے گھسیٹ کر زمین پر لٹا دیا - اور سینے پر زانو ٹیک کر ایک ہاتھ سے اسکی داہنی کلائی کس کر پکڑ لی تاکہ بدن کو جنبش نہ دے سکے اور دوسرے ہاتھ سے پستول کی خاردار نوک سیدھی کرکے کہنے لگا -

ابھی وقت ہے - میرا کہا مان لے ورنہ تیری نافرمانی کا مزہ چکھاتا ہون -

اتفاقاً جھونپڑی کے دروازے پر کسی کی چاپ سنائی دی - آرتھر وتیج اوچھل کر دور کھڑا ہوگیا - پستول بغل مین چھپا لیا - مس برلیس پہلے ہی چیخ مارکر بیہوش ہوگئی تھی -

---

باب بارھوان

نئی آفت

مسٹر ایلک مس برلیس کی تلاش مین خدا جانے کہان کہان خاک چھان چکا ہے آج اُسے پانچ مہینے اکیس۲۱ دن ہوگئے ہین کہین اُسکا پتہ نہین - دریائے مارلی کا وہ لمبا چوڑا کشادہ میدان - درختون کی جھاڑیان - گرد ونواح کے شہر و قصبے دیہات کوئی جگہ باقی نہ تھی - جہان اس بادیہ گرد مسافر کا قدم نہ پہونچا ہو - رابرٹ ہنروز بھی اسکی ہمعیت مین دست وگریبان ہو رہا ہے -

آج بھی دونون شخص اپنے راہوارون کی باگ ڈھیلی کیے کوہستانی سلسلے کی پیمائش کر رہے ہین - مسٹر ایلک نے اپنے راہوار کی گردن پر تھپکی دیکر کہا -

ڈیمی! آج تو اس کوہستانی سلسلے کو طے کرکے ہتھارن تحصیل کی سڑک پر چلنا ہوگا - دیکھنا ہے تو مجھ ایسے آوارہ گرد کا ساتھ دیتا ہے یا نہین - تو ہمارے ساتھ ان بلند ٹھایون کی چڑھائیان اُٹھائیگا -

رابرٹ ہنروز - کیون نہ اوٹھائیگا -

ایلک - بیچارے گھوڑے تھک گئے ہین - کیسی سخت منزل ہے - ہواو چھوٹے جاتے ہین -

رابرٹ ہتھروز - نہین مسٹر! یہ کچھ ولائتی گھوڑے نہین ہین - ان مین ہندوستانکا خون ہے - کاٹھیاوار کی نسل مشہور ہے - ایک دن مین پچاس ساٹھ میل چلنا ان کے نزدیک کچھ حقیقت نہین -

رابرٹ ہتھروز نے اتنا کہا تھا مسٹر ایلک نے ایڑدی اور دونون کے گھوڑے فرانے بھرنے لگے - اب یہ اوسی خطے مین پہونچے ہین جسپر تھوڑی دیر ہوئی آپ نظر دیچ کو دیکھ چکے ہین -

رابرٹ ہتھروز - کیون جناب! اس سامنے والے خطے کا کیا نام ہے -

ایلک - یہ ایک موضع ہے جسے تھارن ٹھیسل بولتے ہین -

رابرٹ ہتھروز - اوہو - یہی وہ مقام ہے جہان کے پادری صاحبان اپنی وعظ مین وہ وہ نکات بیان کرتے ہین کہ سامعین کا دل سنکر وجد کر اٹھتا ہے مسٹر یہ جھونپڑیان کس کی ہین ایسے ویرانے مقام پر جہان جنس عمرانات مفقود ہے کیونکر لوگ بسر کرتے ہونگے -

ایلک - یہان دیہاتی رہتے ہین - وہ سامنے جو سبزی نظر آتی ہے وہ گیہون کے کھیت کی زمین ہے - اسی لیے ان پہاڑی لوگون نے اپنے کھیتون کے کنارے جھونپڑیان ڈال رکھی ہین تاکہ حفاظت ہو - اس موضع کا نام سالسبری ہے یہان ایک پادری رہتے ہین کھوتول ہین -

رابرٹ ہتھرز - پلٹتے وقت دیکھا جائیگا اسوقت چلے چلیے -

ایلک - ہان سردست ٹھہرنے کا موقع بھی نہین ہے - وہ دیکھو مشرق کی طرف کیسی گھٹا امنڈی ہوئی ہے -

رابرٹ ہتھروز - اوہو ہتھروز - بارش ہوگی کیسا سیاہ ابر چڑھا ہوا ہے -

ایلک - جلد گھوڑون کو بڑھائے چلیے ایسا نہو پانی سے تر بتر ہو جائین -

رابرٹ ہتھروز - (گھوڑے کو ایڑ دیکر) بیشک پانی آگیا تو ست پت ہوجانا پڑیگا -

ایلک - وہ دیکھو سامنے سیوتی کا جنگل ہے کیسی بھینی بھینی خوشبو آرہی ہے۔ چلو سیوتی کے درخت مین گھس چلین وہان پانی سے آرام کچھ نہ کچھ ل ہی رہے گا -

رابرٹ - کاش ایسے مقام پر کوئی مکان ہوتا تو خوب کٹتی -

ایلک - یہان کی زمین بلندی پر ہے اور سیوتی کا جنگل نشیب مین ہے - اس لیے صاف نظر نہین آتا ممکن ہے کوئی مکان رہائش کے لیے ملجائے -

رابرٹ - میری طبیعت ایسے مقامون کو بہت پسند کرتی ہے - قدرت نے ایسے مقامات کو کیسی خوبیان عطا فرمائی ہین -

ایلک - سنتے ہین یہان بھی ایک پادری رہتے ہین بیچارے فرشتہ آدمی ہین لوگ انکی عقیدت کا دم بھرتے ہین - ممکن ہے انکی وجہ سے کچھ آرام ملجائے -

رابرٹ ہنروز - اُف اوہ - بڑے غضب کا ابر آرہا ہے -

ایلک - اگر پانی نہ برساتو کیا کہنا - کیسا خوشگوار موسم ہے - ہوا کی عطر بیز جھونکون سے دل کی کلی کھلی جاتی ہے -

دیکھتے دیکھتے گھنگھور گھٹائین چھاگیئن بڑے تناور درختون کی پھنگیون سے بادل کی بھینی ملی ہوئی دکھائی دے رہی ہین -

مسٹر ایلک باتون مین کچھ ایسے اُلجھے ہوئے تھے اُنھین سیوتی کے جھنڈ کا بھی دھیان نہ رہا جہان پہونچکر اُنھون نے پادری صاحب سے ملنے کا ارادہ کیا تھا -

گھوڑے فراٹے بھرتے رو مین چلے جا رہے تھے کہ ابر کی گرج نے انھین چونکا دیا آنکھ اُٹھا کر دیکھا معلوم ہوا سیوتی کا جھنڈ اور رگر جا گھر کی سڑک بے طور پیچھے چھوٹ گئی ہے اب یہ فکر لگی گرجے مین پادری سے ملاقات کرنا لازمی ہے - رابرٹ ہنروز نے کہا یار سنو - راستہ بھول گئے چلو پلٹ چلین - ورنہ پانی سے بچنا محال ہوجائیگا -

رابرٹ ہنروز اور مسٹر ایلک میک فیل نے باگ موڑ دی اور ادس سیوتی کے کنج کے پاس پہونچکر زیر بغل کھڑے ہوگئے -

رابرٹ ہنروز - (گھوڑے سے اتر کر) اگر پانی پڑے تو یہ درخت پھیلا پھیلا رُک سکتا ہے -

ایلک - میری رائے مین یہان ٹھہرنا بہتر نہین - ضرور پریشانی ہوگی - وہ

سامنے گرجا نظر آرہا ہے - وہان آرام ملیگا -

رابرٹ - نہین - ذرا تھکاوٹ مٹا لینے دیجیے - ہوا تند ہوگئی ہے - تعجب نہین مطلع صاف ہوجائے ابر کے ٹکڑے ہوا اُڑائے لیے جارہی ہے - یہ گفتگو ہو ہی رہی تھی دیکھا گرجے کا پادری ہاتھ مین سیوتی کا پھول لیے خراماں خراماں آرہا ہے -

ایلنب میک - لیجیے پادری صاحب ادھر ہی تشریف لارہے ہین -

پادری - (قریب آکر) آہا - آپ لوگ کہان بھول پڑے -

ایلک - آپ ہی کی زیارت کھینچ لائی -

پادری - زہے قسمت - پاک مسیح آپکا بھلا کرے -

ایلک - پیرو مرشد یہ کیا چیز ہے -

پادری - یہ سیوتی کا پھول ہے - ہم جنگلیون کو ان پھولون ہی سے دلچسپی ہے اُن کی خوشبو مین بیٹھے ہوئے عبادت خدا کیا کرتے ہین -

ہوا کے جھونکے تیزی سے چل رہے تھے - ابر کے ٹکڑے سنسناتی ہوئی ہوا مین مشرق سے مغرب دھاوا مارتے چلے جارہے تھے وہ اندھیاری جو ابھی کچھ دیر پہلے چھائی ہوئی تھی دور ہونے لگی - آسمانی سطح صاف ہوتی جاتی ہے - ایلک میک نے کہا - یقین ہے پانی نہ برسے -

پادری - فکر کا ہے کی آپکا مکان قریب ہی ہے - چلیے آرام کیجیے -

ایلک - آپکی اس عنایت کا شکریہ -

پادری - اس آندھی پانی کے وقت کہان جائیے گا راستہ بہت ہی مخدوش ہے قدم قدم پر ندی نالے حائل ہین - سخت تکلیف ہوگی -

ایلک - ایک کام درپیش ہے یہان سے کچھ فاصلے پر اپنے مقصد برآری کی کچھ اُمید پائی جاتی ہے -

پادری - دنیا دارون کو روز ہی کام درپیش رہتے ہین - مگر وقت بھی دیکھ لینا لازمی ہوتا ہے - موسم خراب ہے - راستہ بھی مخدوش ہے ایسی حالت مین آپکا جانا بہتر نہین معلوم ہوتا - آج شب بھر یہین ٹک رہیے - کل علی الصباح چل دیجیے گا -

ایلک - کوئی فکر نہین - انشاء اللہ جلد پلٹ آئین گے وہ دیکھیے مشرقی اُفق بالکل

صاف ہوگیا۔ اب یقینی پانی نہین برسے گا۔

پادری ۔ ہان امید تو ایسی ہی ہے ۔ ابر پھٹ گیا ہے۔

ایلک ۔ پھر مجھے جانے دیجیے ۔ کوئی ایسا راستہ بتائیے ہم بہت جلد سالسبری مین پہونچ جائین ۔

پادری ۔ بس یہ سمجھ لو وہ سامنے درختون کے جھنڈ نظر آرہے ہین اونکے ساتھ ہین ایک چکردار کچی سڑک سالسبری کو نکلگئی ہے ادھر اودھر دریا بہ رہا ہے۔ ذرا سنبھلے ہوے جائیگا۔

ایلک ۔ بہت خوب رخصت کیجیے ۔ پھر زیارت نصیب ہوگی۔

پادری ۔ بسم اللہ تشریف لے جائیے ۔ مگر مجھے اس بات کا سخت افسوس ہے آپکے ساتھ جا نہین سکتا ۔ یہان ایک بیمار لڑکی آئی ہے اسکی داشت کون کریگا ۔ ورنہ آپ کو سالسبری ضرور پہونچا دیتا۔

ایلک ۔ نہین جناب آپ جائین اور اس مریضہ کی نگہداشت کرین ہم ہو چلے جائینگے ۔

یہ کہکر ایلک میک نیل نے راس تھامی اور اوسی سڑک کا راستہ لیا جسے پادری نے کہا تھا۔

بادل چھٹ گیا تھا۔ پانی کا خوف بھی جاتا رہا تھا۔ ایلک میک اور رابرٹ ہیروز آگے بڑھکر نخلستان کی اوٹ مین ہوگئے ۔ ادھر پادری صاحب جب تک ایلک اور رابرٹ ہیروز نظر آرہے تھے دیکھا کیے بعد اونھون نے بھی اپنے مکان کا راستہ لیا۔

بدقسمت بریس تو ایک ایسے مقام پر واقع ہے جہان کوسون تک آبادی کا نشان کی شکل نظر نہین آتی ۔ اور نہ کھیتی کا پتہ چھپلی تالاب ریگستانی ٹیلون کے سوا اور کوئی سامان ایسا نہین جس سے اس غریب کا دل بہلے جسطرح کسی طوفان زدہ یا حوادثات سے ستائے ہوئے شہر [illegible] ہو وہ کیفیت ہم مقام کی ہے چند لوہر کا آشیانہ [illegible] کا رستا [illegible] جنگلی کرنے گوارے سے خواہ مخواہ دل دہل اٹھتا ہے ۔ [illegible] دوست انسانی صورت

دیکھنے کو آنکھیں ترس جاتی ہین۔

او فلک ستائی سس بریس خدا جانے تیرے مقدر مین کیا لکھ دیا گیا ہے - کیا تو سمجھتی ہے ایلک بیکس فیل تیری الفت مین باغ چھانتا ہوگا کیا وہ چپ بیٹھا ہوگا نہین اُسنے بھی تیری الفت مین آوارہ گردی اختیار کی - قصبہ - دیہات - شہر کون ایسا مقام ہے جہان اسنے تجھے تلاش نہین کیا - افسوس اُسکی محنت برباد ہوئی جاتی ہے اور تیرا سُراغ نہین لگتا۔

ناظرین! دیکھا آپنے وہ عشق و محبت کا بندہ مسٹر ایلک سابسری کے ریگستان کی خاک اڑاتا بے نیل مرام واپس آیا ہے - سودائے عشق کے ذرے اس کے خون مین ملے ہیں بڑی تیزی کے ساتھ سارے جسم مین دوڑ رہے ہین اور وہ دیوانہ وار ٹہل ٹہل کر اسطرح اپنے دل سے گلوگیر آواز مین بک اٹھتا ہے۔

"پیاری برلیس! کہاں ہو - [illegible] - دیکھو تمہارا عاشق کس حسرت و مجبوری سے جہان سے بیزار ہے - اُف جان بھی نہین نکلتی - اے فرشتہ اجل کیا تو بھی [illegible] نہ کرے گا میرے جسد خاکی سے اس جان کو نکال [illegible] آگ سے یہ تن پھنکا جاتا ہے - پاک مریم رحم کر اپنے بندے کو اُسکی دلربا سے ملا دے۔

حضرات! یہ بہادر وہی شیدائے تاج برطانیہ اور وفادار قوم انگریز ہے جسکے خون مین ہندوستانی گرمی موجود ہے - یہی اپنے وطن کا نام اُچھالنے کے لیے قیدخانے کی بیڑیان توڑ کر نکلگیا - اسی نے ملکی خیرخواہی اور قوم پرستی کے اُمنگ مین کئی جرمنون کا خون کر ڈالا - اسی بہادر نے راجہ بیکانیر کے ہمراہ شجاعت کے جوہر دکھائے - اسوقت کس حالت مین دکھائی دے رہا ہے - آج اُسکی [illegible] حالت دیکھکر رونا آتا ہے - اے عشق - اور اے محبت تیرا برا ہو - اسکی [illegible] اور حسرت و ناکامی کی باتین سُنکر کلیجہ پھٹتا ہے۔

الغرض کرنل ایلک اپنے خیالات مین اُلجھا ہوا سابسری کی بستی تک پہونچ گیا تھا حلقہ چشم سے اشک حسرت نکل نکلکر ٹپکے دیتے تھے - دل بیٹھا جاتا تھا - اور اُسکا رفیق جانور جسکی پشت پر سوار تھا آہستہ آہستہ چل رہا تھا - اتنے مین سامنے

سے کچھ چابک سوار دکھائی دیے۔

کرنل ایلک نے ٹاپون کی صدا سنکر آنکھ اُٹھائی اور کچھ سوچکر اپنا گھوڑا آگے بڑھایا اپنے ہمسفر رابرٹ ہروز سے کہا۔

او ہو تم نے دیکھا یہ تو خاص مہاراجہ صاحب کے باڈی گارڈ کے سوار ہین۔ چلو ان سے برن فورٹ کے حوالی کی خبر دریافت کرین۔

کرنل ایلک اپنے دوست سے باتین ہی کر رہا تھا اتنے مین اُن سوارون نے آکر چارون طرف سے گھیر لیا۔

ایک سوار آگے بڑھکر اپنی زبان کی جولانی دکھانے لگا۔

سوار۔ افسوس! مسٹر! تم نے کچھ بھی نشیب و فراز کا خیال نہ کیا۔ مہاراجہ صاحب جنھون نے تمکو جرمنون کے پنجون سے نجات دلائی اور جنھون نے تمھارے گزشتہ باتون پر خاک ڈالکر تمھین پھر اُسی عہدے پر ممتاز کر دیا جس کے لائق تم سمجھے گئے تھے۔ حیف! اب تم انھین کے خلاف یہان کے لوگون کو اُبھار رہے ہو۔ جرمن جاسوسون سے تعلقات بڑھنے کی خبر ہمارے مہاراجہ کے کانون مین پہونچ چکی ہے۔ تعجب حیرت اور استعجاب کے سوا کیا کہا جائے۔ ابھی تک تو آپ ہم سے بالادست چلے آتے تھے مگر اب آپکے بدترین خیالات آپکو پستی کی طرف لیے جا رہے ہین۔ دیکھین انجام کیا ہوتا ہے۔

کرنل۔ نہین نہین۔ ان کلمات سے میرا کلیجہ چھلنی ہوا جاتا ہے کیون ایسی باتین کہتے ہو میرے نام مین بٹہ لگیگا۔ میری وفاداری پر پانی پڑیگا۔ خدا جانتا ہے مین بالکل بے قصور ہون۔ مجھے مطلق خبر نہین۔ شاید کسی دشمن نے ہمارے نیکدل مہاراجہ کے کان بھر دیے ہین۔ خیر مین خوشی سے ساتھ چلتا ہون۔ مہاراجہ کو اختیار ہے جو چاہین سلوک کرین۔

ایک سوار نے کرنل ایلک کو گھوڑے سے اُتار لیا اور اسکے بجاے ایک باربرداری کے ٹٹو پر سوار کرکے برن فورٹ کی طرف لے چلے۔

باب تیرھوان

ایک تنگ راستہ

جسدن ارتھرویچ پستول تانے مس ایولین کی چھاتی پر سوار تھا چونکہ مس ایولین کی حیات کی رسّی دراز تھی اسلیے پادری کے یکایک آجانے سے اُسکی جان بچ گئی اُسدن سے اجتک پندرہ روز کا زمانہ ہوا ہوگا - آج موضع موضع کے گھر گھر مین کرنل ایلک کی گرفتاری کا چرچا پھیل گیا - یہ قصہ ارتھرویچ نے بھی اُسن لیا - سوقت اسکا دل نئے جذبات سے مسرور ہوگیا اوسنے سوچا میرا رقیب جو ہر وقت دل مین خار کی طرح کھٹک رہا تھا ہمارا جیہ بیکا پیری اجازت سے دفع ہوجائیگا عجب نہین وہ ہلاک ہی کر دیا جائے - اب اُسکا خیال کرنا بے سود ہی - اور مین کیسا خوش نصیب ہون - پس بریس سے کھونگا جس کے گھمنڈ پر پھولی ہوئی تھی اُسکا تو خاتمہ ہوگیا - اب اپنے چاہنے والون مین مجھے فوراً انتخاب کرے -

یہ سوچکر وہ اس حسین دوشیزہ کے پاس آیا اور اُسے سنا کر پادری صاحب سے ہمکلام ہوا

آرتھرویچ - تم تو دیہات مین رہتے ہو - اور دیہات بھی وہ جہان آدمی کا نام نہین تمھین کیا خبر - فرانس مین کیا ہلچل مچی ہوئی ہے - سلطانی قلعہ مین کیا ہو رہا ہے -

پادری - بس اسقدر جانتا ہون جرمن فرانس پر چڑھ آئے ہین یہان بھی جنگ کی تیاریان ہو رہی ہین - اور مجھے جنگ کے متعلق تفصیلی حالات معلوم کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے - سُنا ہے ہندوستان نے اس جنگ مین کافی سے زیادہ مدد دی - ہندوستانیون نے انگریزون اور فرانسیسون کے لیے اپنی جانین وقف کر دی ہین -

ارتھرویچ - بیشک اس جنگ نے ہندوستانیون کی پوزیشن بڑا کر دی - انہین شریفانہ خون ہے - مگر میرا اس سے مطلب نہین - جناب ایک تازہ شگوفہ کھلا ہی -

پادری - وہ کیا - مین اپنے گرجے سے باہر تو جاتا نہین اور نہ مجھے فرخرافات باتین سننے کا شوق ہی -

ارتھرویچ - کرنل ایلک کو تو شاید آپ جانتے ہونگے -

پادری - ہان - ہز ہائینس مہاراجہ بیکانیر کی فوج کا کوئی دلاور کرنل ہے - مہاراجہ صاحب اُسے بہت عزیز رکھتے ہین -

ارتھر ڈیچ - پہلے وہ اپنی بدچلنی کی حالت مین ماخوذ ہوا تھا اب اُسنے بغاوت پیدا کر بادشاہی ہو جرمن جاسوسون سے کچھ سٹھ ہو گیا ہے اس لیے مہاراجہ صاحب نے اُسکو گولی مار دینے کا حکم صادر کر دیا -

پادری - تعجب ہی - مگر وہ تو وفادار تاج برطانیہ اور انگریزون کے بڑے بھاری ہوا خواہ تھے -

ارتھر ڈیچ - کبھی ہونگے - ابتو یہ سمجھا جا رہا ہی کہ اسی شخص نے جرمنون سے سازش کی اور وہ عنقریب پیرس پر حملہ کرنے والے ہین -

پادری - لیکن اسکی کیفیت مہاراجہ صاحب کو معلوم کیونکر ہوئی -

ارتھر ڈیچ - بھلا ایسی باتین کہین مخفی رہ سکتی ہین -

پادری - پھر بھی کسی نہ کسی نے جا کر ایک کی اکتارہ اٹھارہ لگائی ہوگی -

ارتھر ڈیچ - آپ جانتے ہین - سو دوست سو دشمن - کیا جانے کس نے جاسوسی کی -

ناظرین! یاد رہے یہ سب بدمعاشی خود ارتھر ڈیچ کی تھی اسنے جا کے مہاراجہ صاحب کے کان بھر دیے اور دو ایک بنے ہوے جاسوس سامنے کر دیے جس سے مہاراج کی بدگمانیان ترقی کر گئین - اور مجبور ہو کے کرنل ایلک کی گرفتاری کا حکم دیدیا - اب یہان مس برلیس پر قابو جمانے کے لیے پادری صاحب سے جھوٹ سچ باتین اوڑا رہا ہے اور سمجھتا ہے مس برلیس بھولی بھالی لڑکی ہو جب سنے گی کرنل ایلک ماخوذ ہوگئے اور اب وہ قتل کر دیے جائین گے تو دو چار دن اوداس رہے گی - جب طبیعت کی پژمردگی گھٹے گی اور کچھ سکون ہوگا تو میں اپنی تجارو چیپائی سے اُس بت کو آسانی رام کر سکونگا - مگر ہم کہین گے مس برلیس اتنی بھولی اور سادہ مزاج نہ تھی جتنی ارتھر ڈیچ کے خیال مین سمجھی جاتی ہے - ارتھر ڈیچ کی باتون کی پروا اسکی وہ سمجھ گئی یہ بدمعاش اپنی فطرت سے مجھے قابو لانا چاہتا ہے - اسنے تہیہ کر لیا اگر اسنے پھر کچھ زبردستی کی تو اپنی جان دے

طے کرتے جاتے تھے۔ کچھ دیر بعد ایک نالے کو پار کر کے ایگر برٹن شہر میں یہ دونون داخل ہو گئے۔

گھوڑے تھک گئے تھے۔ راستہ بالکل سنسان تھا ہر طرف سناٹا تھا۔ ہو کا عالم کرنل ایلک اور رابرٹ ہروز ذرا سے کھٹکے پر ادھر اودھر اس خیال سے دیکھ لیتے تھے کہ کوئی مسافر بھولا بھٹکا نظر آجائے۔ تو اس سے راستہ دریافت کر لین۔ اسی فکر مین غلطان پیچان کئی کوس نکلگئے کسی انسان کی بو تک نہ سونگھائی دی دونون خاموشی کے عالم مین چلے جاتے تھے۔ مغرب کا وقت آگیا تھا۔ آفتاب غروب ہونے مین کچھ ہی کسر باقی تھی۔ اتنے مین دور سے ایک موضع دکھائی دیا۔ پھر کیا تھا مراد ملگئی۔ گھوڑے اسی طرف ڈالدیے گئے اور چشم زدن مین ایسی جگہ پہونچ گئے۔ جہان کئی زمیندار کھڑے ہوکر باہم گفتگو کر رہے تھے۔

کرنل ایلک نے ٹوپی اوتار کر سلام کیا۔ اور پوچھا۔

جناب! کیا آپ بتا سکتے ہین۔ یہ راستہ کدھر نکلگیا ہے۔

ایک نے جواب دیا۔

"اسوقت آپکے قدم ایگر برٹن کی سر زمین مین ہین۔ اور یہ راستہ چکر کاٹتا ہوا دروڈن کو نکل گیا ہے۔ لیکن آجکل جنگی کارنامون کے سبب بہت ہی مخدوش ہو رہا ہے۔ جرمنون کی زہریلی گیسون نے اس خوشنما شہر کو بالکل ہی برباد کر دیا ہے۔ اگر آپ دروڈن کو قطع نظر کر کے کسی اور طرف جانا چاہتے ہون تو اُس سامنے والی سڑک پر ہو لیجیے۔ یہ مقام ابھی تک جرمنون کے تشبارگون سے بچا ہوا ہے۔ ادھر کسی طرح کا خوف نہین ہی۔

کرنل ایلک۔ دروڈن یہان سے کتنی مسافت پر ہے۔

زمیندار۔ ۱۴ میل۔

ایلک۔ وہان کا کچھ حال بیان فرمایئے۔ کیا اب بھی گولہ باری ہو رہی ہے۔

زمیندار۔ جسوقت ویپرس کی لڑائی ہو رہی تھی۔ جرمنون نے چاہا ہماری لائن کو توڑ دین۔ چنانچہ چھ لاکھ فوج لاکر ڈالدی اور گولہ باری شروع کر دی۔ روزانہ صدہا نفوس تلف ہونے لگے۔ بڑے بڑے درخت جلکر خاک ہو گئے۔ اس

طے کرتے جاتے تھے۔ کچھ دیر بعد ایک نالے کو پار کر کے ایگر برٹن شہر مین یہ دونون داخل ہو گئے۔

گھوڑے تھک گئے تھے۔ راستہ بالکل سنسان تھا ہر طرف سناٹا ہو کا عالم کرنل ایلک اور رابرٹ ہنروز ذرا سے کھٹکے پر ادھر اودھر اس خیال سے دیکھ لیتے تھے کہ کوئی مسافر بھولا بھٹکا نظر آ جائے۔ تو اس سے راستہ دریافت کر لین۔

اسی فکر مین غلطان پیچان کئی کوس نکلکئے کسی انسان کی بوتک نہ سونگھائی دی دونون خاموشی کے عالم مین چلے جاتے تھے۔ مغرب کا وقت آ گیا تھا۔ آفتاب غروب ہونے مین کچھ ہی کسر باقی تھی۔ اتنے مین دور سے ایک موضع دکھائی دیا۔ پھر کیا تھا مراد ملگئی۔ گھوڑے اسی طرف ڈالدیے گئے اور چشم زدن مین ایسی جگہ پہونچ گئے۔ جہان کئی زمیندار کھڑے ہوے باہم گفتگو کر رہے تھے۔

کرنل ایلک نے ٹوپی اوتار کر سلام کیا۔ اور پوچھا۔

جناب! کیا آپ بتا سکتے ہین۔ یہ راستہ کدھر نکلگیا ہے۔

ایک نے جواب دیا۔

"اسوقت آپ کے قدم ایگر برٹن کی سر زمین مین ہین۔ اور یہ راستہ چکر کاٹتا ہوا درو ٹاکو نکل گیا ہے۔ لیکن آجکل جنگی کارنامون کے سبب بہت ہی مخدوش ہو رہا ہے۔ جرمنون نے زہریلی گیسون نے اس خوشنما شہر کو بالکل ہی برباد کر دیا ہے۔ اگر آپ دروٹان کو قطع نظر کر کے کسی اور طرف جانا چاہتے ہون تو اس سامنے والی سڑک پر ہو لیجئے۔ یہ مقام ابھی تک جرمنون کے آتشبار گولون سے بچا ہوا ہے۔ ادھر کسی طرح کا خوف نہین ہے۔

کرنل ایلک۔ دروٹان یہان سے کتنی مسافت پر ہے۔

زمیندار۔ ۱۲ میل۔

ایلک۔ وہان کا کچھ حال بیان فرمایئے۔ کیا اب بھی گولہ باری ہو رہی ہے۔

زمیندار۔ جسوقت دیپرس کی لڑائی ہو رہی تھی۔ جرمنون نے چاہا ہماری لائن کو توڑ دین۔ چنانچہ چھ لاکھ فوج لاکر ڈالدی اور گولہ باری شروع کر دی۔ روزانہ صدہا نفوس تلف ہونے لگے۔ بڑے بڑے درخت جلکر خاک ہو گئے۔ اس

منظر کو میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے۔ عورتوں بچوں کو جلاتے اور مردوں کو
اپنی جانیں بچانے کے لیے تڑپتے دیکھا ہے۔ تمام مکانات جل رہے تھے۔
ہر وقت شل کے گولے گرتے اور پھٹتے تھے۔ سوائے خدا کے اور کون جان سکتا ہے
کتنے نفوس اس آگ میں جھلس گئے۔ ابھی تک جرمنوں کے افسر اوس لائن
پر مستعد ہیں۔ ہمارے برطانوی اور فرانسیسی دلیران بھی جرمن مدافعت کے لیے
سرگرم کوشش کر رہے ہیں۔ یقین ہے انھیں تباہ کر کے چھوڑینگے۔ کیونکہ ہم حق پر ہیں
خدا ہماری مدد کریگا۔

ایلک۔ کیا مہربانی کر کے اسقدر اور بتانے کی زحمت گوارا کر سکتے ہیں انگریزی
لشکر کس جانب ہے۔ اور ہم کس راستے سے جائیں جو اُن کے کیمپ میں بآسانی
داخل ہوسکیں۔

زمیندار۔ اول تو میری رائے یہی ہے اودھر کا قصد ملتوی کیجیے کیونکہ جنگ کے
شعلے بھڑک رہے ہیں اُن شعلوں میں دانستہ نوجوانوں کو قدم رکھنا مناسب نہیں
معلوم ہوتا اور اگر آپ جانا ہی چاہتے ہیں تو یہی راہ اختیار کیجیے۔ یہ راستہ
درختوں کی گھاٹیوں سے ہوتا ہوا قلعے کے بڑے پھاٹک تک چلا گیا ہے۔ ادھر دیکھیے وہ
سامنے ایک ٹیلہ سا نمودار ہے۔ اُس سے بیس قدم آگے ایک دوراہہ ملیگا آپ
دائیں جانب کی راہ اختیار کریں بائیں جانب جرمنوں کا کثیر لشکر پڑا ہوا ہے۔
اچھی طرح ذہن نشین کر لیجیے۔ انگریزی اور فرانسیسی فوج جنوب و مغرب کی لائینوں پر
پھیلی ہوئی ہے۔

ایلک۔ (غوطے میں جاکر) انگریزی لشکر کا سردار کون ہے۔

زمیندار۔ یہ تو معلوم نہیں بڑے بڑے افسر۔ میجر۔ سارجنٹ۔ سوار اور
پیدلوں کی وردیاں ایک ہیں۔ اور اس امر کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے کہ کسی جلیل القدر افسر کا نام مشہور
نہ ہونے پائے۔ جرمن جاسوس تاک میں لگے رہتے ہیں۔
جس افسر کا نام سُنا فوراً لے لیا اور ہوائی جہازوں یا کسی عیار نے خبر لے لی

ایلک خیر جانے دیجیے دیکھا جائیگا۔

آفتاب غروب ہو گیا تھا۔ دونوں وقت مل رہے تھے۔ یہ شیر دل کرنل ایک

انگریزی لشکر میں پہونچ گئے - ایک اسٹاف افسر سامنے کھڑا تھا۔
ں کے رہنے والے ہو اور یہاں کیوں آئے ہو۔
را وطن ہندوستان ہے - ہم لوگ تاج برطانیہ پر جان قربان کرنے آئے ہیں
ب ہمیں اپنے لشکر میں بھرتی کرلیں -
ی دوسرے کام کو کیوں نہیں پسند کرتے ہو - یہاں تو جان کا سودا ہے
ے تو کل کی خیر نہیں -
جناب عالی ! ہمارا ملک تاج برطانیہ کا شیدائی ہے ہم اُن باپ دادوں کے
ین سے تو قوم ملک اور اپنے بادشاہ کے لیے ہمیشہ جانیں وقف کردی تھیں
دلی سے کام لیں - خاص کر جب ہم دشمنوں کو اپنے ملک، وقوم پر یورش
لیتے ہیں اسوقت خواہ مخواہ ہمارے خون میں گرمی آجاتی ہے - ہم کسی طرح
ا سکتے -
سے بہادر نوجوان معلوم ہوتے ہو - اگرچہ میں نے ایسے نوجوان بھی دیکھے ہیں
جنگ سے بھاگ کھڑے ہوتے ہیں -
- مگر ہم میدان جنگ سے بھاگنے والے نہیں -
چھا اسوقت کا انتظار کرو جب گولے تمھارے آس پاس گر رہے ہوں گے
کے زہریلے ریزوں سے تمھارے ہمیں ویسار آدمی ہلاک ہو رہے ہونگے -
- کچھ پروا نہیں -
اسی قسم کی گفتگو ہوتی رہی - آخر میں کرنل ایلک اور رابرٹ ہنروز کچھ
ین کے جمعدار بنا دیے گئے - دوسرے دن صبح ہو رہی تھی - آفتاب
لوع نہیں ہوا تھا - کہ جنرل اسٹاف افسر اپنی پلٹن کو لیے ہوئے -
خطوط حرب توڑنے کے لیے مستعد ہوگیا - ملک وقوم پر جان نثار کرنے
در کرنل ایلک اپنے دوست رابرٹ ہنروز کو ساتھ لیے اپنے فسر کی
ڑا ہوا ہے -
ناظرین کو جان لینا چاہیئے - کرنل ایلک نے نام مسٹر ٹام سے بدل دیا -
اور فرانسیسی ٹپالیں سمندر کی طرح پھیلی ہوئی گولہ باری کر رہی تھی - اور

اُدھر سے جرمن کلدار توپین گولیان برساتی تھین۔

دو تین گھنٹے میدان حشر بپا رہا ٹام کو معلوم ہوتا تھا۔ اس عالمگیر آتشباری سے کوئی بچ کر نہ جا سکے گا۔ اوسنے چلا کر کہا۔

"یہ آتش حرب کبتک مشتعل رہے گی۔ کیا ایک منٹ کو بھی خاموش ہوگی۔

افسر - کوئی گھبرانے کی بات نہین ہی - ہماری توپین بھی اُن پر ویسی ہی آتشباری کر رہی ہین جیسی ہم پر آگ برسائی جا رہی ہے۔

ٹام - مجھے ذرا بھی پروا نہین - بشرطیکہ مجھے کام کرنے کا موقعہ ملے۔

افسر - وہ وقت بہت جلد آینوالا ہی کہ ہم کو تمکو کام کرنے کا موقع ملیگا - دیکھا تم نے آتشباری موقوف ہوگئی۔

یکایک طرفین سے خاموشی نظر آئی جسکے چند سکنڈ کے بعد ٹام نے ایک حکم سُنا - اب کیا تھا - انگریزی بٹالین کو حرکت ہوئی اور سپاہی سنگین تان کر چل کھڑے ہوے - تلوارین میان سے نکل پڑین سنگینون کے وار ہونے لگے

اسوقت ٹام کا دل ہاتھون بڑھا ہوا تھا - وہ شمشیر آبدار چمکاتا ہوا جرمن بٹالین مین گھس پڑا اور جرمن صفین اُلٹنے لگین لائن چھوڑ دی - انگریزی اور فرانسیسی رجمنٹون نے کچھ دور تعاقب کیا اور کچھ گھنٹون کے بعد واپس آئے جرمنی خطوط جنگ پر انگریزی قبضہ ہوگیا۔

اس قومی جنگ مین ہمارے دلاور کرنل ایلک کے ہاتھون قریب قریب دو سو جرمن کھیت رہے تھے جنرل اسٹاف افسر نے ان کی بہادری کا افسانہ کمانڈر انچیف کو لکھا اور وہ اس ٹیلیگراف کے ذریعے مہاراجہ بیکانیر کے گوش گزار کر دیا کہ ملک ہندوستان کے ایک بہادر ہندوستانی نے جو کسی زمانے مین مہاراجہ بیکانیر کے اسٹاف مین کرنل تھا - اُسنے بہت بڑی جسارت دکھائی - لہذا یہ فتح مہاراجہ بیکانیر کے نام نامی پر شایع کی جاتی ہے - دوسرے انسان کا کام نہ تھا کہ مہاراجہ بیکانیر کے بہادر کا مقابلہ کرتا - اُسنے چالیس ہزار جرمنون کو شکست فاش دی۔

مہاراجہ صاحب نے اُسی وقت جنرل اسٹاف کے نام تار دیا ہمارے اُس سرفروش بہادر کو اسی دم ہماری رجمنٹ مین بھیجدو - ہم اوسے دیکھنا چاہتے ہین - وہ پیرس

حقوق و حدود کو مد نظر رکھتے ہوئے جس دلیری اور ایثار نفسی سے لڑکر اور دشمنون کو
شکست دی اوسکا اعتراف ہماری عنایتین جو ایسے جان نثار بہادرون پر
ہوتی آئی ہین کر سکینگی۔

الغرض کرنل ایلک مسٹر ٹام کی صحبت مین مہاراجہ آف بیکانیر کے روبرو پیش کیے
گئے۔ بنا ہوا رابرٹ ہنروز بھی ساتھ ہے۔ اس کے بعد جو کیفیت ہوئی اُسکا ذکر
ہم کسی آیندہ باب مین درج کرینگے۔

۱۵

باب پندرھوان

ایک بیگناہ کا خون

ریگستانی میدانون مین گشت لگاتا ہوا آرتھر وتیج نے مس بریس کو ایک دخانی
فضاوالے حرفتی قصبے مین پہونچا دیا جسکا نام ویلز تھا۔ وہ ایک پست مکان مین
اُتاری گئی جس کے دروازے پر رنگین حرفون مین لکھا ہوا تھا "بنگ نلسن کرسچین
السوسی الیشن" دو تین دن تک مس بریس کو بڑی وحشت رہی وہ ارتھر وتیج کے اصلی
ارادون سے واقف تھی اس لیے ہروقت صاف جواب دینے پر مستعد تھی۔ گو راستہ
کی تھکاوٹ سے مضمحل ہوگئی تھی۔ اُٹھنا بیٹھنا محال تھا۔ مگر ہمت کا تیز خون اُسکی
رگون مین سرعت سے دوران کر رہا تھا۔ اُسکی ہٹھی طبیعت ارتھر وتیج کی باتون مین
کب آنے والی تھی حفاظت خود اختیاری کے لیے در پردہ کوئی نہ کوئی حربہ
سینے سے لگائے رکھتی تھی۔ طرح طرح کے فاسد خیالات اس کے نازک کلیجے مین دراڑین
پیدا کرتے جاتے تھے دیکھین وہ موذی کس حیثیت سے پیش آتا ہے۔

ویلز مین پہونچکر ارتھر وتیج ایک بڈھے پوپ سے ملا اور خدا جانے کیا کیا جھوٹ
سچ باتین سمجھائین کہ اُسنے اس کے مقصد مین کامیاب کر دینے کا ذمہ لے لیا اور
کہا۔ ایک ہفتہ کے بعد آپ کا عقد سینٹ میری کے گرجے مین ہو جائیگا۔ لیکن یہ
فرمائیے میری مٹھی بھی گرم کیجیے گا۔

ارتھر وتیج۔ (جیب سے چمڑے کا بٹوہ نکال کر) جناب اسوقت یہ

اس کام کا نعم البدل ہین۔ اور اس کے جسوقت مین اپنی گلفام معشوقہ کو لیکر مکا پر پہونچونگا مالامال کردونگا۔

ارتھر ونیج کے ان کلمات سے بڈھے پوپ کی رال ٹپک پڑی۔ منھ مین پانی بھر آیا۔ دولت کا نام سنتے ہی ٹھنڈی سانس لی اور دل پیچ وتاب کھانے لگا۔

"صرف اتنا سا کام آرتھر ونیج کی شادی اس نوخیز لڑکی سے ہوجائے۔ مین مالامال ہوجاؤنگا۔ اوہو ہو۔ کیسا مقدر چمکا۔ روپیہ ہاتھ آئیگا کیسا اچھا طریقہ ہاتھ لگ گیا۔

اب تو بڈھا پوپ رات دن اسی خلجان مین رہا کہ کسی طرح اس لڑکی پر تسلط پاؤن اور اُسے راضی کرکے ارتھر ونیج کے عقد مین دیدون لیکن مس ابریس کب ماننے والی تھی۔ اس ذلت کو بدترین گناہ سمجھتی تھی۔ پوپ کی باتونکا رنگ کسی طرح نہ چڑھا۔

شام کو ارتھر ونیج بڈھے پوپ سے ملا۔ اور پوچھا اُس ہٹی طبیعت والی لیڈی پر کچھ رنگ چڑھا یا نہین۔

پوپ ۔ نہین۔ وہ راضی ہی نہین ہوتی۔ وہ اپنی آزادی سے قید ہی بہتر سمجھتی ہے

آرتھر ونیج ۔ مین جانتا ہون وہ سمجھانے بجھانے سے نہین مانے گی۔ میرے دل مین بھی ٹھن گئی ہے اسکا خاتمہ ہی کردیا جائے۔

یہ کہکر اپنی پیٹی سے خنجر کھینچ لیا۔ بڈھے پوپ کا خوف سے جسم تھرتھر کانپنے لگا سوچا یہ ضرور اُس مہ جبین خاتون پر وار کریگا۔ زبان سے کہا۔

بہادر لڑکے! آپ اُسے اسطرح قتل نہ کیجئے۔

آرتھر ونیج ۔ ضرور قتل کرونگا۔ اسنے مجھے بہت زچ کر رکھا ہے

پوپ ۔ اور کچھ دنون صبر کرو اس درمیان مین شاید راضی ہوجائے۔

ارتھر ونیج ۔ یہ تو انہونی بات ہے۔ کبھی رضا مند نہوگی۔

پوپ ۔ مگر ایک مظلوم عورت کا قتل کردینا قانونی جرم ہے۔

ارتھر ونیج ۔ معلوم ہوا۔ تو بھی بزدل ہے۔ یاد رکھ اگر اس معاملہ مین رکاوٹ پیدا کی تو تیرا بھی وہی نتیجہ ہوگا جو اُسکا۔

یوپ - (کانپ کر) سُنئے - سُنئے - مین تو آپکا دیا ہوا کھاتا ہون - مجھ غریب کا خون خون کرنے سے کچھ حاصل نہوگا - انسان کو اپنے کامون کا انجام سوچ لینا چاہئے -
ارتھر وتیج - سوچتے سوچتے آج کتنے دن ہوگئے - مین کیا کرون اُس کمبخت کی موت ہی پھر پھڑا رہی ہے -
یوپ - آپ کو کچھ خیال بھی ہی - یہان سے قریب ہی قریب اوس میدان مین سرفی حضور مہاراجہ بیکا نیر کا کیمپ ہی کہین یہ خبر وہان تک پہونچ گئی - تو آپ کی بڑیون کا پتہ نہ لگے - میری راے مین کچھ دنون اور صبر سے کام لین -
ارتھر وتیج - نہین پادری صاحب! آپ اُسکی سفارش نہ کرین بخدا جسوقت نظر آجاتی ہے آنکھون مین خون اُتر آتا ہے اس لئے اُسکی شمع حیات گل ہی کردینا بہتر ہے -
یہ کل باتین مس بریس دیوار سے چپکی ہوئی ایک سوراخ سے سُن رہی تھی جسم تھرتھرا رہا تھا - وہ سمجھتی تھی یہ موذی ضرور قتل کرڈالیگا ساتھ ہی اس بات سے اوس کے دھڑکتے ہوے قلب کو کچھ تسکین بھی ہوئی کہ یہان سے قریب ہی کسی میدان مین رحم کی مجسم تصویر مہاراجہ بیکانیر کا نزول اجلال ہی وہان تک اپنے تئین پہونچا دینا گویا موت کے منھ سے نکل بھاگنا ہے -
مس بریس کو یہ دُھن سوار ہوگئی کہ کسی طرح اس سفاک کے پنجون سے رہائی پا جاؤن تو مہاراجہ صاحب کے کیمپ مین بھاگ کر دم لون -
اودھر ارتھر وتیج اپنے پھیر مین تھا اور مس بریس اپنے خبط مین دونون ایک جدا افق کے دیکھنے والے تھے - آرتھر وتیج نے یہ فیصلہ کرلیا دو ایک مرتبہ اور اس معاملہ مین تحریک کی جائے اگر مان گئی تو فبہا ورنہ قتل کرکے دریاے مارلی کے ریگستان مین کسی نہ کسی جگہ دفن کردی جائے گی -
مس بریس بھاگ نکلنے پر کمر باندھ چکی تھی - یوپ کا خیال ان دونون سے جدا تھا - دماغ کھنچ کر ہوگیا تھا - غضب ہی آرتھر وتیج اس مقبول صورت چھوکری کے خون کا پیاسا ہو رہا ہے - اگر مین اس کے ارادہ سے آگاہ کردون اور کہون تو یہان سے نکل کھڑی ہو - مگر ممکن ہی وہ سادہ لوح لڑکی میرے اس عزم کی حکایت

آرتھر وتیچ سے کہدے۔ اس صورت مین وہ ظالم میری جان کا خواہان ہوجائیگا اُسکا ایک ادچھا ساوار میری گردن الگ کردینے کے لیے کافی ہے۔ اسلیے مجھے لازم ہے ایسے معاملے مین الگ تھلگ رہون کیونکہ ان دونون کے بیچ مین پڑون۔ البتہ کسی وقت آرتھر وتیچ کو سمجھا دیا جائیگا۔ کہ کسی بیگناہ کا خون کرڈالنا ہمارا مذہب جائز نہین دیتا۔ شاید اس کہنے سننے سے باز آوے۔ اور خدا کو حاضر وناظر جان کر اس خون سے دامن آلودہ نہونے دے۔

قاعدے کی بات ہی کہ جو جسکے دلمین آتا ہی کرگذرتا ہے۔ غریب پوٹنے اپنے بچاؤ کا طریقہ نکال لیا اور ایک بے قصور کے خون کرڈالنے مین ساتھ نہین دیا۔ مگر سفاک آرتھر وتیچ کو رحم چھو نہین گیا تھا۔ اُسکی رائے پختہ ہوچکی ہے کہ اس بدنصیب لیڈی کے خون کردینے ہی مین اپنی بھلائی ہے۔

کسی دُکھ ستائی کے قصے کو طول دینے مین درد پیدا ہوتا ہے کلیجہ منھ کو آتا ہی اسوقت مس پریس پر جو عذاب نازل ہونے والا ہی وہ بے رحم اور بے مروت اشخاص کے سینون مین بھی دراڑین پیدا کردیتا ہے۔

کرنل ایلک کا دھیان۔ اپنی بے بسی۔ والدین کی جدائی۔ یہ سب باتین جوف قلب مین نشتر مار رہی تھین۔ بھلا یہ اذیتین اُسکے نازک دل سے برداشت ہوسکتی تھین۔ اسوقت بھی وہ سفاک مس پریس کے پاس کرسی ڈالے اپنی لنترانی ہانک رہا تھا۔ اور وہ جلی کٹی سنا رہا تھا جنکو سُنکر اس ماہ پارہ کا دل کباب ہوا جاتا تھا۔

آرتھر وتیچ۔ تو اپنی ضد سے باز نہ آئے گی تو یاد رکھو . . . . . .

پریس۔ (قطع کلام کر) یاد کیا رکھون۔ جان جائے گی۔ مین نے تمھارے ساتھ ایسی ہی دشمنی کی ہے۔

آرتھر وتیچ۔ بھلا کوئی تیرے ناپاک خون سے ہاتھ بھرنا چاہتا ہے۔

پریس۔ مگر اب تو وقت آگیا ہے۔ جب ایک بزدلا پست ہمت اور خود مطلبی کے ہاتھ سے میری جان جانے والی ہے۔

آرتھر وتیچ۔ وہ کون شخص ہے بتا سکتی ہے۔

پریس۔ جو کسی عورت کی عصمت کے درپے ہوا بھلا ایسے شخص سے کسی بالکدامن

عورت کی جان بچ سکتی ہے۔

یہ ایک ایسا پاش پاش کر دینے والا جواب تھا جسکو سُنکر آرتھر ونچ کا سینہ فگار ہو گیا۔ آنکھ نیچی ہو گئی۔ پشیمانی کا عرق چہرے پر آ گیا۔ کچھ دیر اپنے کو سنبھالکر بولا۔

"تمھاری سمجھ کے قربان۔ میڈم! مجھ ایسا کشیدہ قامت اور صحیح القویٰ انسان تم سے محبت کرے۔ اُسے تم عزت برباد کر دینے والا سمجھتی ہو۔ یہ تمھاری نادانی ہے اور کیا کہا جائے۔

مس برلیس۔ تو یہ کہو تم میری زلف گرہ کے سودائی ہو۔ میرے عشق مین دیوانے ہو رہے ہو۔ مگر عشق کے پردے مین دشمنی کرنا تمھارا ہی کام ہے۔

آرتھر ونچ۔ (غصہ سے) کوئی کمبخت ہی دشمنی کی نگاہ سے دیکھتا ہو گا یہان تو دل سے ؎

دل دے چکے تھے جان بھی دیدیتے اے بتو
مجبور اس سے ہین کہ امانت خدا کی ہے

برلیس۔ درست ہے۔ آپ کے برتاؤ ہی ایسے ہین جن سے محبت ٹپکی پڑتی ہے۔

آرتھر ونچ۔ بیشک مین تمھین چاہتا تھا اور اسقدر چاہتا تھا کہ الفاظ اُس کے اظہار سے قاصر تھے۔ مین سمجھتا تھا برلیس سے بڑھکر کوئی لڑکی دنیا مین نہین ہے مگر افسوس تمھارا طریق عمل میرے حق مین مفید نہین ثابت ہوا۔ تم ہمیشہ نیچی نگاہ سے دیکھتی رہین۔ ورنہ مین ایسا تنگدل نہ تھا کہ تم سی معشوقہ کو کسی زحمت مین پھنسا دیتا۔

برلیس۔ زحمت مین پھنسانا تو درکنار رہا اب تو جان کے خواہان ہو گئے۔

آرتھر ونچ۔ (کچھ تعجب کر) آج تمھین ہو کیا گیا ہے۔؟

برلیس۔ ہو کیا گیا۔ تمھارے ارادون سے مجھے بھی واقفیت ہے لیکن یاد رکھو مین بھی یہی چاہتی ہون کہ کسی طرح تمھاری بد اخلاقیون سے نجات پا جاؤن۔ جو شخص مرنے سے نہین ڈرتا اوسے جان نہین پیاری ہوتی۔

آرتھروچ ۔ کیا کچھ خبط سوار ہے ۔؟

پریس ۔ یہی سمجھ لو ۔

آرتھروچ ۔ میڈم تم پر میرا حق قائم ہو چلا ہے ۔

پریس ۔ حق کیسا ؟

آرتھروچ ۔ یہی شادی کا ۔

پریس ۔ کس طرح ۔

آرتھروچ ۔ کیا تمھین معلوم نہین ۔ کل انتظام کر لیا گیا ہے ۔ پادری صاحب بھی موجود ہی ہین ۔

مس پریس ۔ مگر مجھے منظور ہی نہین ۔ کیا شادی مین زبردستی بھی کی جاتی ہے ۔

آرتھروچ ۔ بس بس ۔ خاموش رہ ۔ زیادہ بکواس نہ کر ۔ تیری صورت سے نفرت ہو گئی ۔

پریس ۔ اور میرا بھی منشا یہی ہے کہ تو مجھے نفرت سے دیکھے ۔

آرتھروچ ۔ معلوم ہو گیا ۔ تو اسطرح ماننے والی نہین ۔

پریس ۔ نہین

آرتھروچ طیش کھاتا ہوا جگہ سے اٹھا اور کسی طرف چلدیا ۔ اتفاق سے پوپ بھی مکان پر نہ تھا ۔ آرتھروچ اور پوپ کے نہ ہونے سے [illegible] دیکھکر مس پریس اٹھی اور اس میدان کا رخ کیا جدھر [illegible] صاحبہ [illegible] کا کیمپ تھا ۔

ابھی یہ نہین کہا جا سکتا کہ وہ کہان جائے گی اور اسکا قطعی ارادہ کیا ہے

آرتھروچ نے آکر دیکھا مکان خالی پڑا ہے مس پریس کا پتہ نہین [illegible] لگا دیوانون کی طرح ادھر ادھر [illegible] پوپ [illegible] اس کی طرف [illegible] بدمعاش [illegible]

مس پریس یہان سے بھاگ گئی ۔

[illegible]

لیکن ناترس ظالم آرتھر وِیج نے کچھ لحاظ نہ کیا۔

پوپ کی لاش جب پھڑک پھڑک کر ٹھنڈی ہو چکی آرتھر وِیج وِیلز نے نکلکر بِرن فورڈ کے میدان کی خاک اُڑاتا مس بریس کی تلاش مین پھرتا رہا۔

باب سولھوان

ہائے غضب

بعد اختتام جنگ مہاراجہ بیکانیر نے اپنے کیمپ مین ایک دربار منعقد کیا بڑے بڑے جوانان صف شکن قطار در قطار ایستادہ ہین۔ مہاراجہ صاحب طلائی کرسی پر بیٹھے ہوے اس فتح کی خوشی مین پھولے نہین سماتے۔ ہر سمت شادمانی کی بارش ہو رہی ہے۔ مہاراجہ نے مسٹر ٹام کی طرف آنکھ اُٹھائی۔ مگر اوس جنگی جوان کی آنکھ چار نہو سکی۔ نیچے جھک گئی۔

مہاراجہ۔ (کرنل ایلک سے) مسٹر ٹام! اس جنگ عظیم مین جسقدر تم نے دلیری اور جانبازی دکھائی ہے اور جو جو بہادری کے کام کیے ہین وہ بھی مین جانتا ہون۔ مین تمھاری اس سرفروشی سے بہت خوش ہون بتاؤ کیا انعام چاہتا ہے۔ کونسی جاگیر لینا پسند کرتا ہے۔

ٹام۔ حضور جو کچھ عطا فرما چکے ہین وہی میری لیاقت سے بڑھکر ہین۔

مہاراجہ۔ نہین نہین تمھین وہ انعام ضرور قبول کرنا چاہیے جو کوئی تاجدار اپنی خوشی سے دے۔

ٹام۔ (اپنے اوپر اتنی بڑی عنایت دیکھ کر) جناب عالی مین ....

ہمارا بہادر کرنل کچھ کہنے کو تھا یکایک کسی خیال سے رُک گیا۔ اُسنے سوچا یہ اچھا موقع ہے جو کچھ کہنا ہو اسی وقت صاف صاف کیون نہ کہدیا جائے۔

ٹام۔ پیر مرشد! مین مسٹر ٹام نہین ہون۔ بلکہ ملک و قوم کا ہی خواہ تاج برطانیہ پر تصدق ہونے والا کرنل ایلک ہون۔ گو مین حضور کی نگاہ مین سراپا قصور ہون مگر گستاخی معاف! یہ عرض کر دینے پر مجبور ہون مین نے وہ قصور نہین کیا ہے جسکی وجہ سے

ایک دوراندیش اور منصف راجہ کی نگاہ میں سُبک ہوجانا پڑے۔ ا
اسقدر گناہ سے دامن ضرور آلودہ ہوگیا ہے کہ بے امتزاج اور بلا مرضی قید توڑ کر
بھاگ نکلا۔ مگر تاج برطانیہ کے ساتھ وفاداری دکھلانے اور ہندوستان کا نام اچھالنے
کے لیے خاکسار نے اپنا تمام جسم وقف کردیا تھا۔
یہ ایک ایسا پردہ تھا جس کے اُٹھتے ہی تمام دربار میں سناٹا چھا گیا۔ کرنل ملک
کے مخالف دانتوں میں اُنگلی دبا کر رہ گئے۔
مہاراجہ صاحب نے کچھ سوچکر ارشاد فرمایا۔
"کرنل ایلک! تم نے جو کچھ کیا قوم اور ملک کو نفع پہونچانے کے لیے کیا۔ میں
تم سے بہت خوش ہوں۔ پھر بھی جب مسٹر لسٹر کی طرف آنکھ اوٹھ جاتی ہے اور اُسکی
صاحبزادی مس برنیس کا دھیان آجاتا ہے رگوں میں خون اوٹنے لگتا ہے۔ تونے
مسٹر لسٹر کی چھوکری کی عصمت کس بیباکی سے بگاڑنا چاہی تھی۔ تو حیوانی جذبات کا
مرتکب بنا۔
اس کے جواب میں کرنل ایلک کچھ کہا ہی چاہتا تھا کہ ایک شخص گردن جھکائے
دربار میں آیا اور ہاتھ باندھکر عرض کیا۔
مس برنیس دختر کچھ فریاد کرنے آئی ہے۔
دربار میں خموشی برس رہی تھی۔ ہر شخص فکر میں پڑ گیا۔ یہ لڑکی کون ہے
اور کس کی فریاد لائی ہے۔ کرنل ایلک شاداں و فرحاں اوس دوشیزہ کی طرف
تیر نظر پھینک رہا تھا۔ اور ایک طرح کا خلجان پیدا ہوگیا تھا۔ دیکھیں اب کیا
شگوفہ کھلنے والا ہے۔ خیر۔ کچھ ہو مجھے تو اسوقت روحانی مسرت حاصل ہوئی ہو۔ وہ
گم شدہ جواہر جس کے لیے جنگل بیابان کی خاک چھانتا رہا خود بخود مل گیا۔ اس سے
بڑھکر اور کیا خوشی ہوسکتی ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے نیک دل مہاراجہ
پر افشا ہوجائیگا کہ مس برنیس کو ماں باپ سے جُدا کرنے والا کوئی دوسرا ہی
شخص ہے۔
مس برنیس دربار میں لائی گئی۔ شرم سے اُسکی آنکھیں زمین میں گڑی
جاتی تھیں۔

مس برلیس کو اسکی خبر نہ تھی - دربار مین کون کون لوگ ہین - کاش اُسے معلوم ہوتا کرنل ایلک بھی اس دربار مین موجود ہین تو اُسکی ساری افسردگی مٹ جاتی چہرہ پھول کی طرح کھل اُٹھتا - وہ جس طریقہ سے گردن ڈالے آئی اوسی طرح آنکھ نیچی کیے کھڑی رہی - جبتک مہاراجہ صاحب نے یہ کہکر اوسے اپنی طرف متوجہ نہ کر لیا -

مہاراجہ صاحب - او دختر! کیا کہنا چاہتی ہے - کس نے تجھ پر عذاب نازل کیے -

مس برلیس - پیر و مرشد! مین مسٹر لسٹر ایک چھوٹے سے زمیندار کی بدنصیب دختر ہون - ایک دن سر شام اپنی مہتابی پر بیٹھی ہوئی ہوا کھا رہی تھی - ایک دس گیارہ برس کا لڑکا مہتابی پر چڑھ آیا اور مجھے دھوکا دے کر قریب کے گرجے تک لے گیا - گرجے کے ہر ایک ٹیلے پر ارکتر فتح کے سکھائے ہوے تین چار شخص بیٹھے تھے - اُنھون نے اشارے سے کہا - اس گاڑی پر سوار ہو لو مین اونکا مغالطہ دینا سمجھتی نہ تھی بے چون و چرا سوار ہو گئی چارون شخص گاڑی کے آس پاس ہولیے اور وہ طفل جو مجھے ترغیب دیکر یہان لایا تھا کو چین کا کام انجام دینے لگا - رات زیادہ ہو گئی تھی چاندنی چھٹکی ہوئی تھی - اپنے موضع سے نکلکر ریگستانی وادیون مین گذر ہوا - چارون طرف خارستان - بیابان - ہوا زور زور سے چل رہی تھی جس کے سبب سے بڑے بڑے درختون کی شاخین ٹکڑ کھا کھا کر عجیب مہیب آوازین پیدا کر رہی تھین - جنگلی جانورون کی ہولناک صداؤن سے کلیجہ پاش پاش ہوا جاتا تھا -

دو گھنٹے اسی عالم مین گذر گئے - اب کچھ نیند کا غلبہ محسوس ہوا - گاڑی مین لیٹ رہی - اور کچھ ایسی بے خبر سوئی کہ مجھے اپنے تن بدن کا ہوش نہ رہا - جب آنکھ کھلی مین نے دیکھا ایک چھوٹی سی کوٹھری مین اکیلی پڑی ہوئی ہون -

صبح ہو گئی تھی - آفتاب مشرقی گوشے مین بیٹھا ہوا اہل دنیا کی ہستی پر

ہنس رہا تھا۔ حیوانی پرندے درختون پر بیٹھے ہوے خوشی کا راگ الاپ رہے تھے۔ مگر مجھے کچھ دلچسپی نہوتی تھی۔

اسی طرح تین مہینے اس بیابان کی ہوا کھاتی رہی۔ اس جنگل مین بجز ایک بڈھے پوپ کے دوسرے انسان کی شکل دیکھنے مین نہ آئی۔ البتہ وہ دغاباز آرتھر وتج صبح وشام مجھے آکر دق کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ تو یہان سے جب ہی نکل سکتی ہے جب میرا کہا مان لے۔ یعنی میرے ساتھ شادی پر راضی ہوجا۔ بڈھے پوپ کیوجہ سے شاید وہ زبردستی نہین کرسکتا تھا۔ اس لیے ایک دن اُسنے بہانہ کیا۔ چلو مین تمھارے مکان پر چھوڑ آؤن مین بدنصیب پھر اوسکی باتون مین آگئی۔ وہ دغاباز مجھے ساتھ لیے ہوے ایک دوسرے مقام پر آیا اور لگا چھیڑ کرنے اور سبز باغ دکھانے جب اوسکا رنگ نہ چڑھ سکا۔ لگا دھمکانے۔ اُسی روز سے مین نے سمجھ لیا ضرور مجھے ہلاک کرڈالے گا۔ مجھے فکر لگی۔ کسی طرح موقع پاؤن اور بھاگ کھڑی ہون۔ مجھے یہ خبر معلوم ہوچکی تھی کہ یہین کہین قریب ہی حضور کا کیمپ ہے کل شب کو موقع پاکر وہان سے کھسک آئی۔ مہاراجہ صاحب! یہان سے کوئی چار میل کی مسافت پر ایک غریب پوپ کا مسکن ہے۔ مین سمجھتی ہون میرے بھاگ آنے سے اوس غریب کی بہت بڑی خرابی ہوئی ہوگی۔

ہان جسوقت مین وہان سے چلی رات ہوگئی تھی۔ جنگلی جانورون کا خوف سمایا ہوا تھا ناچار ایک جگہ ٹھہر گئی اور تمام رات درخت کے خول مین بیٹھی اللہ اللہ کیا کی۔ اور آخر کرتی تو کیا کرتی۔ جان بہت پیاری ہوتی ہے۔ اس لیے وہان پڑا رہنا ہی غنیمت ہوگیا۔ آج گجردم وہان سے اٹھی اور خداوند مسیح کا نام لیتی ہوئی جانب کیمپ روانہ ہوئی۔ کوئی پانچ گھنٹہ مین اُفتان وخیزان آپ کے پاس آئی فریاد کرتی ہون حضور میری دادرسی پر توجہ فرمائین اور اُس کمبخت جفا شعار (آرتھر وتج) کو کافی سزا دین۔ جسنے مجھسے دربدر کی خاک چھنوائی۔ کاش بھاگ نہ نکلتی تو کبھی جانبر نہوتی۔ فوراً وہ مجھے مار ہی ڈالتا۔

مس برلیس کی اسپیچ ابھی ختم ہوئی تھی کہ ارتھرونیج کا باپ مہاراجہ راجہ صاحب بیکانیر کی ایک پلٹن کا رسالدار تھا اور اتفاق سے اسوقت دربار مین بیٹھا ہوا تھا۔ شور مچانے لگا۔

"خداوند۔ لغو۔ بالکل بہتان۔ ارتھرونیج اس قماش کا آدمی نہین۔ بیچارہ بغیر کسی کام کے کبھی گھر سے باہر نہین نکلتا۔"

مہاراجہ صاحب بیکانیر نے آرتھرونیج کے باپ کو خاموش رہنے کا حکم دیا اور مس برلیس سے فرمایا۔

"تم اپنی باتون کا ثبوت بھی دے سکتی ہو"

مس برلیس۔ خداوند امین آپ سے پہلے ہی عرض کر چکی کہ تین ماہ تک ارتھرونیج نے سالسبری کے قریب ایک پوپ کے مکان مین قید کر رکھا تھا۔ مجھے یقین ہے پوپ صاحب ان باتون کی شہادت دینگے۔ کل معاملہ ان کی آنکھ کا دیکھا ہوا ہے کہ ارتھرونیج میرے ساتھ کس طرح کے سلوک کرتا تھا۔

مہاراجہ صاحب۔ بس کرو۔ آرتھرونیج کی بدنیتی تیری باتون سے ٹھیک رہی ہے۔ (کرنل ایلک سے) ہم تمھین معاف کرتے ہین۔ کیونکہ عورت بھگا لے جانے کا جرم تم پر عاید نہین ہوتا اور نہ تم نے کسی جرمن جاسوس سے سازش ہی کی یہ کل فتور آرتھرونیج شیطان کی ذات سے پیدا ہوے۔ وہ مس برلیس کو اپنے جال مین پھانس لینے کی کوشش کرتا تھا۔

مہاراجہ صاحب کا اتنا کہنا تھا کہ شرم سے مس برلیس کی جھکی ہوئی گردن اوپر اٹھ گئی۔ کرنل ایلک سے چار آنکھین ہوتے ہی مس برلیس کے ساغر چشم سے آنسو اُبل پڑے۔ جسم پر تھرتھری سوار ہو گئی۔ آنکھون میلے اندھیرا چھا گیا۔ اور وہ سنبھلنے کی بہت کوشش کرنے پر بھی چکر کھا کے زمین پر گر پڑی۔ اسوقت کرنل ایلک سے کب ممکن تھا کہ مس برلیس کو اس حالت مین دیکھتے اور خاموش کھڑے رہتے۔ اپنی جگہ سے آگے بڑھے اور لپک کر مس برلیس کا سر اپنی آغوش مین لے لیا۔

یکایک دربار مین شور مچ گیا اور ساتھ ہی یہ کہتا ہوا ایک بڈھا

دربار مین گھس آیا۔

"میرا منھ بولا بیٹا! میرا بیٹا کدھر ہے"

اہالیان دربار کی نظرین بڈھے کی طرف اٹھ گئین - مہاراجہ صاحب نے فرمایا۔

"کیون بڈھے کیا چاہتا ہے اپنا قصہ بیان کر"

جب وہ اپنی داستان ختم کر چکا - لوگون کو معلوم ہوا کہ رابرٹ ہنروز عرف بزنارڈ کے گزان مین سرمی ہو گیا ہے۔

رابرٹ ہنروز بغل ہی مین کھڑا تھا - مہاراجہ صاحب نے فرمایا

"تم اپنے دینی باپ سے ملکر اوسکے کلیجے کو ٹھنڈا کرو"

لیکن وہان اب رابرٹ ہنروز کہان وہ تو مرد انی برزخ مین مس پیریس کی سہیلی میری تھی - مہاراجہ صاحب بہادر کی اجازت سے مس میری نے اپنی داستان چھیڑ دی۔

خداوند! مین مرد نہین ہون - بلکہ ایک غریب زمیندار کی بیٹی مس میری ہون - ضرورت دیکھ کر مین نے اپنی برزخ تبدیل کر دی اور مردانی پوشاک پہن کر کرنل ایلک کی جستجو مین مکان سے نکلی -

تمام دربار حیرت و استعجاب کے بھنور مین غوطے کھانے لگا - لوگ حیران و ششدر تھے کہ ایک عورت ہو کر جنگی معرکون مین شریک رہی اور کرنل ایلک کا دست و بازو بنکر بہادری دلیری کے وہ وہ جوہر دکھلائے جو کسی مرد تجربہ کار سے بھی ہونا غیر ممکن تھے -

مہاراجہ صاحب اس بہادر عورت کی ہمت اور چستی کی تعریف کرتے رہے اور فرمایا۔

"دنیا مین ایسی عورتین بھی موجود ہین جو ملک اور قوم کے لیے سپر ہو جاتی ہین"

لیکن اوس بڈھے لسٹن کا بہت برا حال ہوا - بیچارہ دہشت مار مار کر رونے لگا۔

دفعتہً ایک ہیبت ناک شخص شمشیر بدست بڑبڑاتا ہوا دربار مین گھس آیا۔ اور آتے ہی اپنی تلوار مس بریس کے کلیجے مین پیوست کردی۔ مس بریس ایک بار زور سے چیخی اور کچھ کہنے بھی نہ پائی تھی کہ اوسکی روح جسد خاکی سے نکلکر ہوا مین ملگئی جسم ٹھنڈا پڑگیا۔ لینا۔ لینا۔ پکڑو پکڑو کی صداؤن سے تمام دربار گونج اٹھا۔

مس بریس کا قاتل فوراً گرفتار ہوگیا۔ لوگون نے پہچانا کہ وہ ارتھر وچ ہی ہے فوراً جلاد کے حوالے کیا گیا۔

ادھر مقتول مس بریس کی بیحس وحرکت لاش دیکھکر میری نے بھی اپنی کمر سے پستول نکالا اور چھاتی کا نشانہ باندھکر گھوڑا دبادیا۔

اسوقت کرنل ایلک کی آنکھون سے زار و قطار آنسو نکل رہے تھے کھڑا رہنا دشوار ہوا۔ مضطرب و سراسیمگی کی حالت مین مس بریس اور میری کی لاشون پر گر پڑا اور لگا پھوٹ پھوٹ کر رونے۔ ف

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

ترجیع بند از حضرت مومن [illegible]

یہ گلستان سرائے تماشا نہین رہا — وہ لطف بہار گلشن و گل اب نہین رہا
افسوس کوئی پردہ نشین پردہ در نہین — وہ حسن جس سے عشق پہ پردا نہین رہا
اے چرخ [illegible] — کیا ہوا [illegible] روزگار رفتہ نہین رہا
کس کو گلے لگائیے لے شوق کنار — وہ غنچہ [illegible] نہین رہا
اپنی بلا ہوئین کو کہان جا کے روئیے — وہ شمع رو [illegible] نہین رہا
حیرت [illegible] — جس سے کہ زندگی کا مزا تھا نہین رہا
کس سے بنائیے کہ سوائے وفا کے — دنیا مین واسطے نام وفا کا [illegible]
اب کس کو دیکھئے کہ کسی کو نہ دیکھئے — وہ پردہ [illegible] نہین رہا

ہر دم جبین آئینہ آلودہ نم سے تھی
یہ آب و تاب حسن ہی ہمدمِ کے دم سے تھی

آہ وہ بہادر کرنل ایلک جس کی آنکھوں سے کبھی دو بوند پانی نہین گرا۔ آج وہ بچون کی طرح بلک بلک کر رو رہا ہے - وہی ایلک میاب نیل جس کو بچپن کے زمانے سے ملک و قوم کی ترقی ملحوظ تھی - وہی جنگجو دلیر جس نے اس عالمگیر جنگ مین اپنی شجاعت و بسالت کے جوہر دکھا کر جرمنون کے حوصلے پست کر دیے - آج کس طرح بیقراری کے ساتھ رو رہا ہے -

مس بریس اور میری کی لاشین قبرستان بھیجی گئین اور بہ اداے مراسم مذہبی دفن کر دی گئین -

ان دونون کی موت کا تذکرہ اخبارون مین چھپ گیا۔

بیٹی کی فکر مین مسٹر لسٹر بیمار پڑ گئے اور دو مہینے چارپائی توڑنے کے بعد وہ بھی رخت ہستی سمیٹ کر ملک جاودانی کو چل دیے -

ہمارے ناظرین مس فلورنس کو نہ بھولے ہونگے وہ بھی ان جوانا مرگ عورتون کی خبر سنکر بہت ہی پریشان ہوئی ہے -

کیا اعتبار دہر کا عبرت کی جا ہے یہ
عشرت سرا کبھی کبھی ماتم سرا ہے یہ

اب ہم صرف اسقدر لکھ کر قصہ ختم کرنا چاہتے ہین کہ قوم اور ملک کا بہی خواہ مسٹر ایلک بعد برخاست دربار وہان سے اٹھ کر خدا جانے کدھر چلدیا - تلاش کرنے پر بھی اوسکی صورت دیکھنا نصیب نہوئی - فرانس - انگلستان ہندوستان اور امریکہ وغیرہ بڑے بڑے ملکون مین ہمارا راجہ صاحب پیکا یز کے اعلی عہدیدار خاک چھانتے پھرے مگر اسے والد کا کہین سراغ نہ ملیگا -

قصہ ختم ہوگیا پھر بھی کسی روز ... مسٹر کو پاتے نہیں - اگر حیات باقی ہے اور آپکی عنایتین ہمارے اوپر مبذول رہین تو پھر آپ سے ملین گے -

اس ناول ... صرف ہمارا ... پیکا یز کے ایک ... سے

کرنل کی اولوالعزمیان بیان کی گئی ہین - اگر مہاراجہ صاحب نے اس کتاب کو اپنی لائبریری مین جگہ دیدی اور مصنف کا حوصلہ بڑھادیا تو انشاء اللہ تعم کسی دوسری کتاب مین مفصل حالات درج کیے جائینگے - والسلام

تمام شُد

شمس المطابع لکھنؤ محلہ بلوچ پورہ مین محمد شمس الدین پرنٹر نے بماہ دسمبر سنہ ۱۹۲۰ء چھاپا اور منشی صدیق احمد صاحب مالک صدیق بک ڈپو = امین آباد لکھنؤ پبلیشر نے شائع کیا -

دلچسپ ناول

حجاج بن یوسف

جرجی زیدان اڈیٹر الہلال مصر کے ایک مشہور تاریخی ناول کا تر
جس میں خلیفہ عبدالملک کی پالیسی۔ حجاج بن یوسف کے مظا
حجاج اور عبداللہ ابن زبیر کا معرکہ۔ کعبہ کا محاصرہ۔ عبداللہ ابن زبیر کی شہادت۔ حسن نامی ایک جو
عرب کی ایک مشہور لڑکی سمیہ پر عاشق ہونا۔ ہجر و وصال کے مزے۔ رزم بزم کے سین اس زمانہ
طریق جنگ۔ رسم و رواج۔ حسن کا استقلال اور اسکی کامیابی جس کا ترجمہ سید ظہور احمد ندوی نے کیا
موٹے ۲۴ پونڈ کے سفید امریکن کاغذ پر چھپا ہے۔ ٹائیٹل رنگین۔ دلفریب حجم ڈھائی سو صفحہ سے زائد قیم

اجتماع ضدین

ارشد تھانوی کے قلم سے ایک دلچسپ ناول جو اصلاح معاشرت کی غرض
لکھا گیا ہے جس میں اس بات پر زور دیا ہے کہ اتحاد خیال مرد و عورت
آیندہ خوش حالی زندگی کے لیے سب سے زیادہ ضروری ہے لیکن والدین اکثر اس بات کو نظرا
کر جاتے ہیں جن لوگوں کی شادی نہیں ہوئی وہ اسے ضرور پڑھ لیں تاکہ بعد میں پچھتانا نہ پڑے لکھا
چھپائی دیدہ زیب۔ زبان بہت ہی دلکش ہے۔ ادبی نقطہ نظر سے اس میں کچھ نہ کچھ نئی تراش خرا
ہے قیمت چھ آنہ ....

عیار فقیر

جعلی فقراء کی چالبازی ظلم و ستم دغا و فریب کا پردہ فاش کیا گیا ہے
جو لوگ خواہشمند ہیں کہ ان کی چالوں سے محفوظ رہیں وہ اس
کتاب کو پڑھ کر دیکھیں اور اپنے مال کو۔ عزت آبرو کو ان بدکردار لوگوں سے بچائیں ان
واقعات جان لینے کے بعد آپ کو حیرت ہوگی کہ ملک میں اس قسم کے بدمعاش موجود ہیں
یہ کوئی عاشقانہ ناول نہیں ہے (اگرچہ ضمناً اس قسم کے واقعات آگئے ہیں) بلکہ اسے مالک
نے بہبودی عوام کے لیے تیار کرایا ہے قیمت ۳

ملنے کا پتہ

منیجر صدیق بکڈپو۔ امین آباد۔ لکھنؤ

(صفحہ ٹائٹل مطبوعہ صمدی پریس نظیر آباد لکھنؤ شہر)